

ہفت روزہ القلم پشاور
555
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com



۸ تا ۱۴ ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ اگست ۲۰۱۶ء

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے



اللہ تعالیٰ کے پیارے بندو! اپنے لئے بھی زیادہ استغفار کرو اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی......

استغفار بڑی عبادت ہے...... استغفار بڑی برکت ہے...... استغفار بڑی دعاء ہے...... استغفار سب سے مؤثر دوا اور علاج ہے...... استغفار بڑی رحمت ہے...... استغفار بڑی راحت ہے......

اللھم رب اغفرلی ولوالدی ولأھلی وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات

عجیب تجربہ

دوسرے مسلمانوں کے لئے استغفار کرنا...... یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے...... یہ حضرات ملائکہ علیہم السلام کی سنت ہے...... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے...... چنانچہ دوسروں کے لئے استغفار کرنے کے فوائد بھی بے شمار ہیں...... کافی عرصہ سے یہ عادت بن گئی ہے کہ جب مسجد جانا ہوتا ہے اور نماز کھڑی ہونے لگتی ہے تو...... اپنے دائیں اور بائیں والے عارضی پڑوسیوں کے لئے استغفار کرتا ہوں، پھر مؤذن صاحب کے لئے، پھر امام صاحب کے لئے کچھ زیادہ اور پھر تمام نمازیوں کے لئے...... فوری فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دائیں بائیں والے اس استغفار کی برکت سے تنگ نہیں کرتے اور نماز خراب نہیں ہوتی...... آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات کوئی صاحب آپ کے ساتھ نماز میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر اذیت اور پریشانی کا دور شروع ہو جاتا ہے...... وہ نماز میں بار بار ہاتھ ہلاتے ہیں، کبھی خود جھومتے ہیں، کبھی دھکے دیتے ہیں...... کبھی اُن کے کپڑوں کی بو یا منہ سے آنے والی سگریٹ وغیرہ کی بدبو دماغ ہلاتی ہے...... اکثر مسلمانوں کو چونکہ مسجد کا ''مقام'' معلوم نہیں...... اس لئے وہ شادی ہالوں میں تو بن سنور کے خوشبو لگا کر جاتے ہیں جبکہ مسجد میں بدبودار لباس یا منہ کے ساتھ آجاتے ہیں...... نماز میں خشوع کی اہمیت چونکہ تقریباً ختم ہے اس لئے نماز میں بھی ہلتے جلتے رہتے ہیں...... الحمد للہ جب سے استغفار کا یہ عمل شروع ہوا ہے آس پڑوس کے ایذاء کا یہ سلسلہ تقریباً بند ہو گیا ہے...... استغفار یعنی دعائے مغفرت بہت بڑی چیز ہے یہ تو اس کا ایک ادنیٰ سا فائدہ عرض کیا ہے ورنہ دوسروں کے لئے ''استغفار'' کے فوائد بے شمار ہیں......

حیرت انگیز دنیا

سچی بات یہ ہے کہ...... استغفار کے فوائد ہم سب سنتے ہیں، پڑھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں...... مگر زیادہ استغفار کی توفیق قسمت والوں کو ہی ملتی ہے...... اکثر لوگ یا تو منصوبے بناتے رہتے ہیں کہ فلاں وقت شروع کریں گے...... جبکہ بعض لوگ چند دن زور لگا کر پھر چھوڑ دیتے ہیں...... حالانکہ گناہ روز بلاناغہ کرتے ہیں...... اگر ہم صرف اپنے زبان کے گناہوں کو ہی شمار کریں تو تھک جائیں...... جھوٹ، غیبت، گالی، دھوکہ، جھوٹی قسمیں، جھوٹے وعدے، فحش گوئی، لغویات، فخر بازی اور معلوم نہیں کیا کیا؟...... بس اللہ تعالیٰ جس بندے پر مہربان ہوتے ہیں اسے استغفار کی سمجھ اور توفیق عطاء فرما دیتے ہیں اور پھر اس بندے کے ہاتھ میں بے شمار خزانوں سے لبریز ایک بڑا خزانہ آ جاتا ہے......

> بس اللہ تعالیٰ جس بندے پر مہربان ہوتے ہیں اسے استغفار کی سمجھ اور توفیق عطاء فرما دیتے ہیں اور پھر اس بندے کے ہاتھ میں بے شمار خزانوں سے لبریز ایک بڑا خزانہ آ جاتا ہے......

آج ہی ایک صاحب کا واقعہ پڑھ رہا تھا...... اُن پر شدید جادو تھا، بے روزگار تھے...... قرضوں میں جکڑے ہوئے تھے...... جادو اس قدر شدید اور جناتی تھا کہ...... جنات چیزیں تک غائب کر دیتے تھے...... اللہ تعالیٰ نے اُن کو استغفار کی روشنی دی...... وہ روز ہزاروں بار استغفار میں لگ گئے...... اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت استغفار...... تین ماہ تک تو کچھ نہ ہوا مگر وہ نہ تھکے نہ مایوس ہوئے...... تین ماہ بعد جادو ٹوٹ گیا...... پھر روزگار لگ گیا...... پھر قرضہ اُتر گیا...... پھر مالدار ہو گئے...... اور پھر اُن کی ہر دعاء اور ہر آس پوری ہوتی چلی گئی...... سب سے بڑی بات یہ ہے کہ استغفار کی برکت سے انسان کا دل ٹھیک ہو جاتا ہے اور اس کی آخرت بن جاتی ہے...... اور اسے فکروں سے آزادی مل جاتی ہے...... باقی مسائل تو خود بخود حل ہوتے چلے جاتے ہیں...... بات اپنے موضوع سے دور جا رہی ہے...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو سچا استغفار نصیب فرمائے...... عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم قرآن و سنت میں جھانک کر دیکھیں کہ...... ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے لئے ''استغفار'' کرنا کتنا عظیم الشان عمل ہے تو...... ہم خود کو ایک حیرت انگیز دنیا میں پائیں گے......

ہم قرآن مجید میں دیکھتے ہیں کہ...... اللہ تعالیٰ اپنے سب سے پیارے اور مقرب بندے حضرت محمد ﷺ کو حکم فرما رہے ہیں کہ...... آپ ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کریں......

ہم قرآن مجید میں دیکھتے ہیں کہ...... حضرت نوح علیہ السلام دوسرے ایمان والوں کے لئے استغفار فرما رہے ہیں......

ہم قرآن مجید میں پاتے ہیں کہ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام سب ایمان والوں کے لئے استغفار فرما رہے ہیں......

ہم قرآن مجید میں سنتے ہیں کہ...... عرش اُٹھانے والے فرشتے زمین کے ایمان والوں کے لئے استغفار فرما رہے ہیں...... ہم احادیث میں دیکھتے ہیں کہ...... صحابہ کرام حضور اقدس ﷺ سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کر رہے ہیں...... ایک صحابی جہاد میں زخمی ہو گئے جب اُن کے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی تو انہوں نے اپنے رفقاء سے فرمایا...... حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور درخواست کرنا کہ میرے لئے آپ ﷺ استغفار فرما دیں...... ایسے کئی واقعات حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں...... ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں سے اپنے لئے استغفار کرانا...... دور نبوت میں کتنا اہم تھا...... حضور اقدس ﷺ نے اپنے مقرب صحابہ کرام کو اپنے ایک پیارے اُمتی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی علامات ارشاد فرمائیں اور صحابہ کرام کو تلقین فرمائی کہ...... اُن سے اپنے لئے اور اُمت کے لئے استغفار کرانا...... سبحان اللہ! یہ ہے اولیاء اللہ کا اصل مصرف...... ہمیں آج کوئی ولی یا مقرب بندہ ہاتھ آ جائے تو ہم کیا کرتے ہیں؟ فوراً اپنے دنیا کے مسائل حل کرانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں...... کوئی اپنا بچہ اس کی گود میں ڈال دے گا کہ اسے نظر کا دم کر دیں...... کوئی اپنے قرضے کا رونا روئے گا...... کوئی فیکٹری کا مسئلہ حل کرائے گا...... اور کوئی چاہے گا کہ وہ اس کی جسمانی بیماریوں کا فوری علاج کر دے...... اپنی اس عادت کی وجہ سے ہم نے کیسے کیسے سنہری مواقع اپنی زندگی میں کھو دیئے...... ہم میں سے ہر انسان کی زندگی میں اولیاء، فقراء اور مقربین کچھ دنوں کے لئے آتے ہیں...... اگر ہم آخرت کو سمجھتے اور مانتے ہوں تو...... ہمیں فوری طور پر پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ نہایت ادب کے ساتھ...... بغیر ایذاء پہنچائے اور بغیر اصرار کئے...... اُن سے اپنے مغفرت کی دعاء کرا لیں...... ارے بھائی! مغفرت مل گئی تو...... اس کی آڑ میں صحت، برکت سب آ جائے گی...... نہ بھی آئی تو کیا حرج؟...... انسان بیمار ہوتا ہے، حضرات انبیاء علیہم السلام پر بھی تکالیف آئی ہیں...... مگر مغفرت تو ہمارا اصل مسئلہ ہے...... اسی لئے ایمان کی دعاء کرانا...... ایمان پر خاتمے کی دعاء کرانا...... شہادت کی دعاء کرانا...... یہ اصل فائدہ ہے...... ہمیں اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کی زیارت ہوئی اور ہم نے جھٹ اس سے ایک تعویذ لکھوا لیا تو ہم نے کیا پایا؟...... ٹھیک ہے ضرورت کے درجے میں ان مسائل کے لئے مشورہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں...... مگر یاد رکھیں! اللہ والوں کا یہ مصرف ہرگز نہیں...... ان سے تو جو مانگا جائے وہ اپنی استطاعت کے مطابق دینے کی کوشش کرتے ہیں...... مگر ان کے پاس جو اصل دولت ہوتی ہے...... اس سے بہت کم لوگ ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں...... جیسے ایک جیب کترا کسی ولی کے پاس چلا جائے تو...... اُن کی جیب سے پانچ سات سو روپے اُڑا کر خود کو کامیاب سمجھتا ہے...... حالانکہ اگر وہ ان سے استغفار اور دعاء کراتا تو معلوم نہیں کیا کچھ پا لیتا...... ہم پر بھی وقتی تقاضوں اور وقتی خواہشات کا حملہ رہتا ہے...... اور ہم کعبہ شریف، حجر اسود اور حضرات اولیاء کرام سے بھی...... اپنے عارضی مفادات حاصل کر کے خوش ہوتے ہیں...... معافی چاہتا ہوں...... بات پھر دور جا رہی ہے...... واپس اپنے موضوع پر آتے ہیں...... ہم حدیث شریف کی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ...... اگر کسی نے کسی پر احسان کیا ہو تو اس کا بہترین بدلہ بھی...... اس کے لئے استغفار ہے......

ایک تابعی فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد محترم کو...... جو حضرات صحابہ کرام میں سے تھے ہمیشہ دیکھتا تھا کہ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لئے...... مغفرت کی دعاء یعنی استغفار فرماتے...... ایک بار میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ...... اُن کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں سب سے پہلے جمعہ کی نماز اُنہوں نے پڑھائی تھی...... اسی طرح ہم حدیث شریف کی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ...... حضرات صحابہ کرام میں سے دو افراد کا اگر آپس میں کچھ اختلاف ہو جاتا...... ایک دوسرے کے لئے کوئی سخت لفظ بول دیتے تو اس کی تلافی استغفار کے ذریعہ کراتے...... اور ایک دوسرے سے اپنے لئے استغفار کراتے...... اس پر حضرات شیخین کریمین...... یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے...... حضرت صدیق اکبر نے حضرت فاروق اعظم سے فرمایا کہ میرے لئے استغفار کریں...... اس طرح کے کئی واقعات حدیث شریف کی کتابوں میں موجود ہیں......

استغفراللہ لی ولکم

اے رنگ و نور پڑھنے والے مسلمانو! میں اپنے لئے اور آپ سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں...... **استغفر اللہ لی ولکم**...... **اللھم اغفرلی ولھم**...... **یغفر اللہ لی ولکم جمیعا**...... آپ سے بھی التجا ہے کہ...... میرے لئے استغفار فرما دیں...... بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مسلمان کے لئے چالیس ایمان والے ''استغفار'' کریں تو اسے مغفرت مل جاتی ہے......

بات یہ ہے کہ آج صرف یہ عرض کرنا تھا کہ...... ایک تو آپ اہل کشمیر، اہل شام، اہل افغانستان، اہل فلسطین، اہل عراق وغیرہ کے تمام اہل حق...... مجاہدین کے لئے استغفار کا معمول بنا لیں...... اس سے اُن کی تحریک جہاد کو قوت ملے گی...... اور آپ کا حصہ اُن کے عمل میں شامل ہو جائے گا...... دوسرا یہ عرض کرنا تھا کہ...... جس مسلمان سے آپ کو تکلیف یا ایذاء کا خطرہ ہو تو اُس کے لئے استغفار کریں...... ان شاء اللہ اس کا شر خیر میں بدل جائے گا...... مثلاً جو بیویاں اپنے خاوندوں کے ظلم کا شکار ہوں یا جو خاوند اپنی بیویوں کے مظالم سے دوچار ہوں وہ ایک دوسرے کے لئے استغفار کریں ان شاء اللہ آپس کے تعلقات میں بہتری ہو جائے گی...... اصل یہی دو باتیں تھیں...... مگر موضوع بہت مفصل ہے...... اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے کہ میں اسے...... دلائل کے ساتھ مکمل تفصیل سے لکھ سکوں......

> آپ اہل کشمیر، اہل شام، اہل افغانستان، اہل فلسطین، اہل عراق وغیرہ کے تمام اہل حق...... مجاہدین کے لئے استغفار کا معمول بنا لیں...... اس سے اُن کی تحریکِ جہاد کو قوت ملے گی...... اور آپ کا حصہ اُن کے عمل میں شامل ہو جائے گا......

آج بس اتنا ہی...... **یغفر اللہ لی ولکم**...... **یغفر اللہ لی ولکم**......

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

ھم قاری حبیب الرحمٰن صاحب (صدر القراء دار العلوم کبیر والا) القلم کے رفیق مولانا عبدالحفیظ امیر پوری کے بھتیجے اور بھائی طاہر بھٹی (احمد پور) کے والد محترم کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
و ادارہ القلم





حضرت زیدؓ کے لڑکپن کے زمانہ میں ان کی والدہ اپنے میکہ گئیں تو انہیں بھی اپنے ساتھ لے گئیں، جاہلیت کا زمانہ تھا اور قبائل عرب کے درمیان جنگیں چلتی ہی رہتی تھیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ننھیال پر ایک دشمن قبیلہ حملہ آور ہوا اور اس زمانے کے دستور کے مطابق وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو قید کر کے لے گیا اور انہیں غلام بنا لیا۔

یہ بیچارے اپنے والدین سے دور غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ ایک مرتبہ جب عکاظ میں میلہ لگا تو ان کا آقا انہیں اس میلے میں بیچنے کیلئے لایا۔ اتفاق سے وہاں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے حضرت حکیم ابن حزام رضی اللہ عنہ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے) تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے چار سو درہم میں یہ غلام اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کیلئے خرید لیا۔

اس کے بعد حضرت خدیجہؓ کا نکاح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو انہوں نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بطور غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا اور اب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باقاعدہ غلامی میں آ گئے۔

ادھر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد حارثہ اپنے بیٹے کی تلاش میں سرگرداں تھے اور ان کا کوئی پتہ نشان نہیں ملتا تھا، انہی کی یاد میں انہوں نے یہ شعر بھی کہا کہ۔

بکیت علی زید ولم ادرما فعل
احی فلیرجی ،ام اتی دونہ الاجل

(میں زید پر روتا ہوں، معلوم نہیں کہ اس کا کیا بنا؟ پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہے کہ کبھی اس سے ملنے کی امید کیے جاتے، یا اس کو موت آ چکی ہے)

جب حج کا موسم آیا تو بنو کلب کے کچھ لوگ حج کرنے کیلئے مکہ مکرمہ آئے، وہاں انہوں نے حضرت زیدؓ کو دیکھا تو پہچان گئے اور حضرت زیدؓ نے بھی انہیں پہچان لیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں کو میرا یہ شعر پہنچا دینا۔

احن الی قومی وان کنت نائیا
بانی قطین البیت عند المشاعر

(یعنی میں اپنی قوم کو اب بھی یاد کرتا ہوں، اگرچہ میں دور ہوں اور مقاماتِ مقدسہ کے پاس بیت اللہ کا مجاور بن چکا ہوں)

یہ لوگ جب واپس پہنچے تو انہوں نے حضرت زیدؓ کے والد کو سارا واقعہ بھی سنایا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا پتہ بھی بتا دیا۔ حارثہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے چچا کعب ان کی تلاش میں مکہ مکرمہ پہنچے، پتہ چلا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بنے ہوئے ہیں وہ لوگوں سے پوچھتے پوچھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے انہوں نے آ کر عرض کیا کہ

''آپ عبدالمطلب کے بیٹے ہیں، وہ اپنی قوم کے سردار تھے، آپ لوگ حرم کعبہ کے پاسبان ہیں، اور آپ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ آپ غلاموں کو آزاد کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہمارا بیٹا آپ کا غلام ہے، ہم اس کے بارے میں آپ سے بات کرنے آئے ہیں۔ آپ ہم پر احسان کیجئے، جو فدیہ بھی آپ طلب کریں، ہم وہ ادا کرنے کیلئے تیار ہیں، انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے وہ غلام زید بن حارثہ ہیں'' (رضی اللہ عنہ)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''یہ تو کچھ مشکل بات نہیں، میں ابھی ان کو بلا لیتا ہوں، ان سے ان کی مرضی معلوم کر لیجئے، اگر وہ آپ کے ساتھ جانا چاہیں تو میں کسی فدیہ کے بغیر انہیں آپ کے حوالہ کر دوں گا، لیکن اگر انہوں نے خود میرے ساتھ ہی رہنا پسند کیا تو جو شخص میرے ساتھ رہنا پسند کرے، اسے چھوڑ کر فدیہ لینا مجھ سے نہ ہو سکے گا''۔

انہوں نے کہا ''آپ نے ہماری آدھی سے زیادہ مشکل تو حل کر دی''۔ (ان کا خیال تھا کہ حضرت زید یقیناً اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانا پسند کریں گے)

آنحضرت ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلوا کر ان سے پوچھا کہ ''ان دونوں کو پہچانتے ہو''؟

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''جی ہاں! یہ میرے والد ہیں اور وہ میرے چچا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے ساتھ ایک مدت تک رہ چکے ہو اب تمہیں اختیار ہے چاہو تو میرے ساتھ رہو اور چاہو تو ان کے ساتھ''۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میں آپ کے مقابلہ میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا آپ میرے باپ بھی ہیں اور چچا بھی''۔

باپ اور چچا نے یہ سنا تو چیخ پڑے ''زید تمہیں کیا ہو گیا'' ''تم آزادی میں غلامی کو اور اپنے باپ چچا اور گھر والوں پر ایک اجنبی کو ترجیح دے رہے ہو''؟

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''جی ہاں! میں نے ان صاحب کے پاس ایک ایسی چیز دیکھی ہے کہ اس کے بعد ان کے مقابلہ میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا''۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سنی تو ان کا ہاتھ پکڑ کر حطیم کی طرف لے گئے اور بلند آواز میں فرمایا:

''تمام لوگ گواہ رہیں کہ آج سے زید میرا بیٹا ہے یہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا''۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد اور چچا نے یہ منظر دیکھا تو وہ بھی مطمئن ہو گئے اور خوش دلی سے واپس چلے گئے۔ اس کے بعد لوگ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کو زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد کہنے لگے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم میں سورۂ احزاب کی وہ آیات نازل ہوئیں جن میں یہ حکم دیا گیا کہ متبنیٰ کو اس کے حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے پکارنا چاہیے''۔

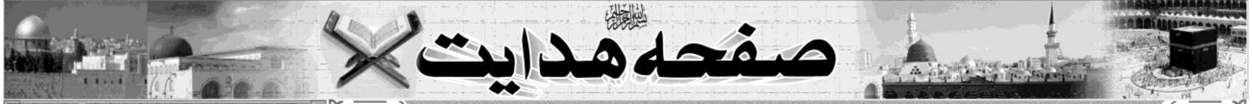
رسول اکرم ﷺ کی غلامی نے ہی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تاریخ میں وہ اعلیٰ اور نمایاں مقام عطا کیا کہ آج کوئی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہی غلامی حقیقت میں انسانی آزادی کی اصل تعبیر ہے۔ کسی نے بالکل درست کہا ہے:

محمد ﷺ کی غلامی، سند ہے آزاد ہونے کی

ورنہ یورپ نے جس آزادی کے نعرے متعارف کروائے وہ تو حقیقت میں باطل، شیطان اور نفس کی غلامی ہے جس نے انسانیت کو امن و سکون اور دلی اطمینان کے بجائے فساد، خرابی، بے چینی اور اضطراب کے تحفے دیے ہیں۔

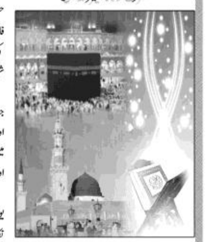
اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس و شیطان اور کفار سے مستقل آزادی نصیب فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پکی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆



معارف سورۃ یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ



صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

رب اکبر کے پیغمبر سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے جب عالم شباب میں قدم رکھا اور سن بلوغت کو پہنچے تو آپ علیہ السلام کے حسن پر بھی جوبن آگیا، اس سے آپ علیہ السلام کا حسن دوبالا ہوگیا، زلیخا "صورت یوسف علیہ السلام" کو دیکھ کر مستانی بن گئی، دیوانی ہوگئی، دل دے بیٹھی اور بیتاب ہوگئی، آخر اس نے نسوانی عادت کے مطابق اپنی نفسانی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور نفس بہیمی کو حاصل کرنے کا طریقہ سوچا اور منصوبہ بنایا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی معاونت وحفاظت فرمائی، تو زلیخا کا منصوبہ بہت بری طرح فیل ہوگیا، اس سے زلیخا کی حسرت دل میں رہی اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور راز فاش ہوگیا، خواص وعام نے زلیخا پر آوازے کسے اور اس کی مٹی خراب کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زلیخا کی شان و شوکت جاتی رہی اور عزت خاک میں مل گئی۔

زنانِ مصر اور نسوانِ شہر نے زلیخا کی دعوت میں جب "صورت یوسف علیہ السلام" کو دیکھا تو ان کے اوسان خطا اور حواس باختہ ہوگئے، انہوں نے اس حالت میں اپنے ہاتھ کاٹ لئے یہ حرکت ان کی ذلت کا سبب بنی اور ان کا حشر بھی زلیخا جیسا ہوا۔

ناظرین کرام! اس عاجز نے جب "سورت یوسف" کو بصر عمیق اور نظر دقیق سے دیکھا تو اس سے علمی نکات اور روحانی جواہرات اخذ کئے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور ان کو عمدہ طریقہ اور احسن سلیقہ سے تحریری صورت میں قرطاس پر رکھ کر آپ کی خدمتِ عالیہ میں "معارف سورۃ یوسف" کے نام سے پیش کردیا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے فقیر کی اس حقیری کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور اپنے لطف و کرم سے نجات فرمادے۔ آمین ثم آمین

سورت یوسف کے متعلق مفسرین کرام کے بیانات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھذا القرآن و ان کنت من قبلہ لمن الغفلین

ہم نے جو یہ قرآن آپ کے پاس بھیجا ہے، اس کے ذریعہ سے ہم آپ سے ایک بڑا عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں اور اس کے قبل آپ محض بے خبر تھے۔" (بیان القرآن)

دل میں آ تا ذوق تقاضا کرتا اور نہایت زیب دیتا ہے کہ علمائے راسخین اور جمہور مفسرین نے "سورت یوسف" کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کو پہلے نقل کیا جائے اور بعد میں اپنی معروضات پیش کی جائیں، چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ "سورت یوسف" کی بابت تحریر فرماتے ہیں:

"کچھ حصہ سورت کا اصول دین میں ہے، جس میں کفار کی مخالفت کرنے کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو غم تھا اس کے ازالہ وتسلی کے لئے یہ قصہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے اخوان کی مخالفت سے کوئی ضرر نہیں پہنچا بلکہ انجام کار وہی ترقی کا سبب ہوگیا، اسی طرح آپ ﷺ کو آپ کی قوم کی مخالفت مضر نہ ہوگی۔ پس مناسبت دونوں سورتوں کی اور خود اجزاء سورت کی بھی اس تقریر سے مستفاد ہوگئی اور چونکہ ارتباط اجزاء قصہ میں جو بڑا حصہ سورت کا ہے محتاج بیان نہیں، اس لئے مثل دیگر مقامات کے ان میں تقریر ربط کی مستقلاً بیان نہ کی جاوے گی اور شان نزول اس کا درمنثور میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ ﷺ ہم کو کوئی قصہ سنادیں تو خوب ہو۔ اس پر قصہ نازل ہوا اور خازن میں بروایت ضحاک ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نے آپ ﷺ سے یہ قصہ پوچھا تھا (یعنی امتحاناً) اس پر یہ آیات الٓر الخ نازل ہوئیں۔" واللہ اعلم (بیان القرآن)

چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کا نام "احسن القصص" ہے اس لئے دماغ میں لازمی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصے ارشاد فرمائے ہیں اور ان میں سے کسی کو بھی "احسن القصص" نہیں فرمایا تو زیر نظر قصہ کو کس خصوصیت کی بناء پر "احسن القصص" فرمایا؟ تو اس سوال کے جواب میں حکیم الامت حضرت تھانویؒ تین وجوہ تحریر فرماتے ہیں:

"اور اس قصہ کے متعلق تین فائدے ملحوظ ہیں:

اول یہ کہ اس کو "احسن القصص" کیوں فرمایا؟ اس کی وجہ روح المعانی میں مختصر الفاظ میں یہ لکھی ہے کہ وہ مشتمل ہے ان امور پر حاسد ومحسود، مالک ومملوک، شاہد و مشہود، عاشق ومعشوق، حبس و اطلاق، خصب وجدب، ذنب وعفو، فراق ووصال، سقم وصحت، حل وار تحال، ذل وعز اور نیز مفید ہے ان امور کو قضاء وقدر کا کوئی دافع اور مانع نہیں ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ کوئی چیز پہنچانا چاہیں اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ حسد سے حاسد ہی کو نقصان وخذلان پہنچتا ہے۔ صبر مفتاح الفرج ہے۔ تدبیر کرنا عقل کی بات ہے۔ اصلاح امور معاش میں عقل کام کی چیز ہے وغیر ذلک۔

دوم: اور قصے کچھ کچھ بیان کئے گئے یہ بالاستیعاب بیان کیا گیا، اس کی وجہ روح میں جلال سیوطیؒ نے یہ لکھی ہے کہ یہ صحابہؓ کی درخواست پر نازل ہوا۔ اس لئے بسط وتمام کے ساتھ بیان کیا گیا تاکہ ان کا مقصود کہ استیعاب ہے حاصل ہوجاوے اور احاطہ سے ان کو راحت اور سیری ہو۔

سوم: اس قصہ کو مثل دوسرے قصوں کے مکرر نہیں لائے اس کی وجہ میرے نزدیک فائدہ دوم پر متفرع ہے کیونکہ اور قصوں میں چونکہ استیعاب نہیں ہے اس لئے ہر مقام کے مناسب مختلف فوائد کے لئے کچھ کچھ اجزاء لائے گئے، گو ان میں بعض اجزاء مشترک بھی ہوں مگر مقصود اجزاء متباینہ وراجزاء مشترکہ کے فوائد متباینہ ہیں۔ بخلاف اس قصہ کے کہ سب اجزاء اور سب فوائد ایک جگہ مجتمع کردیئے گئے، اس لئے اس میں تکرار نہیں۔ اور روح میں اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اور قصص میں مقصود زجر ہے معاصی پر اور تقبیح ہے مناہی کی اور ان کا مہتم بالشان ہونا مقتضی ہے تکرار کو، بخلاف اس قصہ کے جیسا کہ ظاہر ہے اور یہی دونوں وجہ قصہ اصحاب کہف اور قصہ ذی القرنین اور قصہ موسیٰ مع الخضر علیہما السلام اور قصہ ذبیح علیہ السلام کے غیر مکرر ہونے میں جاری ہیں۔ واللہ اعلم" (بیان القرآن)



شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

قبروں کی زیارت کی دعاء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مسلم)



اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

دوسری جگہ مفتی اعظم محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں:

"حاصل یہ ہے کہ عکس جب تک مسالہ وغیرہ کے ذریعے سے پائیدار نہ کرلیا جائے، اس وقت تک وہ عکس ہے اور جب اس کو کسی طریقے سے قائم وپائیدار کرلیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے اور عکس جب اپنی حد سے گزر کر تصویر کی صورت اختیار کرے گا، خواہ وہ مسالے کے ذریعے ہو یا خطوط و نقوش کے ذریعے اور خواہ یہ فوٹو کے شیشے پر ہو یا آئینہ وغیرہ شفاف چیزوں پر، اس کے سارے احکام وہی ہوں گے جو تصویر کے متعلق ہیں۔" (آلات جدیدہ کے شرعی احکام: ۱۴۲)

اسی طرح مفتی رشید احمد صاحبؒ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں، اس لیے کہ عکس اصل کے تابع ہوتا ہے اور یہاں اصل کی موت کے بعد بھی اس کی تصویر باقی رہتی ہے۔" (احسن الفتاویٰ: ۸۹/۹)

دوسری جگہ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تصویر اور عکس دو بالکل متضاد چیزیں ہیں، تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے، عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے، اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہوجاتا ہے، ویڈیو کے فیتے میں تصویر محفوظ ہوتی ہے، جب چاہیں جتنی بار چاہیں ٹی وی کی اسکرین پر اس کا نظارہ کرلیں اور یہ تصویر تابع اصل نہیں، بلکہ اس سے بالکل لاتعلق اور بے نیاز ہے، کتنے لوگ ہیں جو مرکھپ گئے، دنیا میں ان کا نام ونشان نہیں، مگر ان کی متحرک تصاویر ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں، ایسی تصویر کو کوئی بھی پاگل عکس نہیں کہتا، صرف اتنی سی بات کو لے کر کہ ویڈیو کے فیتے میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی، تصویر کے وجود کا انکار کردینا کھلا مغالطہ ہے۔" (احسن الفتاویٰ: ۳۰۲/۸)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ کا ایک فتویٰ "تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام" میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

"ٹی وی اور ویڈیو فلم کا کیمرہ جو تصویریں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر مرئی ہیں، لیکن تصویر بہرحال محفوظ ہے اور اس کو ٹی وی پر دیکھا اور دکھایا جاتا ہے اس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جاسکتا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کے بجائے سائنسی ترقی نے تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کرلیا ہے، لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا خواہ کیسا ہی طریقہ ایجاد کرلیا جائے، تصویر تو حرام ہی رہے گی۔" (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام: ص: ۹۴، نعیمیہ)

قدیم زمانے میں تصویر ہاتھ سے بنتی تھی، پھر کیمرے کی ایجاد نے اس قدیم طریقے میں ترقی کی اور تصویر ہاتھ کے بجائے مشین سے بننے لگی، اب اس عمل میں نئی نئی سائنسی ایجادات نے مزید ترقی کی اور جدت پیدا کی اور جامد وساکن تصویر کی طرح اب چلتی پھرتی، دوڑتی بھاگتی تصویر کو محفوظ کیا جانے لگا، یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اس کو قرار وبقاء نہیں ہے، اگر اس کو بقاء نہ ہوتی تو ٹی وی اسکرین پر نظر کیسے آتی۔

بہرحال ان اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ کسی جان دار کا مطلق عکس محفوظ کرنا، خواہ وہ کسی بھی طریقے پر ہو اگر اس میں استقلال و استقرار پیدا ہوجائے کہ جب چاہیں اس کو دیکھ سکیں تو یہ تصویر سازی میں داخل ہوگا اور اس پر تصویر سازی کے احکامات مرتب ہوں گے۔

نیز حضرات اکابرؒ میں جن کے سامنے بھی حفظ عکس کی یہ جدید صورت اور ترقی یافتہ شکل سامنے آئی، انہوں نے بھی عکس کی مذکورہ حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے تصویر ہونے کا ہی حکم دیا، اسی طرح اگر کوئی چیز منافع ومفاسد پر مشتمل ہوتی ہے تو اس میں غالب ہی کا اعتبار ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کے متعلق ارشاد فرمایا: "والمھما اکبر من نفعھما" (سورۃ البقرۃ)

اور فقہ کا بھی قاعدہ ہے کہ: درء المفاسد اولی من جلب المصالح، فاذا تعارضت مفسدۃ ومصلحۃ قدم دفع المفسدۃ غالباً (الاشباہ والنظائر)

ٹھیک ہے کہ بعض موقعوں پر فوٹو کی شدید ضرورت ہوتی ہے اور ضرورت شدید کے موقع پر فقہاء کرام ومفتیان عظام نے قاعدہ "الضرورات تبیح المحظورات" کے پیش نظر فوٹو کی اجازت بھی دی ہے، لیکن چونکہ کیمروں کا استعمال غالباً وعامۃً غلط اور ناجائز کاموں کے لیے ہوتا ہے اس لیے صرف کیمروں کی مرمت کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو بے غبار اور پاک صاف نہیں کہا جاسکتا، اس لیے آپ کو چاہیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد: "یاایھاالذین امنوا کلوا من الطیبات و اعملوا صالحا" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حلال اور پاک وصاف کاروبار کی تلاش جاری رکھیں، جب تک جائز وحلال کاروبار نہ مل سکے، تب تک بادل ناخواستہ اسی کام کو کرتے رہنے کی گنجائش ہے، ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کرتے رہیں اور حلال کاروبار میسر آجانے کے بعد اس کام سے بالکلیہ کنارہ کشی اختیار کرلیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

ڈیجیٹل تصویر اور اس کا شرعی حکم

سوال: بعض اہل علم کا رجحان ڈیجیٹل تصویر کے جواز کی طرف ہے، جس کی بنیاد دو باتوں پر ہے:

(۱) یہ اشبہ بالعکس ہے جو پائیدار نہیں ہے، اس لیے تصویر کے حکم میں داخل نہیں ہے۔

(۲) اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط قسم کے پروپیگنڈے میڈیا کے ذریعے کیے جارہے ہیں جن کے دفاع کے لیے ٹی وی پر آنے کی شدید ضرورت پیدا ہوگئی، اس رجحان پر مبنی ایک بڑے ادارے کا مفصل فتویٰ مفتی عبدالرحمٰن صاحب نے بنگلہ دیش سے حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں ارسال کر کے اس مسئلے میں دارالعلوم دیوبند کا موقف معلوم کیا تھا، مفتی عبدالرحمٰن کی تحریر درج ذیل ہے:

بعد سلام مسنون:

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے، ہم بھی بحمد اللہ خیریت سے ہیں، خدمت اقدس میں ضروری عرض یہ ہے کہ دارالعلوم کراچی پاکستان سے ایک فتویٰ بندے کے پاس ایک خط کے ساتھ آیا ہے جس میں اس فتویٰ کے سلسلے میں رائے طلب کی گئی ہے، اس فتویٰ کو اچھی طرح پڑھا، تحریر میں تیزی تو بہت ہے مگر قلب منشرح نہیں، اس قسم کا فتویٰ لکھنے والا اعموماً نوجوانوں کا طبقہ ہے اور بندہ اکابر دیوبند کے افکار ونظریات کو ماننے اور چلنے کا پابند ہے اسی بنا پر حضرت والا کے پاس فتویٰ کے سارے کاغذات ارسال ہیں اور یہ دریافت طلب ہے کہ اس مسئلے میں دارالعلوم دیوبند کا موقف کیا ہے؟ اس کی وضاحت فرمانے کا امید وار ہوں، دارالافتاء اس لیے نہیں بھیجا کہ مجھے فتویٰ حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ دارالعلوم دیوبند سے کے موقف سے مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت مہتمم صاحبؒ نے مفتی عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے مرسلہ مفصل فتویٰ دارالافتاء بھیج کر رائے طلب فرمائی تو مفتیان دارالعلوم دیوبند نے سب تحریریں پڑھ کر مسلکہ جواب فتویٰ کی شکل میں پیش کیا......

آپ نے فتاویٰ ارسال کرکے دارالعلوم دیوبند کا موقف معلوم کیا ہے، اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ڈیجیٹل سسٹم کے تحت اسکرین پر جو مناظر، یعنی تصویریں وغیرہ آتی ہیں، وہ سب شرعاً تصویر کے حکم میں ہیں، یہ سینما کی تصویروں کے مثل ہیں، فرق اتنا ہے کہ سینما میں ریز (بہانے والا کسی چیز کا ٹکڑا) سامنے سے ڈالی جاتی ہے اور ٹی وی میں پیچھے سے۔ جو مفاسد سینما کی تصویروں سے پیدا ہوتے ہیں، وہی سارے مفاسد ٹی وی کی تصویروں سے بھی پیدا ہوتے ہیں، اس لیے ان تصاویر کا دیکھنا شرعاً ناجائز قرار دیا جائے گا، دارالعلوم دیوبند کے ارباب افتاء کا فتویٰ اور موقف یہی ہے، البتہ شرعی ضرورت اور اضطرار کی حالت کے احکام اور ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ



معارفِ نبوی

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر وہ پنجگانہ نماز کی بات کو مان لیں تو پھر ان کو بتاؤ زکوٰۃ کا مسئلہ۔ علماء فرماتے ہیں کہ مقصود اس سے "تدریج فی التعلیم" ہے، یعنی تعلیم میں درجہ بدرجہ چلنا چاہئے، "الاھم فالاھم" چلنا چاہئے، جو سب سے زیادہ اہم ہے پہلے وہ سمجھاؤ اور جب وہ اچھی طرح سمجھ جائیں تو پھر اگلی بات کرو، ورنہ جیسے نماز فرض ہے ویسے ہی زکوٰۃ فرض ہے۔

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ یوں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں پر صدقہ فرض کیا ہے، جو ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء کو لوٹا دیا جائے گا، اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں ہے جو گورنمنٹ وصول کرتی ہے بلکہ فقراء تک ان کا حق پہنچانے کے لئے ایک تدبیر ہے، تقسیم کرنے کے لئے حکومت کو اختیار دیا گیا ہے۔

ایک لطیفہ لکھا ہے، کسی خلیفہ کے زمانے میں کسی صحابی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا گیا کہ فلاں علاقے کے لوگوں کی زکوٰۃ وصول کر کے لاؤ، وہ گئے جتنا بھی عرصہ وہاں رہے لیکن پھر خالی ہاتھ واپس آگئے خلیفہ نے کہا: مال کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: آپ نے مجھے مال کے لئے بھیجا تھا آپ نے تو کہا تھا کہ ان سے زکوٰۃ وصول کرو اور زکوٰۃ کا اصول یہ ہے کہ جس قسم سے لی جائے اسی قسم کے فقراء کو دے دی جائے میں دے آیا۔ ادھر لیتا گیا اُدھر دیتا گیا، ایک پیسہ بھی نہیں لائے، آپ نے مجھے زکوٰۃ لینے بھیجا تھا اور زکوٰۃ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اصول بیان کیا ہے کہ:

تو خذمن اغنیائھم وترد الی فقرائھم

جس قوم سے زکوٰۃ وصول کرو، اسی کے فقراء کو دے دو۔ (صحیح مسلم) البتہ زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کرنے کی علماء نے اجازت دی ہے، جبکہ مصلحت اس کا تقاضا کرتی ہو، مثلاً ایک شہر کے لوگ زیادہ حاجت مند ہیں اور اس شہر کے لوگ کم حاجت مند ہیں تو وہاں بھیج سکتے ہیں یا اس کے عزیز واقارب سب وہاں رہتے ہیں تو عزیز واقارب کو دینا زیادہ بہتر ہے۔ عمومی حکم وہی ہے جو اوپر صحابی کے عمل میں ہے اور آپ ﷺ کے ارشاد سے ظاہر ہے۔

پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب وہ اس بات کو بھی مان لیں تو پھر ان کے عمدہ مال سے بچنا، یعنی چھانٹ چھانٹ کر ان کا مال نہ لینا، بکریاں جب چالیس ہوں تو ایک بکری لی جاتی ہے ایک سو بیس تک اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں لی جاتی ہیں، جب دو سو سے اوپر ہوجائیں تو ہر سینکڑے پر ایک بکری، تین سو پر تین، چار سو پر چار، اسی طرح دوسرے مالوں کا بھی ایک حکم، لیکن اس میں یہ حکم ہے کہ نہ تو چھانٹ چھانٹ کر اچھا مال لو اور نہ گھٹیا قسم کا ردی مال لو، بلکہ درمیانہ مال لو، چھانٹ کر لو تو مالک کو نقصان اور عیب دار مال لو گے تو فقراء کا اور بیت المال کا نقصان۔

ابوداؤد شریف میں ایک قصہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی علاقے میں سفر میں گئے ہوئے تھے، ایک صاحب کو بھیجا کہ ان لوگوں سے زکوٰۃ لے کر آؤ، تو وہ صحابی بکریوں کے باڑوں میں چلے گئے اور کہنے لگے کہ: میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں اور آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ زکوٰۃ وصول کروں، وہ صاحب یہ سن کر بہت ہی خوش ہوگئے کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد آیا، سبحان اللہ! قربان جایئے، ایک بہت ہی عمدہ قسم کا جانور وہ زکوٰۃ میں دینے کے لئے لے کر آئے کہ لیجئے، یہ صحابی کہنے لگے کہ مجھے اس کا حکم نہیں، مجھے تو حکم ہے کہ درمیانہ مال لوں، نہ بڑھیا نہ گھٹیا، باقی رسول اللہ ﷺ یہاں قریب میں تشریف فرما ہیں تم چاہو تو جاکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خود پیش کردو، چنانچہ انہوں نے وہ بکری اونٹنی پر رکھی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! یہ پہلا موقع تھا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا قاصد زکوٰۃ لینے کے لئے آیا اور میں نے چھانٹ کر بہت عمدہ قسم کی بکری اس کو پیش کی لیکن اس نے لینے سے انکار کردیا اور اس نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر خود پیش کروں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا! تمہارے ذمہ درمیانی قسم کی بکری واجب ہے، لیکن ان کا دل رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم اپنی خوشی سے اللہ کی راہ میں کچھ دینا چاہو تو ہم انکار نہیں کریں گے، اس نے کہا: میں اپنی خوشی سے دینا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعائیں فرمائیں۔

آخری بات اس حدیث میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان فرمائی کہ: مظلوم کی بددعاء سے بچو! یعنی کبھی ایسا نہ ہو کہ کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی کرو اور وہ تمہارے حق میں بددعاء کرے، ایسی نوبت نہیں آنی چاہئے، خبردار! کسی کے ساتھ ایک پیسے کا بھی ظلم اور ایک جو برابر بھی زیادتی نہیں ہونی چاہئے، کیونکہ اگر مظلوم کے منہ سے آہ نکلے گی تو عرش الٰہی کو چیرتی ہوئی سیدھی اللہ تعالیٰ تک پہنچے گی: "فانھا لیست بینہ و بین اللہ حجاب" اور اسی لئے اس کا مال کھانا یہ صریح حرام کھانے سے بھی بدتر ہے، ہمارے یہاں دیہاتوں میں مشرقی پنجاب میں رواج تھا اور دیہاتوں میں اب بھی ہوگا، میں تو بہت عرصہ ہوا دیہات کو چھوڑ چکا ہوں، کسی کی گائے پکڑ کر ذبح کرلیتے تھے، کسی کا سانڈ پکڑ کر ذبح کرکے کھالیا اور کسی کی بکری یا مرغی ہاتھ آجائے ذبح کرکے کھالیتے تھے، میں کہا کرتا ہوں، اس کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں، ویسے کھا لیا کرو! اس لئے کہ جیسے مردار کھانا حرام ہے ویسے ہی کسی کا مال کھانا حرام ہے، اس کو ذبح کرنے کا کیا فائدہ؟ پرائی بکری ذبح کر کے کھالی تو وہ حلال نہیں، وہ ذبح کر کے حلال نہیں ہوگی، وہ تو حرام ہی رہے گی تمہارے لئے ایسی ہی ہے جیسے کہ تم مردار کھاؤ۔ اگرچہ فقہی اعتبار سے وہ مردار نہیں ہوگی، ذبیحہ ہوگی، لیکن حلال نہیں ہوگی، حرام ہوگی۔

تو کسی کا مال کھانا، مال کے معاملے میں کسی پر ظلم کرنا یہ بھی زیادتی ہے اور کسی کی آبروریزی کرنا یہ بھی ظلم اور زیادتی ہے، کسی جان کو نقصان پہنچانا، کسی کو مار پیٹ کرنا یہ ساری کی ساری ظلم اور زیادتی کی شکلیں ہیں، اگر اس شخص کے منہ سے آہ نکلی تو تمہارا بیڑا غرق ہوجائے گا، تم کسی ٹھکانے کے نہیں رہو گے۔

اسلام میں توہم پرستی نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔"

تشریح: اس حدیث شریف میں فرمایا: فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں، فرع کہتے ہیں شاخ کو یا نتیجے کو یا بچے کو، عربوں کے یہاں ایک یہ بات بھی تھی کہ جب کسی اونٹنی کا بچہ پیدا ہوتا، سب سے پہلے بچے کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے۔ ہمارے بچپن میں تو ہمارے والدین الحمدللہ دینی اعتبار سے کافی سمجھدار تھے، باقی ان کے جو پرانے بزرگ تھے ان کے یہاں تو ہم پرستیاں تھیں، گائے، بھینس کا دودھ شروع کرتے تھے تو یہ ان کا عقیدہ تھا کہ پہلی دفعہ کا مکھن وہ گوگے کے یہاں چڑھائے جو ہندوؤں کا ایک بت تھا، اس کے بعد کھانا پینا شروع کرتے، میرے والد صاحبؒ ارشاد فرماتے تھے کہ میری بہن اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے، وہ کہتی تھی کہ فلاں مکھن کھانا فلاں مکھن نہیں کھانا، بہن ہی نے والد صاحب کو پالا تھا اور فرماتے تھے کہ: وہ جس کو کہتی کہ نہیں کھانا میں اسی کو کھاتا، میں نے کہا کہ کیا ہوجائے گا، جیسا کہ بہت سے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ گیارہویں نہ دی جائے تو یہ ہوجائے گا وہ ہوجائے گا، یہ لوگ اللہ واسطے نہیں دیتے بلکہ شرک کا ایک شعبہ ہے جو بتوں کے نام چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں، نماز نہیں، زکوٰۃ نہیں، امانت داری نہیں، حلال کھانا نہیں، نہ حقوق اللہ کا اہتمام، نہ حقوق العباد کا اہتمام، گیارہویں دے دو تم پکے مسلمان ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

بیت المقدس کی تعمیر

حق تعالیٰ نے "جن" کو ایسی مخلوق بنایا ہے جو مشکل سے مشکل اور سخت سے سخت کام انجام دے سکتی ہے۔

اس لئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ ارادہ فرمایا کہ مسجد (ہیکل) کے چہار جانب ایک عظیم الشان شہر آباد کیا جائے اور مسجد کی تعمیر بھی از سرنو کی جائے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ مسجد اور شہر کو بیش قیمت پتھروں سے بنوائیں اور اس کے لئے بعید سے بعید اطراف سے حسین اور بڑے بڑے پتھر منگوائیں۔ ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے رسل ورسائل کے محدود اور مختصر وسائل سلیمان علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل کے لئے کافی نہیں تھے اور یہ کام صرف "جن" ہی انجام دے سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے "جن" ہی سے یہ خدمت لی۔ چنانچہ وہ دور دور سے خوبصورت اور بڑے بڑے پتھر جمع کر کے لاتے اور بیت المقدس کی تعمیر کا کام انجام دیتے تھے۔

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ مسجد اقصیٰ بیت المقدس کی تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ بخاری اور مسلم کی صحیح مرفوع حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! دنیا کی سب سے پہلی مسجد کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام، ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا: اس کے بعد کون سی مسجد عالم وجود میں آئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ سوال کیا کہ ان دونوں کی درمیانی مدت کس قدر ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں کے درمیان چالیس سال کی مدت ہے۔ حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بانی مسجد حرام کے درمیان ایک ہزار سال کی مدت ہے۔ اس لئے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسجد حرام کی بنیاد رکھی اور وہ مکہ کی آبادی کا باعث بنی۔ اسی طرح حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کی بنیاد ڈالی اور اس کی وجہ سے بیت المقدس کی آبادی وجود میں آئی پھر عرصہ دراز کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے مسجد اور شہر کی تعمیر تجدید کی گئی اور جنوں کی تسخیر کی وجہ سے بے نظیر اور شاندار تعمیر عالم وجود میں آئی جو آج تک لوگوں کے لئے باعث حیرت ہے کہ ایسے دیو پیکر پتھر کہاں سے لائے گئے، کس طرح لائے گئے اور جرِ ثقیل کے وہ کون سے آلات تھے جن کے ذریعہ ان کو ایسی بلندیوں پر پہنچا کر باہم اتصال پیدا کیا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام



قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

قوم جن نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے بیت المقدس کے علاوہ اور بھی تعمیرات کیں اور بعض ایسی چیزیں بنائیں جو اس زمانہ کے لحاظ سے عجیب وغریب سمجھی جاتی تھیں۔ چنانچہ قرآن عزیز میں ہے:

ومن الشیاطین من یغوصون لہ ویعملون عملا دون ذلک وکنا لھم حافظین

"اور شیطانوں (سرکش جنوں) میں سے ہم نے مسخر کردیئے وہ جو اس (سلیمان) کے لئے سمندروں میں غوطے مارتے (یعنی) بیش قیمت بحری اشیاء نکالتے اور اس کے علاوہ اور بہت سے کام انجام دیتے اور ہم ان کے لئے نگران اور نگہبان تھے۔" (انبیاء)

"اور جنوں میں سے وہ تھے جو اس کے سامنے خدمت انجام دیتے تھے اس کے پروردگار کے حکم سے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم کے خلاف کج روی کرے ہم اس کو دوزخ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ اس کے لئے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا تھا۔ قلعوں کی تعمیر، ہتھیار اور تصاویر اور بڑے بڑے لگن جو حوضوں کی مانند تھے اور بڑی بڑی دیگیں جو اپنی بڑائی کی وجہ سے ایک جگہ جمی رہیں اے آل داؤد! شکرگزاری کے کام کرو اور میرے بندوں میں سے بہت کم شکرگزار ہیں۔" (سباء)

"اور اکٹھے کئے گئے سلیمان کے لئے اس کے لشکر جنوں میں سے انسانوں میں سے جانوروں میں سے اور وہ درجہ بدرجہ کھڑے کئے جاتے ہیں۔" (نمل)

"اور مسخر کردیئے سلیمان کے لئے شیطان (سرکش جن) ہر قسم کے کام کرنے والے۔ عمارت بنانے والے، دریا میں غوطہ لگانے والے اور وہ (سرکش سے سرکش) جو جکڑے ہوئے ہیں زنجیروں میں۔ یہ ہماری بخشش وعطا ہے، چاہے اس کو بخش دو یا روکے رکھو تم سے اس کا کوئی مواخذہ نہیں۔" (ص)

حضرت شاہ عبدالقادر نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر ایسے عظیم الشان احسانات کئے اور پھر یہاں تک فرمایا کہ اس بے انتہا دولت وثروت کے صرف وخرچ، داد ودہش اور روک کر رکھنے میں تم سے کوئی بازپرس بھی نہیں ہے مگر ان تمام باتوں کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام اس دولت وحکومت کو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے "امانت الٰہی" سمجھ کر ایک حبہ اپنی ذات پر صرف نہیں فرماتے بلکہ اپنی روزی ٹوکریاں بنا کر حاصل کرتے تھے۔ (جاری ہے)



حدیث ۲۲۲: صحابہ کرامؓ کا باہمی تعلق

حضرت ابن حنفیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برائی سے یاد کرنے والے ہوتے تو اُس دن برا بھلا کہتے جب اُن کے پاس لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کارندوں کی شکایت کی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدقات سے متعلقہ ایک پروانہ دے کر مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: انہیں خبردار کرو کہ یہ پروانہ رسول اللہ ﷺ کا لکھوایا ہوا ہے۔ آپ اپنے کارندوں کو اس کے مطابق عمل درآمد کرنے کا پابند کریں، چنانچہ میں اسے لے کر اُن (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا: فی الحال ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں وہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لے آیا اور انہیں حالات سے آگاہ کردیا تو انہوں نے فرمایا: اچھا یہ صحیفہ جہاں سے اُٹھایا تھا وہیں رکھ دو۔

حدیث ۲۲۳: صحابہ کرامؓ کا باہمی تعلق

حضرت محمد بن حنفیہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے میرے والد گرامی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے بھیجا اور فرمایا: یہ صحیفۂ صدقات لو اور اسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس میں صدقات سے متعلق نبی کریم ﷺ کے بیان کردہ احکامات درج ہیں۔

اس امر کی دلیل کہ خمس رسول اللہ ﷺ کی ضروریات اور مساکین پر صرف ہوتا تھا نیز نبی کریم ﷺ نے اہل صفہ اور بیوگان پر خرچ کرنے کو ترجیح دی جبکہ آپ ﷺ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی شکایت کی اور سوال کیا کہ انہیں قیدیوں میں سے کوئی خادمہ عطا کریں تو آپ ﷺ نے ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کردیا۔

حدیث ۲۲۴: خمس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی بہت تکلیف ہوئی۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ آپ ﷺ کے پاس خدمت گار لینے کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن آپ ﷺ سے ملاقات کا اتفاق نہ ہوسکا۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کیا۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے سامنے ان کی درخواست پیش کردی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) پھر نبی کریم ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں میں جاچکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بستروں ہی میں رہو۔ پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس چیز سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کی تم نے درخواست کی تھی؟ جب تم بستر میں جانے کا ارادہ کرو تو ۳۴ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو۔ ایسا کرنا تمہاری طلب کردہ چیز سے بہت بہتر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ: مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے ذمے اس کی تقسیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو تقسیم کرنے والا اور خزانچی ہوں، دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

حدیث ۲۲۵: نبی کریم ﷺ کی کنیت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم انصار میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اپنے بچے کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا۔ شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ انصاری نے کہا: میں اسے اپنی گردن پر اُٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے بچے کا نام محمد رکھنا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو لیکن تمہیں میری کنیت کے ساتھ کنیت رکھنے کی اجازت نہیں، کیونکہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ حصین کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں قاسم کی حیثیت سے مبعوث ہوا ہوں، میں تم میں تقسیم کرتا ہوں۔ عمرو نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ اس نے اس (بچے) کا نام قاسم رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔



ترجمہ:

کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن، قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	8 تا 14 ذیقعدہ 1437ھ بمطابق 12 تا 18 اگست 2016ء	37

اللھم

اعتراف جرم اور بخشش کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ o

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اُوپر ستم کیا اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔ (الاعراف 23)

جلال آباد میں فوجی قافلے پر فدائی یلغار، جنرل سمیت 87 اتحادی ہلاک

کابل، پکتیا، ہرات، امریکی و آسٹریلوی پروفیسر اغواء — 7 فوجی ٹینک تباہ — 11 چوکیاں فتح

بریگیڈ جنرل عبدالستار کو لوگر کابل شاہراہ پر نشانہ بنایا گیا، دھماکے، 10 اہلکار ہلاک مارے گئے، ہرات میں سیاحوں پر حملہ، 3 امریکیوں سمیت 6 زخمی

پکتیا میں مجاہدین کا کمانڈوز پر تباہ کن حملہ، 3 ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ، 11 اہلکار کام آئے، لغمان اور قندوز میں چار کمانڈروں سمیت متعدد ہلاک

بدخشان، قندوز، قندھار، ہلمند میں فوجی مرکز اور چوکیاں فتح کی گئیں، 17 اہلکار حملوں میں نشانہ بنے، مختلف علاقوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت

ضلع میوند میں مجاہدین اور کٹھ پتلی افواج میں 4 گھنٹے تک لڑائی، 7 اہلکار ہلاک، متعدد زخمی، پکتیا میں فوجی کاروان پر حملہ، 3 ٹینک اور رینجرز گاڑی تباہ، 6 ہلاکتیں

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں طالبان کے تباہ کن کارروائیوں کا سلسلہ جاری، مختلف حملوں اور فدائی یلغار میں جنرل سمیت 87 اتحادی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے، مجاہدین نے کابل میں امریکی اور آسٹریلوی پروفیسر اغوا کرلئے، ہرات میں سیاحوں پر حملے میں 3 امریکیوں سمیت 6 زخمی ہوگئے، پکتیا میں مجاہدین نے کمانڈوز کی گاڑی پر تباہ کن حملے کر کے 11 فوجیوں کو ٹھکانے لگایا جبکہ 3 ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ کردی گئی۔ لغمان اور قندوز میں مجاہدین نے 4 کمانڈروں سمیت متعدد اہلکاروں کو ہلاک کردیا، بدخشان، قندوز، قندھار، ہلمند میں فوجی مراکز اور 11 چوکیوں پر مجاہدین نے قبضہ کرلیا، اس دوران حملوں میں 17 اہلکار نشانہ بنے، طالبان نے مختلف کارروائیوں میں بھاری مقدار میں فوجی سازوسامان اور اسلحہ بھی غنیمت کرلیا۔ پکتیا میں فوجی کاروان پر حملے میں 6 ہلاکتیں ہوئیں جبکہ 3 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق عمری آپریشن کے سلسلے میں صوبہ غور ضلع شہرکوٹ میں فوجی چوکی پر حملہ ہوا۔ آمدہ رپوٹ کے مطابق ضلعی مرکز کے قریب موسسہ یونٹ کی دفاعی چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، چوکی فتح اور وہاں تعینات 10 اہلکار ہلاک ہوگئے۔ واضح رہے کہ مجاہدین نے 2 ہیوی مشن گن اور 2 کارمولی بندوق سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

عراق میں 52 افراد زندہ جلا دیئے گئے، 3 ہزار پناہ گزین یرغمال، 12 قتل

15 خودکش حملوں میں 5 فوجیوں سمیت 11 ہلاک افراد ہلاک، جنگ زدہ شہر کرکوک میں الحویجہ کے مقام پر شہریوں کو نقل مکانی پر اکسانے کے الزام میں زندہ جلایا گیا

پناہ گزینوں کو جھڑپوں کے باعث مجبوراً گھر بار چھوڑنا پڑا تھا، صوبہ انبار میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ پھٹنے سے 3 افراد زخمی ہوگئے

بغداد، کرکوک (نیٹ نیوز) عراق میں موت کا رقص جاری، 52 افراد کو زندہ جلا دیا گیا جبکہ 3 ہزار پناہ گزین یرغمال بنالئے گئے جن میں سے 12 کو قتل کردیا گیا، پناہ گزین صوبہ کرکوک میں جھڑپوں کے باعث گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے، صوبہ انبار میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ دھماکے سے پھٹ گئی جس کے نتیجے میں 3 افراد زخمی ہوگئے، ایک کی حالت تشویشناک ہے، میڈیا رپورٹ کے مطابق جنگ زدہ شہر کرکوک میں الحویجہ کے مقام پر شہریوں کو نقل مکانی پر اکسانے کے الزام میں زندہ جلایا گیا۔ تفصیلات کے مطابق روسی میڈیا کے مطابق عراق کے جنگ زدہ شہر کرکوک میں الحویجہ کے مقام پر شہریوں (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

صیہونی فورسز کی فلسطینی لڑکی زندہ جلانے کی کوشش، ایک شہری شہید، 13 زخمی

20 گھر مسمار — 14 گرفتار

لڑکی رام اللہ میں بکریاں چرا رہی تھی، فلسطینی نوجوانوں نے موقع پر پہنچ کر لڑکی کو بچالیا، انتہا پسندوں کے جانوروں پر بھی چاقوؤں اور چھری سے حملے، متعدد زخمی

فلسطینیوں کو بے گھر کرنے کی ظالمانہ صیہونی پالیسی میں 40 فی صد اضافہ، اسرائیلی فوج ٹینکوں اور بلڈوزروں کے ساتھ غزہ میں داخل، آبادی اور کھیتوں پر فائرنگ

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) فلسطین میں انتہا پسند صیہونیوں نے فلسطینی لڑکی کو زندہ جلانے کی کوشش، نوجوانوں نے موقع پر پہنچ کر اسے بچا لیا جبکہ قابض اسرائیلی فورسز کی فائرنگ سے ایک شہری شہید جبکہ 13 زخمی ہوگئے، فورسز نے کریک ڈاؤن کے دوران 14 فلسطینی شہریوں کو گرفتار کرلیا، دوسری جانب اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کو بے گھر کرنے کی صیہونی پالیسی میں چالیس فیصد تک اضافہ ہوگیا ہے، آئے روز بے گناہ لوگوں کے مکانات مسمار کئے جارہے ہیں اور مسلمانوں سے ان کی چھت چھینی جارہی ہے، ادھر اسرائیلی فوج ٹینکوں اور بلڈوزروں کے ساتھ غزہ میں داخل ہوئی اور آبادی اور کھیتوں پر فائرنگ (باقی صفحہ 6 نمبر 3)



قندھار میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والے ٹینکوں سے دھواں بلند ہو رہا ہے

تاریخ میں پہلی بار درگاہ حضرت بل میں نماز جمعہ نہ ہوسکی، علی گیلانی کی وال چاکنگ مہم شروع، دیواروں پر گو انڈیا گو کے نعرے درج، شوپیاں ریلی میں 15 ہزار افراد کی شرکت

مجاہد جیش سمیت 20 کشمیری شہید، جھڑپوں میں 5 فوجی ہلاک

بھارتی فوجی املاک جلانے لگے — کرفیو توڑ کر ہزاروں کشمیری سڑکوں پر آگئے، 500 گرفتار

جیش محمد ﷺ کے مجاہد چوہدری ظہیر اکبر نے ضلع بارہمولا کے نوگام سیکٹر میں بھارتی فورسز سے دوران جھڑپ شہادت پائی، تعلق فارورڈ کہوٹہ آزاد کشمیر سے تھا، جھڑپ میں 2 قابض فوجی بھی واصل جہنم ہوئے

بھارتی فورسز کا مظاہرین پر پیلٹ گنوں کا استعمال، ضلع پہلگام میں درجنوں موٹر سائیکلیں جلادی گئیں، وادی میں شٹرڈاؤن ہڑتال، کرفیو کے باوجود احتجاجی مارچ جاری، اشیائے خوردونوش، ادویات کی قلت

کشمیریوں کا اقوام متحدہ فوجی مبصر دفتر کے سامنے دھرنا، قابض بھارتی فوجیوں کی گھروں میں گھس کر مار پیٹ، متعدد افراد زخمی ہوگئے، شوپیاں میں نوجوانوں کی موٹر سائیکل ریلی میں پاکستانی پرچم لہرائے گئے

کپواڑہ میں جھڑپ کے دوران 3 بھارتی واصل جہنم ہوئے، 5 شدید زخمی، ایک کی حالت تشویشناک، 2 مجاہدین کی شہادت کا بھارتی دعویٰ، مساجد کی ناکہ بندی کے باعث سڑکوں پر نماز جمعہ کی ادائیگی

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی فوجیوں نے تحریک آزادی کو کمزور کرنے کے لئے نئے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کردیئے، قابض فوج نے کشمیریوں کی املاک جلانے کا لگی، رواں ہفتے دہشت گردی فوجیوں نے 19 کشمیریوں کو شہید کردیا جبکہ جھڑپوں کے دوران مجاہد جیش محمد سمیت 3 مجاہدین شہید جبکہ 5 بھارتی فوجیوں کو واصل جہنم کیا گیا تحریک آزادی اور احتجاج میں روز بروز شدت بڑھ رہی ہے، بھارتی فورسز کی جانب سے مسلسل کرفیو کا سلسلہ جاری، ہزاروں کشمیری کرفیو توڑ کر سڑکوں پر آگئے، 500 سے زائد کو گرفتار کرلیا گیا، تحریک آزادی اور مظاہروں کو دبانے کے لئے تمام حریت قیادت کو گرفتار کرلیا گیا، تاریخ میں پہلی بار درگاہ حضرت بل میں نماز جمعہ نہ ہوسکی، مساجد کی ناکہ بندی کے باعث لوگوں نے سڑکوں پر نماز ادا کی، علی گیلانی کی وال چاکنگ مہم شروع، دیواروں پر گو انڈیا گو کے نعرے درج، شوپیاں ریلی میں 15 ہزار افراد کی شرکت، پاکستانی پرچم لہرائے گئے، بھارتی فوجیوں نے تقریب کو شرکاء کو گھیر کر پلیٹ گن مارے، وادی بھر میں بھارتی فوج کی تلاشی کارروائیوں اور مظاہروں کے دوران جھڑپوں میں متعدد کشمیری زخمی، کئی گرفتار کرلئے گئے، وادی میں شٹرڈاؤن ہڑتال، کرفیو کے باوجود احتجاجی مارچ جاری، اشیائے خوردونوش، ادویات کی قلت۔ کشمیریوں کا اقوام متحدہ فوجی مبصر دفتر کے سامنے دھرنا، قابض بھارتی فوجیوں (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

مرکز عثمانؓ و علیؓ میں رواں ماہ کا پہلا دورہ تربیہ، 50 افراد کی شرکت

دورہ میں امیر المجاہدین کے مرتب کردہ 40 دینی و اصلاحی معمولات کا اہتمام کرایا جاتا ہے

بہاولپور (القلم نیوز) جامع مسجد عثمان و علی رضی اللہ عنہما میں رواں ماہ کا پہلا دورہ تربیہ رواں ہفتے سے شروع ہوگیا، جس میں پچاس افراد شریک ہیں، اوران میں متعدد علمائے کرام بھی شامل ہیں۔ یہ دورہ تربیہ ہر ماہ میں دوبار جامع مسجد عثمان و علی بہاولپور میں منعقد ہوتا ہے، جس میں امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے مرتب فرمودہ چالیس دینی و اصلاحی معمولات کا اہتمام کرایا جاتا ہے جس میں شرکت (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

جہاد سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، مولانا استاد عبدالرشید

تحریک کشمیر سیاسی نہیں اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے، عارف والا میں خطبہ جمعہ سے خطاب

عارف والا (القلم نیوز) حضرت مولانا استاد عبدالرشید صاحب نے جہاد پر بیان میں فرمایا کہ اس سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، تحریک کشمیر سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

مقبوضہ کشمیر کے متعلق بھارتی وزیر خارجہ کا بیان محض سیاسی دیوالیہ پن ہے

سید علی گیلانی

حقائق مسخ کرنے میں بھارتی حکمرانوں کا کوئی ثانی نہیں، پورا کشمیر بھارت کا ہے تو وردی پوش بیساکھیوں کے بغیر گھوم کے دکھائیں

کشمیر بین الاقوامی سطح پر منظور شدہ مسئلہ ہے، بھارت سمیت دنیا بھر میں اب اسکی گونج سنائی دے رہی ہے، چیئرمین حریت کانفرنس

سری نگر (نیٹ نیوز) چیئرمین حریت کانفرنس سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے سشما سوراج کا بیان محض سیاسی دیوالیہ پن ہے انہیں تاریخ کا از سر نو مطالعہ کرنا چاہیے، فوجی طاقت کے بل بوتے پر نہتے کشمیریوں پر مظالم ڈھا کر فخر محسوس کرنے والے بھارتی حکمرانوں کو شرم آنی چاہیے، اگر کشمیر پورے کا پورا بھارت کا ہے تو وزیر خارجہ خود یا ان کا کوئی کارندہ وردی پوش بیساکھیوں کے بغیر گھوم پھر کے دکھائیں۔ اپنے ایک بیان میں انہوں (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

الرحمت کے تحت ملک کے 3 شہروں میں حج تربیتی کورسز کا انعقاد

شرکاء کا اظہار پسندیدگی

حج تربیتی کورسز کراچی، پشاور اور مردان میں منعقد ہوئے، بعض مقامات پر پروجیکٹر کے استعمال سے احکام سمجھنے میں بے حد سہولت ہوئی

کراچی میں مفتی منصور احمد صاحب، پشاور میں مولانا قادری محمد صادق اور مردان میں مولانا گلاب شاہ نے حج تربیتی کورسز پڑھائے

بہاولپور (القلم نیوز) الرحمت کے زیر انتظام ملک کے تین شہروں میں "حج تربیتی کورسز" کا انعقاد، شرکاء کی طرف سے بے حد پسندیدگی اور اظہار تشکرانہ۔ حج تربیتی کورسز کراچی، پشاور اور مردان میں منعقد ہوئے، کراچی جامع مسجد بطحاء میں معروف عالم دین مولانا مفتی محمد منصور احمد صاحب مدیر مرکز الجمیل الاسلامی اسلام آباد، پشاور جامع مسجد سنان بن سلمہؓ میں شیخ الحدیث مولانا قاری محمد صادق صاحب (جامعۃ الصابر، بہاولپور) اور مردان میں استاذ التفسیر مولانا گلاب شاہ صاحب نے حج تربیتی کورسز پڑھائے۔ یہ دورات بروز اتوار بتاریخ سات اگست منعقد کیے گئے تھے۔ کراچی میں یہ کورس ظہر سے عصر تک ہوا، جبکہ پشاور اور مردان (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

کشمیریوں نے بھارتی میجر، فوجیوں سے آزادی کے نعرے لگوادیئے

قاضی گنڈ میں میجر صدر اوقاف کمیٹی کا پتہ پوچھنے لگا تو نوجوانوں نے پکڑ کرلیا

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں ضلع اسلام آباد کے علاقے قاضی گنڈ میں بھارتی فوج کا میجر آزادی کے نعرے بند کرانے کے لیے آیا تھا لیکن آزادی کے حق میں نعرے لگا کر اپنی اور اپنے اہلکاروں کی جان چھڑوائی۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارتی فوج کی راشٹریہ رائفلز سے وابستہ میجر اپنے چند اہلکاروں کے ساتھ قاضی گنڈ کے گاؤں ویسو میں داخل ہوا اور لوگوں سے اوقاف کمیٹی کے صدر کا پتہ پوچھنے لگا۔ نزدیکی مسجد میں نماز عصر ادا کرنے والے لوگ مسجد سے باہر آگئے تو جذبہ آزادی سے سرشار نوجوانوں نے افسر سمیت فوجی اہلکاروں کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ فوجی میجر نے خطرہ محسوس کرلیا تو اس نے فوراً "ہم کیا (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

یمن، سعودی اتحادی فورسز کا فضائی حملہ، 20 حوثی باغی ہلاک

حملے کے بعد سڑک پر لاشیں بکھری ہوئی دیکھی گئیں، گاڑیاں بھی تباہ ہوئی ہیں، عینی شاہدین

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن میں سعودی اتحادی فوج کے فضائی حملے میں 20 باغی ہلاک ہوگئے۔ سیکورٹی فورسز اور علاقے کے رہائشیوں نے بتایا کہ سعودی اتحادی فورسز نے پورٹ سٹی موجا میں فضائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 20 حوثی باغی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ علاقے کے رہائشیوں کے مطابق حملے کے بعد سڑک پر متعدد لاشیں بکھری ہوئی دیکھی گئی ہیں جبکہ بڑی تعداد میں گاڑیاں بھی تباہ ہوئی ہیں۔

چین، ہیلی کاپٹر گر کر تباہ، پائلٹ زخمی

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین کے جنوب مغربی علاقے میں ہیلی کاپٹر تجرباتی آزمائشی پرواز کے دوران گر کر تباہ ہو گیا، حادثے میں پائلٹ زخمی ہوا، دیگر 3 مسافر محفوظ رہے۔ چین کے جنوب مغربی علاقے میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا، حادثے میں (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

قادیانی، بلوچستان، کشمیر کو اپنی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں انہیں ناکام بنانا فرض عین ہے

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس

آئین میں اسلامی دفعات، قادیانی بل سمیت قوانین میں ترمیم اور تعدیل کی گئی تو ہم اپنی جانوں کا نذرانہ تو پیش کردیں گے

ملک میں شرعی قوانین نافذ کیے جائیں، انڈین آرمی کی ظلم و بربریت اقوام عالم کے سامنے لائی جائے، مقررین کا خطاب

پشاور (القلم نیوز) قادیانی بلوچستان، کشمیر کو اپنی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں، انہیں ناکام بنانا فرض عین ہے، آئین میں اسلامی دفعات، قادیانی بل سمیت قوانین میں ترمیم اور تعدیل کی گئی تو ہم اپنی جانوں کا نذرانہ تو پیش کردیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مقررین نے پشاور میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ خیبر پختون خواہ کے زیر اہتمام 7 اگست کو سالانہ عظیم الشان انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس صدارت انٹرنیشنل ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا الکاندھلوی نے کی۔ مولانا الیاس قاسمی سمیت دیگر مقررین (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

بھارت میں 30 مدرسوں کا ہندو ٹرسٹ کا کھانا لینے سے انکار

کھانا بھیجنے والی تنظیمیں مدرسوں میں پڑھنے والے بچوں کے عقائد کو ٹھیس پہنچا سکتی ہیں

لاہور (نمائندہ امت) بھارتی ریاست مدھیہ پردیش میں تیس سے زائد مدارس نے ایک ہندو ٹرسٹ کا تیار کردہ دوپہر کا کھانا لینے سے انکار کردیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے بچوں کے عقائد پر ضرب پڑ سکتی ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق مدھیہ پردیش کے اجین علاقہ میں اسکولوں اور مدارس میں مڈڈے میل پہنچانے کا کام شری جگناتھ مندر اسکان فوڈ ٹرسٹ کرتا ہے جس کی وجہ سے اسلامی اسکولوں اور مدارس نے یہ کھانا لینے سے انکار کردیا ہے۔ بچوں کے گھر والوں نے بھی مدارس اور اسکولوں کی انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے بچوں کو مذکورہ ٹرسٹ کا کھانا نہ دیں۔ بچوں کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ اسکان ٹرسٹ مڈڈے میل بنانے کے بعد پوجا پاٹ کرتا ہے۔ اسکان کا ٹینڈر ختم ہونے کے بعد اب مڈڈے میل تیار کرنے کا کام دیواس کی (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

ایران میں 20 سنیوں کو پھانسی، 17 مزید کو دینے کی تیاری

حملوں کا الزام

انسانی حقوق کی تنظیموں کی شدید مذمت، جبری اعترافات پر لٹکانے کا الزام، اہل خانہ سے ملنے بھی نہیں دیا گیا، انسانی حقوق تنظیم

تہران (نیٹ نیوز) ایران نے مبینہ طور پر مسلح حملوں میں ملوث ہونے کے الزام میں 20 سنیوں کو پھانسی دے دی گئی جبکہ مزید 17 کو پھانسی دینے کی تیاریاں کی جارہی ہیں، سرکاری میڈیا کے مطابق تمام افراد کو گزشتہ منگل کو پھانسی دی گئی۔ ایران کا دعویٰ ہے کہ ان پر 2009 سے 2011 کے دوران خواتین و بچوں کو مارنے کا جرم ثابت ہوگیا تھا۔ ایران میں انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے گروہوں نے حکومت کی جانب سے دی گئی حالیہ پھانسیوں (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

دنیا بھر کے سکھوں کا بھارتی یوم آزادی کے بائیکاٹ کا اعلان

جدوجہد کشمیر کے حامی ہیں، 15 اگست بھارت کا یوم آزادی ہوسکتا ہے سکھوں کا نہیں

نیویارک (نیٹ نیوز) دنیا بھر کے سکھوں نے 15 اگست کو ہندوستان کی یوم آزادی کی تمام تقریبات کا بائیکاٹ کرنے کے علاوہ پنجاب کو خالصتان بنانے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ 15 اگست ہندو انتہا پسند قوم کا آزادی کا دن تو ہوسکتا ہے لیکن سکھوں کا نہیں، سکھ قوم ہندوستان سے اپنی آزادی (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

میانمار میں نامعلوم موذی امراض کے باعث 38 افراد ہلاک

ینگون: میانمار کے دو قصبوں میں نامعلوم موذی امراض کے باعث اڑتیس افراد ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق طبی حکام نے بتایا کہ نامعلوم موذی امراض کے باعث لاحیل (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

بھارت، سکول وین ٹرین کی زد میں آگئی، 7 بچے ہلاک

راولپنڈی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست اتر پردیش کے ضلع بھدوہی میں سکول وین کو ٹرین کی ٹکر کے نتیجے میں 7 بچے جاں بحق اور کئی زخمی ہوگئے۔

لیبیا میں کار بم دھماکے میں 22 افراد ہلاک، 20 زخمی ہوگئے

حملہ بن غازی میں خصوصی فوجی دستے پر کیا گیا، 3 دھماکے سے 3 منزلہ عمارت ملبے کا ڈھیر

بن غازی (نیٹ نیوز) لیبیا کے شمالی شہر بن غازی میں ایک کار بم دھماکے کے ذریعے فورسز پر حملہ کیا گیا ہے، جس میں 22 افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوگئے ہیں۔ فورسز کے ترجمان کے مطابق دھماکہ ضلع گوورشا کے رہائشی علاقے میں کیا گیا، جہاں حکومت اور باغی گروپ کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس دھماکے کی ذمے داری بن غازی انقلابی تحریک کی شوریٰ کونسل نے قبول کرلی ہے۔ اطلاعات کے مطابق حملے کے ذریعے ہنتار فورسز کے خصوصی فوجی دستے کے ایک اجتماع کو نشانہ بنایا گیا، جو لیبین نیشنل آرمی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں ایک 3 منزلہ عمارت بھی ملبے کا ڈھیر بن گئی۔

امریکہ، زیکا وائرس کے مزید 14 کیس سامنے آگئے، تعداد 1650 ہوگئی

دو خواتین اور 12 مرد شامل، وائرس سے نومولود بچوں کا دماغ بہت بری طرح متاثر ہوتا ہے

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست فلوریڈا میں زیکا وائرس کے مزید 10 کیس سامنے آگئے ہیں۔ صرف ایک ریاست میں متاثرین کی تعداد 14 ہوگئی ہے۔ متاثرین میں دو خواتین اور 12 مرد شامل ہیں۔ امریکہ بھر میں اب تک اس وائرس کے 1650 کیسز سامنے آچکے ہیں۔ زیکا سے متاثر لوگ تھوڑے سے بیمار دکھائی دیتے ہیں تاہم یہ نومولود بچوں کے دماغ کو بہت بری طرح متاثر کرتا ہے۔ نومولود بچوں میں اس مرض کی منتقلی کے خدشے کے پیش نظر عالمی ادارہ صحت نے رواں برس فروری میں زیکا وائرس کو عالمی سطح پر ایمرجنسی نافذ کی تھی۔

شکاگو میں پولیس خوف سے بھاگنے والے ملزم کو گولی مار کر ہلاک کردیا

شکاگو (نیٹ نیوز) جعلی پولیس مقابلے میں پولیس کے خوف سے بھاگنے والے ملزم کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج نے واقعے کا پول کھول دیا۔ لواحقین نے انصاف کی فراہمی اور تحقیقات کے لئے اسپیشل پراسیکیوٹر کی تعیناتی کا مطالبہ کردیا۔ شکاگو پولیس کا انکاؤنٹر جعلی ثابت ہوا۔ مبینہ طور پر گاڑی چوری کر کے بھاگنے والے ملزم کو گولی ماردی۔ زخمی کی تلاشی کے دوران صرف اسکریو ڈرائیور برآمد ہوا۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

صومالیہ، موغادیشو ائیرپورٹ پر 2 بم دھماکے، 8 افراد ہلاک

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالیہ کے دارالحکومت موغادیشو کے ایئرپورٹ کے قریب ہونے والے 2 بم دھماکوں کے نتیجے میں 8 افراد ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سیکیورٹی حکام کا کہنا ہے کہ ایک دھماکا موغادیشو میں واقع اقوام متحدہ کے سیاسی دفتر کے قریب ہوا۔

جرمنی میں ترک سیاسی پناہ گزینوں کی تعداد میں اضافہ

برلن (نیٹ نیوز) رواں برس کی پہلی ششماہی کے دوران سترہ سو ترک شہریوں نے جرمنی میں پناہ کے لیے درخواستیں جمع کرائی ہیں، جو گزشتہ تمام برس کے دوران جمع کرائی جانے والی درخواستوں کے برابر ہیں۔ جرمنی میں مہاجرت اور تارکین وطن کے وفاقی دفتر کے مطابق ان میں زیادہ تر ترکوں کا تعلق جنوب مشرقی کرد علاقوں سے ہے، جہاں ملکی فوج اور کرد علیحدگی پسندوں کے مابین جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

روسی ہیلی کاپٹر گرانے پر ادلب میں کیمیائی ہتھیاروں سے حملہ، 50 شہید

خواتین اور بچوں سمیت 33 افراد متاثر، زہریلی گیس بشار حکومت نے ہیلی کاپٹر سے پھینکی، حلب میں دوران لڑائی 2 ایرانی ہلاک

دمشق، تہران (نیٹ نیوز) عوامی فوج کے حملے میں روسی ہیلی کاپٹر گرانے کے بعد ادلب میں شامیوں پر کیمیائی ہتھیاروں سے حملے کیے جارہے ہیں۔ بشار الاسد اور روسی فوجیوں کی بمباری میں 50 افراد شہید ہوگئے، شہید ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ٹاکسک نامی گیس سے ادلب کے علاقے سرقب میں خواتین اور بچوں سمیت 33 افراد متاثر ہوئے ہیں۔ حلب میں ایرانی فوج کے 3 افسران ہلاک ہوگئے ہیں۔ کیمیائی حملے کے بعد امدادی رضاکار متاثرین کو آکسیجن ماسک کے ذریعے سانس لینے میں آسانی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عوامی فوج نے حملے سے ایک روز قبل روس کا ایم آئی 8 ہیلی کاپٹر گرایا تھا۔ شامی اپوزیشن اتحاد کے مطابق بشار حکومت نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے خطرناک گیس کے پیکٹ پھینکے ہیں۔ اس سے قبل بھی ادلب میں کیمیائی (باقی صفحہ 6 نمبر 15)



www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

حلب سے بشاری افواج کی پسپائی
اہل ایمان کے لیے روشنی کی کرن

حلب ملک شام کے اہم ترین شہروں میں سے ہے اور ابتدائی صدیوں سے لے کر اب تک سنی مسلمانوں، بڑے بڑے اہم علم اور جہادی قائدین اس شہر سے تعلق رکھنے والے رہے ہیں۔ بشارالاسد کے باپ حافظ الاسد کے دور میں بھی اس کی افواج نے اس شہر کے باسیوں پر زندگی تنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور یہاں کے علماء ومشائخ اور دین پسند حلقوں کی زندگی بالکل ہی اجیرن بنادی تھی چنانچہ ان کے دور میں سینکڑوں اہل علم اور ہزاروں مسلمان گھرانے وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کیے گئے جن میں سے ایک بہت بڑی تعداد اب تک اپنے وطن سے دور ہجرت کی زندگی بسر کررہے ہیں

بشارالاسد کی ظالم افواج نے بھی اپنے پیش روؤں کے راستے پر چلتے ہوئے اس شہر کو اپنے مظالم کا خصوصی ہدف بنایا اور زمینی حملوں کے ساتھ ساتھ فضائی حملوں سے بھی وہاں خوب آگ برسائی گئی، عام آبادیوں، ہسپتالوں اور بازاروں تک پر فضائی بمباری کرکے لاتعداد بے گناہوں کو خاک وخون میں تڑپایا گیا، بچوں کو خصوصی ٹارگٹ کرکے نسل کشی کے بدترین جرائم کا ارتکاب کیا گیا۔ بشاری افواج نے درندگی کی تاریخ رقم کرنے میں مثالیں قائم کیں، روسی افواج اور ان کی فضائی طاقت الگ سے ان کی پشت پناہی کرکے بے گناہ عوام کی زندگی اجیرن بنانے میں لگی رہیں، بشاری افواج اتنی ظالم اور بدبخت ہیں کہ ان کی قبیح حرکتوں کے سامنے انسانیت شرمندہ ہوجاتی ہے۔ بشاری افواج کے یہی مظالم کا سلسلہ تھا کہ کئی مہینوں سے حلب کے عوام کے بھوک، پیاس اور فضائی بمباری سے مارنے کے لیے اس شہر کا مکمل محاصرہ کیا ہوا تھا، بیرونی امداد کے راستے مکمل بند تھے، انسانی ضرورت کے سامان کی ترسیل پر مکمل پابندی تھی، قریب تھا کہ تاریخ کا خطرناک ترین انسانی المیہ رونما ہو۔

اسی دوران وہاں موجود مجاہدین اور وہاں کے نونہال جانبازوں نے بہترین عسکری حکمت عملی کے ساتھ اس محاصرے کو توڑنے کا فیصلہ کیا اور جس محاصرے کے توڑنے میں مہینے کی مدتوں کا اندازہ تھا، وہ ہفتوں میں انجام پذیر ہوگیا، چنانچہ مجاہدین کی کامیاب کارروائی کے نتیجے میں اس وقت حلب کا ایک حصہ آزاد ہوچکا ہے، وہاں کا محاصرہ ٹوٹ چکا ہے، حلب اور ادلب کے درمیان کا راستہ کھل چکا ہے، اور اب مجاہدین دوسرے حصے کا محاصرہ توڑنے میں مشغول ہیں جس کے بعد حلب اور دمشق کے درمیان کا راستہ بھی کھل جائے گا اور یہ وہ صورتحال ہے جس کے بعد بشاری افواج اور اس کے حامی جنگجوؤں کے ہاتھ بالکل خالی رہ جائیں گے اور اس صورت میں ان کے پاس فرار کے سوا بظاہر کوئی راستہ نہیں بچے گا۔ اسی لیے اب وہاں روسی افواج نے فضائی بمباری کا سلسلہ شروع کرکے عوام کے چیتھڑے اڑانے شروع کردیے ہیں لیکن یہ سب ظالم بہرحال ناکام ہوں گے۔

یہ صورتحال اہل ایمان کے لیے بہت خوش آئند ہے اور ہم اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ بشارالاسد، اس کی ظالم افواج اور اس کے حامی ظالموں کو انجام بد سے دوچار کرے اور وہاں کے مظلوم عوام کو آزادی اور اسلامی عدل وانصاف کی حکومت نصیب فرمائے۔

حج کی آسان ومفید ترتیب (۲)

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

(گزشتہ سے پیوستہ)

اگر عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہو تو اس حالت میں مسجد کی حدود میں داخل نہ ہوسکنے کی وجہ سے ان ایام کے بعد بھی طواف کرسکتی ہے۔ اور تیسرا طواف جسے طواف وداع یا صدر کہتے ہیں واجب ہے حج سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے۔ اگر عورت حیض ونفاس میں ہو تو معاف ہوجاتا ہے۔

(6) مطاف: خانہ کعبہ کے ارد گرد وسیع احاطہ جہاں طواف کیا جاتا ہے۔ مطاف کہلاتا ہے۔

(7) مسجد حرام: خانہ کعبہ کے چاروں طرف جو شاندار مسجد ہے اس کا نام مسجد حرام ہے۔ اس میں ایک نماز پر لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(8) چار رکن: خانہ کعبہ کے چاروں بیرونی کونوں کو رکن کہا جاتا ہے۔ شرقی وجنوبی کونہ جس میں حجرہ اسود (سیاہ پتھر) نصب ہے کو رکن اسود کہا جاتا ہے۔ جنوب غربی کونے کو رکن یمانی کہا جاتا ہے۔ شمالی جنوب کونے کو رکن شامی کہا جاتا ہے اور شمالی مشرقی کونے کو رکن عراقی کہا جاتا ہے۔

(9) استلام: اس سے مراد طواف کے ہر چکر کے شروع میں حجر اسود کو چومنا ہے اور اگر چومنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا لاٹھی سے چومنے کا اشارہ کرکے اسے چوم لینا ہے۔

(10) ملتزم: خانہ کعبہ کی شرقی دیوار میں دروازہ ہے۔ دروازہ اور حجرہ اسود کے درمیان دیوار کے حصے کو ملتزم کہتے ہیں اس حصہ سے لپٹنا اپنے رخسار سینہ وغیرہ اس کے ساتھ لگانا بڑی برکت کا باعث ہے۔ یہ عمل طواف کے بعد کرتے ہیں۔

(11) مستجار: ملتزم سے بالمقابل غربی دیوار کا بیرونی حصہ مستجار کہلاتا ہے۔

(12) مستجاب: خانہ کعبہ کی جنوبی دیوار مستجاب کہلاتی ہے یہاں دعا کرنے پر ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(13) حطیم: خانہ کعبہ کے شمال میں قوسی شکل میں کچھ جگہ ہے یہ جگہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے لیکن اس پر چھت نہیں اسی جگہ میں خانہ کعبہ کا پرنالہ جسے میزاب رحمت کہتے ہیں گرتا ہے۔

(14) رمل: عمرہ کے طواف اور حج کے طواف قدوم یا طواف فرض میں پہلوانوں کی طرح شانے ہلا ہلا کر تیز اور چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا بشرطیکہ کسی کو اذیت نہ پہنچے رمل کہلاتا ہے۔

(15) اضطباع: طواف سے پہلے احرام کی چادر کا ایک پلہ بائیں کندھے پر آگے کی طرف ڈالنا اور دوسرا پلہ دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے کے اوپر والی جانب ڈال دینا اضطباع کہلاتا ہے۔

(16) سعی: اس سے مراد صفا ومروہ دو پہاڑوں (جو کہ خانہ کعبہ کے جنوب میں واقع ہیں) کے درمیان سات چکر لگانا ہے صفا سے مروہ جانا ایک چکر ہے اور مروہ سے واپس صفا آنا اسی طرح سات چکر سعی ہے جو عمرہ وحج دونوں میں واجب ہے۔ سعی کے ہر چکر میں صفا ومروہ کے درمیان دو سبز لائٹوں والے مقامات کے درمیان مرد کے لئے دوڑنا واجب ہے۔

(17) حلق وتقصیر: حلق کا معنی ہے سر کے بال استرے وغیرہ سے مونڈنا اور تقصیر کا معنی ہے بال چھوٹے کرنا۔ عمرہ میں سعی مکمل کرنے کے بعد مرد کے لئے حلق یا تقصیر واجب ہے لیکن عورت کے لئے ایک پورے کے برابر بال کاٹنا کافی ہے۔ حج میں 10 ذوالحج کو قربانی کے بعد حلق وتقصیر واجب ہے۔ حلق وتقصیر ہی سے احرام کی حالت ختم ہوتی ہے۔

(18) منی: یہ مقام خانہ کعبہ سے مشرق کی جانب ساڑھے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ دو پہاڑیوں کے درمیان کھلا میدان ہے اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی فرمائی تھی۔ اس میدان میں شیطان نے انسانی صورت میں متشکل ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ تو آپ نے اسے کنکر مارے چنانچہ یہاں تین جمرے (ستون) تعمیر کرا دیے گئے ہیں۔ جنہیں حاجی کنکریاں مارتے ہیں مشہور مسجد خیف بھی اسی میدان میں ہے۔ اور مسجد خیف کے ساتھ والا جمرہ، جمرہ اولی ہے۔ حاجیوں کے لیے آٹھ ذوالحج کو منی میں پہنچ کر ظہر سے فجر تک پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہیں اور دس، گیارہ اور بارہ ذوالحج کو منی میں ٹھہرنا بھی مسنون ہے۔ رمی سے مراد تین جمروں (ستونوں) کو کنکریاں مارنا ہے۔ 10 ذوالحج کے دن صرف جمرے کو سات سات کنکریاں ماری جاتی ہے۔ پہلے روز کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاتی ہیں اور باقی ایام میں زوال کے بعد۔

(19) مزدلفہ: یہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک کشادہ میدان ہے۔ جو کہ منی سے تقریبا تین میل آگے ہے اسی میدان میں حضرت آدم وحوا علیہا السلام کی توبہ قبول ہونے کے بعد ملاقات ہوئی تھی 9 ذوالحج کو حجاج میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ آتے ہیں اور عشاء کے وقت میں نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھی جاتی ہیں اور نماز فجر اندھیرے میں پڑھکر اس میدان میں کچھ وقت ٹھہرنا واجبات حج میں سے ہے۔

(20) قزح / مشعر حرام: مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان خاص جگہ کا نام مشعر حرام اور قزح ہے اور سارے مزدلفہ میدان کو بھی مشعر حرام کہا جاتا ہے۔

(21) وادی محسر: یہ وہ مقام ہے جہاں ابرہہ یمن جب وہ خانہ کعبہ گرانے کے لئے ہاتھیوں کے ساتھ حملہ آور ہوا ٹھہرا تھا۔ حکم ہے کہ حجاج یہاں نہ ٹھہریں اور اس منحوس جگہ سے تیزی سے گزر جائیں۔

(22) عرفات اور جبل رحمت: مزدلفہ سے مزید 3 میل آگے جبل عرفہ کے دامن میں وسیع وعریض میدان کا نام عرفات ہے۔ اس میدان میں 9 ذوالحج کے روز دوپہر کے بعد کچھ وقت ٹھہرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ اس میدان میں حجاج نماز ظہر اور نماز عصر اکٹھی وقت ظہر میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اسی مقام پر ایک پہاڑ جبل رحمت ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے وقوف فرمایا تھا۔ اسے موقف اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پہاڑ سطح ارض سے تین سو فٹ اور سطح سمندر سے تین ہزار فٹ اونچا ہے۔ میدان عرفات کے ایک کنارے پر مشہور مسجد نمرہ بھی واقع ہے۔ یہ مسجد مشہور نالے عرنہ کے بھی کنارے پر ہے۔ اس نالے میں وقوف عرفہ ممنوع ہے۔ (جاری ہے)

پیارا چھوٹا بھائی عبدالصمد شہیدؒ، مسکراتا یار بھائی احتشام شہیدؒ (آخری قسط)



مولانا محمد عارف

کمانداں صاحب نے سختی سے انکار کیا اور کہا کہ ان کا پورا گھرانہ معتمد ترین گھرانہ ہے، مجاہدین کا خوب ہمدرد ہے، بھائی عبدالصمد شہیدؒ جب اس بچے سے پوچھتے کہ ان آلات سے آپ کیا کرتے ہیں تو وہ کہتا کہ یہ سب تو کھیل کود والے لیزر ہے اصل نہیں۔ کمانداں کو جب بار بار ان تین ساتھیوں نے اطلاع کی یہ بچہ مشکوک ہے تو وہ انکار ہی کرتا رہا کہ یہ معتمد لوگ ہیں، ہمدرد ہیں، بڑے بڑے ذمہ داروں سے ان کے والد صاحب کے تعلقات ہیں۔ تو بھائی نے کہا کہ ہم تینوں جماعتی ساتھیوں نے ایک دن خود ہی کاروائی کرکے اس بچے کو باندھ کر اندر والے کمرے میں پٹائی کی تو اس نے راز اگل دیا اور کہا کہ ہم سب جاسوس ہیں۔ اب گھر والے بچے کو ڈھونڈنے ان کے پاس آئے تو ان تینوں نے کہا کہ ہم نے تو اس بچہ کو پیسہ دے کر بازار چیز لانے بھیجا مگر اب تک نہیں آیا۔ ہم خود انتظار میں ہیں، شام کو جب ہمار کمانداں صاحب آئے تو ہم نے بچے کی پٹائی کی اور راز اگلنے کا قصہ سنایا تو سخت حیرت میں مبتلا ہوئے اور بہت تعجب ہوا اور غصہ ہوئے کہ ہم نے ان پر کتنا اعتماد کیا اور یہ لوگ جاسوس تھے۔ رات اندھیرے میں بچہ کو طالبان اپنے مرکز میں خفیہ طریقے سے لے گئے۔ بچہ کے رشتہ دار بہت پریشان تھے کہ بچہ کدھر چلا گیا اور گھبراہٹ ان پہ طاری تھی منافق ایسے ہی ہوتے ہیں، اگلی رات مشورہ کے بہانے طالبان جاسوس ابا کو بھی لے گئے، پورا گھرانہ جاسوس تھا۔

بھائی عبدالصمد شہیدؒ سے کمانداں صاحب بڑے خوش ہوئے کہ اللہ پاک نے طالبان کے بڑے بڑے حضرات کو اس منافق کی خباثت سے محفوظ کیا۔ چند ماہ قبل جامعۃ النور میں ایک بار بھائی نے جمعہ کی صبح مجھ سے کہا کہ آج شب خوب دعاء کی اور آیۃ الکرسی وغیرہ کی تلاوت کی کہ یا اللہ مجھے حق راستے پر چلادے۔ دعا اس لئے کی کہ بعض رشتہ دار تنگ کرتے تھے اور جہاد میں نہ جانے دیتے تھے۔ تو بھائی نے کہا کہ رات خواب میں، میں نے دیکھا کہ ایک سیدھا راستہ ہے اس پر رواں دواں ہوں میں نے غیبی آواز سنی کہ دائیں بائیں مت دیکھنا بالکل سیدھے چلو آگے جا کر ایک خوبصورت دروازہ خودکار طریقے سے کھلا اور میں اندر داخل ہوا وہاں ایک باغ تھا جو سیبوں، انگوروں، کھجوروں کے درختوں سے بھرا پڑا تھا اور ان درختوں کی شاخیں پھلوں کے بوجھ سے نیچے زمین تک جھکی ہوئی تھی اور درمیان میں حسین خوبصورت لڑکیاں ہیں وہ سب کہہ رہی ہیں کہ ہم سب آپ کی خدمت گار ہیں آپ یہاں رہنا، یہ آپ کی جگہ ہے آپ کسی قسم کا کام مت کرنا اس دوران میں نے زمین سے ایک کھجور اٹھائی تو فورا ایک لڑکی آئی اور مجھ سے وہ لیکر کہنے لگی آپ کام نہ کریں ہم حاضر ہیں اور اس باغ میں آپ کے علاوہ کسی کو داخلے کی اجازت نہیں۔

بندہ نے بھائی عبدالصمد شہیدؒ کو کہا کہ آپ کو بالکل جنت کا راستہ بتلایا گیا ہے، خوب جہاد کرنا۔ دو ماہ قبل تربیہ کیا اس میں ان کے دوست زاہد شہیدؒ جو بلمند میں شہید ہوئے تین چار بار خواب میں آئے حتی کہ ایک بار بعد ظہر اللہ پاک کے نام کے ذکر کے دوران اچانک ہاتھ ملایا اور ہاتھ کھینچ کر کہا یار آؤ دنیا میں کیا کررہے ہو بھائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میرے ہاتھ سے تسبیح بھی گرگئی اور حیران ہوا کہ یہ کیا ہوا اور خوب رویا اور ایک بار اس شہید نے ایک ہوٹل کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ ہوٹل پکا ہے ہوٹل میں بے حد حسین لڑکیاں تھی اور ساتھ کہا کہ ہوٹل سمیت یہ خوبصورت لڑکیاں سب ہمیشہ کیلئے تمہاری ہے، کئی مرتبہ حضرت شیخ صاحب حفظہ اللہ کی زیارت خواب میں ہوئی بھائی کو اور بھائی عبدالصمد شہیدؒ کی تشکیل فرمارہے ہیں۔ گذشتہ عید میں قاری عبدالعزیزؒ کی زیارت بھی ہوئی جو جامعۃ النور کے استاد بھائی عبدالصمد کے خالہ زاد بھائی تھے، بھائی کے ذریعے بندہ عارف اور دیگر موجود ساتھیوں کو سلام بھیجا بھائی عبدالصمد شہیدؒ اور بھائی احتشام شہیدؒ کے فراق سے دل پر زخم لگا ہے۔ یا الہ اس زخم کی دوا، علاج کیجئے اور مجھے بھی ان بھائیوں تک پہنچادیجئے۔

بندہ جب محاذ کی طرف روانہ ہوا قرارگاہ سے تو کئی دن گزر گئے تھے مگر والدہ سے عبدالصمد شہیدؒ کی تعزیت اور تسلی مبارک باد کی ہمت نہ تھی۔ بیٹے عامر کے موبائل نمبر پر ایک پیغام ارسال کیا تسلی بخش اور مبارکباد۔ بھائی دشمنوں سے انتقام کا تذکرہ بھی پیغام میں کیا۔ عامر نے بتایا کہ میں نے موبائل سے پیغام سنادیا مگر والدہ کہتی ہے کہ میں خود بات کرنا چاہتی ہو عامر نے فون ملایا تو والدہ نے ازخود بندہ کو مبارک باد دی تو دل خوش ہوا اور چند باتیں بندہ نے کی والدہ نے میری بحفاظت واپسی کی دعاء کی مگر میرے دل کو فقط شہادت کی دعا اچھی لگتی تھی۔ والدہ نے ہماری بڑی ہمشیرہ کا خواب سنایا کہ آج رات عبدالصمد شہیدؒ خواب میں آئے اور کہنے لگے کہ میں تم سب سے ناراض ہوں۔ ہمشیرہ نے کہا کہ کیوں ناراض ہو؟ تو کہنے لگے تم سب کیوں رو رہے ہو؟ میں تو بالکل خوش ہوں! راقم الحروف شوال میں محاذ سے جب واپس گھر کراچی پہنچا والدہ سے ملا فراق کی وجہ سے رونا تو آتا ہے کافی دیر ہم عبدالصمد شہیدؒ کا تذکرہ کرتے رہے اور مجھے والدہ کہنے لگی کہ میں نے دعا کی یا اللہ عبدالصمد تو چلا گیا تو میرے دوسرے بیٹے (بندہ راقم) کی حفاظت فرما وہ (بندہ) جب آجائے تو میرے دل کی تسلی کا باعث ہوگا اور مجھے عبدالصمد کی پرواہ نہ ہوگی۔ راقم الحروف بندہ عارف عرض کرتا ہے کہ بندہ نے امسال شہادت کی عجب انداز میں دعائیں کی مگر والدہ صاحبہ اور دیگر دوستوں رشتہ داروں کی بحفاظت دعائیں قبول ہوئی اور چند سانس اور مل گئے۔ ورنہ بندہ دشمنوں کے نرغے میں اچانک پھنس گیا تھا (اس کی کہانی، اللہ کی نصرت کا عجیب واقعہ کسی اور موقع پر ذکر کرونگا ان شاء اللہ) مگر پھر بھی شہادت اس سال نہ ملی۔ بس ہمارا کام ہے اپنے مال اور جان کو بازار جہاد میں اللہ کے سامنے پیش کرنا باقی مرضی اللہ کی چلے گی۔ آخر میں ایک خواب اور موصوف شہید عبدالصمدؒ کے وصیت نامہ پہ مضمون ختم کرونگا۔ (جاری ہے)

اللہ پاک راہ جہاد میں بندہ اور قارئین کو استقامت عطا فرمائے اور جب اللہ پاک کے سامنے حاضری ہو غیرت اور جرأت والی شہادت کے ساتھ ہو آمین۔ بندہ کو ایک خواب رشتہ دار خاتون نے سنایا کہ عبدالصمد نام کے ان کے ایک رشتہ دار جن کا پہلے انتقال ہوا تھا اور پردہ کے بڑے پابند تھے یعنی آنکھیں غیر محرم خواتین سے بچا کر ہمیشہ نیچے دیکھتا وہ عبدالصمد خواب میں آئے اور اسی انداز میں نیچے دیکھ رہے ہیں، اس دوسرے عبدالصمد نے کہا عبدالصمد شہیدؒ کا جو جھولا ہے وہ بہت خوبصورت اور اعلیٰ ہے ہمارے جھولوں سے اور جب عبدالصمد جھولتا ہے تو جنت کے اندر تک جاتا ہے اور وہاں کی معطر فضاؤں سے معطر ہوتا ہے اور جنت کے فضاؤں سے خوب راحت پاتا ہے۔

اب موصوف شہید عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصیت نامہ پڑھتے ہیں۔ وصیت نامہ سے قبل شہید کی کرامت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ عبدالصمد شہیدؒ جب دیگر دو ساتھیوں کے ساتھ ڈرون حملے میں شہادت پا گئے تو اس کے بعد ان کے محاذ جنگ کے عینی شاہد نے بتایا کہ رات کے وقت جب ان ساتھیوں پر ڈرون حملہ ہوا تو بھائی نعمان نے دوسرے ساتھی سمیت ایک نور روشنی دیکھی جو آسمان سے آئی اور پھر اوپر روشنی چلی گئی آسمان کی طرف۔ اور ہم اس نور کو دیکھتے رہے کہ آسمان کی طرف جاتا رہا اور غائب ہوا چند سال قبل ہمارے والد صاحب عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ جب وفات پاگئے تو کسی کو خواب میں آئے کہ سب سے پہلے مجھ سے عبدالصمد ملے گا اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ عبدالصمد ہم سب میں ابا جان کے پاس سب سے پہلے چلے گئے۔ اللہ پاک ہمارے سب رشتہ داروں کو عبدالصمد شہیدؒ کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔ اب پہلے عمومی وصیت نامہ اور پھر رشتہ داروں کے نام خصوصی وصیت نامہ ذکر کیا جائے گا۔

عمومی وصیت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تمام دوست واحباب خصوصاً (مولانا) ساجد بھائی اور استاذی مکرم محمد نور صاحب کو تہہ دل سے سلام.... تمام دوست واحباب کو میری شہادت مبارک ہو.... اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس مقدس ذات نے آپ کے گناہ گار دوست کو اپنے پیارے راستہ میں نکال کر اُس عظیم موت میں اپنے ہاں بلایا ہے جس موت کیلئے قائد المجاہدین نبی السیف صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تمنا فرمائی ہے۔ تو اس سے بڑی خوش نصیبی میرے لئے کیا ہوسکتی ہے کہ اتنی عظیم موت (شہادت) میں اللہ رب المجاہدین والمستضعفین نے اپنے ہاں بلایا ہے... میں نے جہاد کے عظیم راستہ میں جو اللہ کی مدد ونصرت کو اترتے ہوئے دیکھا ہے اور جو لذت میں نے محسوس کی ہے اُسے دیکھ کر میری خواہش ہے کہ آپ دوست واحباب بھی اس عظیم راستہ (جہاد) میں نکل کر وہ مدد ونصرت کو اترتے ہوئے بھی دیکھیں اور وہ لذت بھی محسوس کریں جو مجھے نصیب ہوئی اور بالآخر اس راستہ میں ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عزت کے دشمن اور قرآن مقدس پر کلاشنکوف سے گولیوں کا برسٹ چلانے والوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہادت پاکر میرے پاس پہنچیں۔ بس میں آپ کے انتظار میں رہوں گا کہ کون سب سے پہلے میرے پاس پہنچتا ہے۔ آخر میں میری سب دوست واحباب سے گذارش ہے کہ جو مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو اللہ کی رضاء کیلئے مجھے معاف فرمادیں اور میری شہادت کی قبولیت کیلئے بھی دعا کریں۔

خصوصی وصیت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تمام گھر والوں، قریبی دوست واقارب خصوصاً والدہ محترمہ کو تہہ دل سے سلام!!!

امید ہے کہ آپ سب لوگ خیر وعافیت سے ہونگے۔ یقیناً آپ لوگ میری شہادت کی خبر سن کر بہت افسردہ ہونگے کیونکہ جدائی چیز ہی ایسی ہے جو بڑے بڑے دلوں کو رُلا دیتی ہے لیکن یہ دنیا فانی ہے ہر کسی نے ایک نہ ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہی ہے تو اس سے بڑی خوش نصیبی آپ کے لئے کیا ہوسکتی ہے کہ آپ کا بیٹا، بھائی یا دوست اُس پیاری اور محبوبہ موت میں شہید ہوکر اللہ تبارک وتعالی کے پاس پہنچا ہے جس موت کیلئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح اپنے مبارک فرمان میں تمنا فرمائی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

تو اتنی اعلیٰ مرتبہ والی موت میں آپ کا عزیز اللہ تعالی کے پاس پہنچا ہے تو آپ کو اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اتنے پیارے راستہ میں مجھے موت آئی ہے۔ نہیں تو کسی ٹریفک حادثہ میں بھی مرسکتا تھا یا کسی اور جرم میں بھی مارا جاسکتا تھا۔ بس میری آپ حضرات سے گذارش ہے کہ آپ کو میری شہادت پہ رونے، غمگین ہونے کے بجائے صبر اور شکر کرنا چاہئے اور میری شہادت کی خبر سن کر ہر کسی کو جہاد کے ساتھ کسی نہ کسی طرح وابستگی رکھنی چاہئے اور میری شہادت کی قبولیت کیلئے بھی سب کو دُعا گو ہونا چاہئے۔

اس کے بعد میں اپنے وارث حضرات سے وصیت کرتا ہوں کہ شبیر اللہ نامی بندے کا میرے اوپر 200 روپے قرض ہے جو مجھے ادا کرنا اس کو بھول گیا اور اب یاد آرہا ہے تو اس کو میری طرف سے 200 روپے ادا کردینا اور اس کے علاوہ اگر کسی اور بندہ کا مجھ پر قرض ہو تو وہ بھی ادا کردینا اور اگر میرے اوپر کوئی ناراض ہے تو میں اُس سے دل کی گہرائی سے معافی مانگتا ہوں، اللہ کی رضا کیلئے وہ مجھے معاف کردیں۔

اس کے علاوہ جو میری دولت ہو اس کو شرعی لحاظ سے تقسیم کرن اور کل رقم کا تہائی حصہ مجاہدین کیلئے وقف کردینا۔

والسلام

آپ کی دعاؤں کا طلبگار عبدالصمد

اے سرزمین شام کے شیرو!!

نشترِ قلم

زبیر طیب

Nishtareqalam@gmail.com

آہ پیارا حلب!!
جہاں پگھلے بارود کے سیسہ ملے زہرناک کھلونے
ماں کے پیٹ کے اندر، ننھے جسموں میں چھید کرتے
ہیں......
اور یوں جو پیدا نہیں ہوا، وہ مرجاتا ہے
کیا انسان احساس بھی کرسکتا ہے؟
کہ جب کسی بے چھوئے بے مولود ننھے گلابی جسم میں
ماں کے جسم سے گزر کر، ایک گولی سوراخ کرتی ہے
تو وہ بے مولود کیا احساس کرتا ہے؟؟
ماں کیا محسوس کرتی ہے؟
آہ!! تہذیب نو کے ہاتھوں وہ ہڑپ ہوگیا حلب!!
کہ جہاں ہر پچیس منٹ میں ایک زندگی ہار جاتی ہے
جہاں مریضوں سے پہلے......
مسیحا انجانی موت مرتے ہیں......
جہاں موت جتنی ارزاں ہے، اتنی آساں نہیں ہرگز!!
جہاں قدم دھرنے کو زمیں نہیں ہرگز......
سر پر آسماں نہیں ہرگز!!
گو کسے نہیں مرنا...... یوں مگر لیکن......؟
خون میں لتھڑ لتھڑ کر......؟
اور بارود میں بکھر بکھر کر......؟
لہو میں نچڑ نچڑ کر......؟
اور بارود کی بوچھاڑ سے چھلنی ہو ہو کر......؟
یہ تو بتاؤ آخر...... کہ جمہوریت کے راگ الاپنے والو!
تمھاری تہذیب کہاں حرامکاری کرتی ہے؟
تمھارا انصاف کہاں منہ کالا کرتا ہے؟؟
کہ گلابی بدنوں میں جب اتنی آنکھیں کھولی جاتی ہیں
کہ جتنا ان بدنوں میں لہو نہیں ہوتا......
جتنے انسانیت کے پاس اشک نہیں ہوتے......
تم تو کہتے تھے، یہ 2016ء کی دنیا ہے......
مہذب اور معراج انسانیت کی دلیل دنیا......
وحشت، سفاکیت اور چنگیزیت کے ڈریکولائی سیاہ
دور کو برباد کرچکی دنیا!!
کہ جہاں حقوق ہوتے ہیں
سفاک درندوں کے بھی، خونخوار حیوانوں کے بھی،
بے آباد جنگلوں کے بھی، آلودہ مکھیوں کے بھی،
نابکار مچھروں کے بھی، پلید کتوں کے بھی،
اور ناپاک سوروں کے بھی
حقوق ہوتے ہیں، جو بڑے محفوظ ہوتے ہیں!!
کہ جن پر خراش آنا بھی ممکن نہیں ہوتا!!
کہ دنیا کا ضمیر اس پر نگہبان ہوتا ہے......
کیا تمھارے لب نہیں ہلتے؟؟
مجھے بتاتے کیوں نہیں آخر؟؟
کیا شامی انسان نہیں آخر؟
اے میرے پیارے شامی بھائیو!!
"تمہارے ساتھ جو کچھ ہورہا ہے ہم اس سے بے خبر
نہیں ہیں،،
"ہم ظلم وستم بھرے مناظر دیکھ رہے ہیں،،
"ہم تمہارا رونا، تمہاری چیخیں سن رہے ہیں،،
"اللہ کی قسم! ہم تمہارے دکھ پر غمگین ہیں،،
"تم پر آنے والی تکلیفوں کی شدت کو محسوس کررہے
ہیں،،
"اے کاش ہم تمہارے ساتھ ہوتے تو تمہاری
عزتوں کا دفاع کرتے کیونکہ تم ہماری عزت ہو"
"ہم اپنی روحوں کو اپنے بھائیوں پر فدا کردیتے
کیونکہ تم ہمارے ہی گھر والے ہو،،
"تم ہمارے پیارے ہو"
ایک مسلمان کبھی بھی یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ ایک
پاکباز عورت، پردہ میں لپٹی ہوئی کلی کو ناپاک فوجی تار
تار کردیں،،
بہنوں کے ان حالات سے باخبر ہونے کے بعد کیا
کوئی مسلمان ایسا ہوسکتا ہے جو سکون کی نیند سو
سکے؟؟
"یا جس کے آنسو نہ گرے ہوں؟؟
"یا وہ پرسکون زندگی گزارتا نظر آئے؟؟
"ہاں لیکن مگر ہمیں اللہ کی مدد ونصرت پر یقین ہے"
"اللہ نے واضح کردیا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزماتا
ہے تاکہ وہ ان میں سے گواہوں کو چن لے اور تاکہ
ان کی سچائی کو جان لے اور تاکہ سچوں کو جھوٹوں میں
سے الگ کرلے"
"کبھی ہمیں موت دے کر آزمایا جاتا ہے،،
"کبھی زخموں سے آزمایا جاتا ہے،،
"کبھی ہمیں فقیری دے کر آزمایا جاتا ہے،،
"اور کبھی ہمیں لوگوں کے ذریعے تکلیف میں ڈال کر
آزمایا جاتا ہے،،
"صبر کرو فتح آیا ہی چاہتی ہے"
"جب مشکل حد سے بڑھ جائے تو ختم ہو کر رہتی ہے"
"رات کا تاریک ترین حصہ صبح کے قریب ترین ہوتا
ہے"
ہمیں معاف کردینا اے پیارے شہیدو اور غازیو!!
بے شک ہم میں سے اکثر ایسے ہیں......
تمہارے چیخنے کی آوازیں ہم تک پہنچتی ہیں بغیر کسی
رکاوٹ کے......
لیکن ہم جانتے ہوئے انجان بن جاتے ہیں ایک
نامعلوم خوف ہمیں گھیرے رکھتا ہے......
ہمیں زندگی پیاری ہے......اور دنیا...... ہاں دنیا کی
وہی محبت جو اپنی پوری قوت کیساتھ اجسام سے روح
نکال کر دنیا بھر دیتی ہے......
کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ ہم بہت خوبصورت دنیا میں
مگن ہیں......
ہماری دنیا تو غربت، جھوٹ، مکر اور بے ایمانی سے
عبارت ہے جہاں کہیں بدامنی ہے کہیں بیماری
ہے......کہیں غربت کہیں لیڈروں کے دھوکے ہیں
تو کہیں کرپشن ہے...... کہیں فرقے ہیں تو کہیں
شخصیت پرستی ہے کہیں ظالمانہ جمہوریت ہے......
تمہارے سسکتے بلکتے، لہو میں تر اور گرد وغبار سے
لتھڑے کلیوں جیسے معصوم چہرے اس وقت میرے
سامنے پوری آب وتاب سے آن کھڑے ہوتے
ہیں جب ہم اپنے بچوں میں مشغول ہوتے ہیں......
انہیں آرام پہنچاتے ہوں......
یخ بستہ کمرے میں آرام دہ بستر پہ ان پہ گرم کمبل
ڈالتے ہیں......
تو سوچتے ہیں!!
تم نے کس جرم کی سزا پائی؟؟
کچھ جانتے ہو؟
کچھ معلوم ہے؟
خبر رکھتے ہو؟؟
آہ!! کہ تم امت مرحومہ کے جسد خاکی سے جڑے
ہوئے ہو......
وہ امت جو تمہیں بھلا چکی......
مگر چند غرباء کے سوا......
جو تم پہ مرمٹے، لٹ گئے مٹی کا پیراہن ہمیشہ کے لئے
اوڑھ چکے......
آسمان سے گرنے والا بارود جن کا مقدر ٹھہرا......
لیکن وہ ڈٹے رہے......
اگلی صفوں کھڑے رہے......
ہمیشہ کھڑے رہیں گے...... اپنی جانوں کے
ساتھ......دعاؤں کے ساتھ......آہوں اور سسکیوں
کے ساتھ......
یاد رکھو! میرے پیارے بھائیو اور بہنو!
فتح ہی تمہارا مقدر ہے۔ ان شاء اللہ
☆......☆......☆

کشمیریوں کا خون ظالموں کو بہالے جانے والا ہے

علی عمران شاہین

یہ سرینگر کا صدر ہسپتال ہے۔ اس کے وارڈ نمبر 6 میں داخل ہوتے ہی ایک 5 سالہ بچی زہرا ظہور کے رونے اور کراہنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ زہرا ظہور یہاں زیر علاج ہے۔ اس کی ایک آنکھ پر پٹی بندھی ہے تو جسم جگہ جگہ سے سوراخ زدہ ہے۔ زہرا کے والدین اپنی نور نظر کو تکلیف کا احساس کم کرنے کے لئے کھلونوں سے بہلاتے ہیں تو وہ ان میں مگن ہوکر ہنسنے بھی لگتی ہے۔ کسی نے پوچھا کہ زہرا! آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟ تو وہ بتانے لگتی ہے میں گھر سے نکل رہی تھی، سامنے دیکھا تو پولیس والے انکل بس سے نیچے اترے اور پھر انہوں نے ایک پٹاخہ چلا دیا۔ میں ڈر کر اپنی نانو کے پیچھے چھپ گئی مگر مجھے سارے جسم میں کسی چیز کے چبھنے کا درد ہورہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی میرا خون جگہ جگہ سے نکل رہا تھا اور میں خون دیکھ کر رو رہی تھی۔ پھر مجھے میرے امی ابو یہاں لے آئے کہ میں ٹھیک ہوجاؤں۔

اس ہسپتال کے وارڈ نمبر 16 میں 12 سالہ بچہ عمر نذیر پیٹ کے زخموں کی تکلیف سے چیخ رہا ہے۔ اس کی والدہ ہاتھوں میں پنکھا لئے اس کے زخموں پر بیٹھنے کی کوشش کرنے والی مکھیوں کو بھگانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ عمر نذیر بھی آزادی کے لئے مظاہروں کے دوران باہر نکلا تو فوج نے اسے سیدھا فائر مارا اور وہ خون میں لت پت ہوکر گر گیا تھا۔ یہاں ایک ایک بیڈ پر ایسے دو دو زخمی لیٹے ہوئے ہیں، تو کچھ ہسپتالوں کے فرش پر پڑے ہیں کہ جگہ نہیں۔ پھر یہاں اچانک شور وغوغا بلند ہوتا ہے۔ چیخ پکار اور آہ وزاری کے دوران لوگ جانیں بچانے بھاگتے بتاتے ہیں کہ ہسپتال پر بھی فوج نے حملہ کردیا ہے۔ فوج ہسپتال کی توڑ پھوڑ کرتی ہے، زخمیوں کے لواحقین کو بھی مار مار کر گرفتار کیا جاتا ہے تو کتنے زخمیوں کے جسموں سے لگی ڈرپس اتار پھینکی جاتی اور انہیں ہسپتال کے بستر سے اٹھا کر اور دھکے مار کر فوجی گاڑیوں میں ڈالا اور تھانوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہی کچھ ہسپتال کے ڈاکٹروں اور دیگر عملے سے ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی اپنے کام میں مصروف ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود مقبوضہ کشمیر کے کونے کونے سے آزادی کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ بھارت کو کیا معلوم تھا کہ 8 جولائی کے روز مجاہد کمانڈر برہان مظفر احمد وانی کو شہید کرنے کا اس کا نعرۂ فاتحانہ اس کے لئے کتنی بڑی شکست اور رسوائی میں بدل جائے گا۔ مظلوم، مجبور، مقہور، زخموں سے چور اور محصور کشمیری قوم اس کے لئے ایک بار پھر ایسا لوہے کا چنا ثابت ہوئی کہ اسے نہ نگلا جاسکے، نہ چبایا جاسکے اور نہ تھوکا جاسکے۔ بھارت کو شاید یاد نہیں کہ یہ وہی کشمیری قوم ہے جس نے اسی ماہ جولائی کی 13 تاریخ 1928ء کو بھی ایک ایسی داستان رقم تھی جو آج تک لازوال ہے۔

کشمیری ڈوگرہ راج سے نجات کے لئے سرینگر میں برسر احتجاج تھے کہ نماز ظہر کا وقت ہوا۔ کشمیر کے باہر سے آیا ایک نوجوان عبدالقدیر اذان کے لئے کھڑا ہوا۔ اس نے زبان سے اللہ اکبر کا لفظ ادا کیا ہی تھا کہ وہ ڈوگرہ فوج کی گولیوں کا نشانہ بن کر نیچے گر گیا، اس کے جسم سے خون کے فوارے پھوٹے اور جام شہادت نوش کرگیا۔ اس کا گرنا تھا کہ اس کے پیچھے ایک کشمیری نوجوان کھڑا ہوا اور اس نے وہیں سے اذان شروع کی جہاں سے عبدالقدیر سے چھوٹی تھی۔ اس کے اللہ اکبر کے الفاظ ادا ہوتے ہی اسے بھی گولی ماردی گئی، وہ گرا۔ کچھ نے اس کی تڑپتی لاش اٹھائی تو ایک اور کشمیری نوجوان نے اس کے چھوڑے الفاظ سے اذان دینی شروع کی۔ یوں کرتے کرتے 22 کشمیری نوجوانوں نے جانیں دے دیں لیکن اذان مکمل کرکے چھوڑی۔ اس قربانی سے ڈوگرہ راج کے اقتدار کی بنیادیں تو ہل گئیں لیکن انگریز کی بدمعاشی کے باعث آزادی نہ مل سکی۔ یہ دن تاریخ مسلم کا ایک منفرد و یکتا دن ہے۔ یہ دن یوم شہدائے کشمیر کہلاتا ہے۔ اسی ماہ جولائی میں کشمیری قوم نے عیدالفطر پاکستان کے ساتھ منانے کا اعلان کیا۔ 2 دن بعد اسلام آباد میں ہر دلعزیز کشمیری نوجوان برہان مظفر وانی اپنے دو ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کرگیا تو اس کی اس قربانی نے بھارت کے ایوان ہلا دیے۔

بھارت کی 10 لاکھ مسلح افواج کا کرفیو بھوک پیاس سے تڑپتے کشمیری ماؤں اور بچوں نے خون کے دریا بہا کر مذاق بنا دیا۔ گولیوں کی برساتیں بھوکے پیاسے کشمیریوں کو گھروں میں قید نہ کرسکیں مقبوضہ کشمیر کے در و دیوار پر ہر جگہ ایک جیسے ہی نعرہ درج ہے گو انڈیا گو بیک، وی وانٹ فریڈم ہم کیا چاہتے؟ آزادی، لے کے رہیں گے آزادی، زندہ ہے، برہان زندہ ہے یہ کون ہے؟ یہ کشمیر کا ایک پانچ سالہ بچہ ناصر خان ہے جسے پلوامہ سے سرینگر علاج کے لئے لایا گیا ہے۔ اس کی آنکھ اور سر پر پٹی بندھی ہے، اسے بھارتی فوج نے ایک ایسا فائر مارا ہے جس میں سے سوئیاں نکلی ہیں اور وہ سوئیاں اس کے سر اور آنکھوں میں گھس گئی ہیں لیکن اس کی دوسری آنکھ میں آنسو نہیں، آزادی کا عزم ہے۔ اس ہسپتال میں 5 سال سے لے کر 15 سال تک کے بچوں کا ایک ہجوم ہے جو ہسپتالوں میں پڑا ہے اور اب ان کی آنکھوں میں روشنی نہیں، خون ہے۔ ہسپتال کے باہر یعنی گھروں بازاروں میں موجود کشمیری اور ان کے بچے کیا نہیں جانتے کہ اگر وہ گھر سے نکلے بلکہ گھر کی کھڑکی سے بھی باہر جھانکا تو موت کا شکار نہ ہوئے تو پیلٹ گن کا شکار ہوکر زندہ رہنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے لیکن آخر انہیں کون ہے کہ جو انہیں یوں باہر نکلنے اور لہولہان ہونے پر مجبور کررہا ہے۔ یہ دیکھئے، یہ کشمیری نوجوان نہیں، چھوٹے چھوٹے بچوں کا ایک ہجوم ہے جنہوں نے پاکستان سے رشتہ کیا؟ لا الہ الا اللہ، کشمیر اور پاکستان ایک دل ایک جان، ہم سب برہان ہیں کے پوسٹر اٹھا رکھے ہیں۔ ان کے چہروں پر تو کپڑا بھی نہیں کرلے انڈیا جو کرنا ہے اور یہ فوج کے خلاف نعرے لگاتے برسر میدان آتے ہی جا آرہے ہیں۔ ان پر زہریلی گیسیں چلتی ہیں، طرح طرح کی بندوقوں سے آگ برستی ہے، خون بکھرتا ہے، یہ گرتے ہی سنبھلتے ہیں، ایک دوسرے کو اٹھاتے، ہسپتال پہنچاتے ہیں اور باقی ماندہ اپنے زخمی جسموں، بھوکے پیٹوں اور سوکھے ہونٹوں، بھرے آزادی کے نعرے لگاتے میدان میں آجاتے ہیں۔ اگر آزادی کی اس تحریک کو یوں دبانا ممکن ہوتا تو 90 سال میں 6 لاکھ اپنے جگر کٹوانے کے بعد بھی یہ ویسے کے ویسے کھڑے لڑ نہ رہے ہوتے۔ خونیں برسات میں آخر کب تک سارا عالم اندھا بنا رہے گا؟ کب تک سارے بھارت کے ساتھ کھڑے رہیں گے؟ یقیناً وہ دن آنے والا ہے جب مظلوموں کے خون کا یہ سیلاب سارے ظالموں ہی کو بہالے جانے والا ہے۔

☆......☆......☆

یہ لہو کارواں کارواں جائے گا

نازش ہما قاسمی

چار سال سے زائد جاری اس جنگ نے معصوم شامیوں پر ظلم کی انتہاء کردی ہے کئی لاکھ جام شہادت نوش فرما چکے ہیں نظام زندگی درہم برہم ہوچکی ہے شہر کے شہر کھنڈرات میں تبدیل ہوکر قیامت صغری کا منظر پیش کررہے ہیں۔ حلب کی چیخیں بشارالاسد کی فضائی وزمینی حملے میں دبائی جارہی ہیں۔ شام میں جاری جنگ نے بوسنیا، فلسطین چیچنیا میں ہونے والے ظلم وجور کو مات دے دی ہے۔ شام خوں آشام ہے وہاں قیامتِ شام برپا ہے، چیخوں سے فضا بھر گئی ہے! بشارالاسد کی جارحیت کے سامنے ہلاکو خان، اور ہٹلر بھی مات کھا گئے ہیں وہ فوجیں جن پر عوام کے تحفظ کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہی اپنے عوام کے خون سے ہولی کھیلنے میں مصروف ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ مظلوم شامی عوام کی مدد کیلئے تو کوئی نہیں آیا لیکن اسے تہ وتیغ کرنے کیلئے ایران، روس، اور لبنان کی تنظیمیں میدان کارزار میں کودی ہوئی ہیں۔

جنگ کے کچھ اصول ہوتے ہیں اسلامی طریقہ جنگ میں بچوں اور بوڑھوں عورتوں پر ہاتھ اُٹھانے سے منع کیا گیا ہے لیکن شام کا ظالم شیر جیسی شہر رکھنے والا بشارالاسد نے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر فرعونیت کی وہ تاریخ رقم کررہا ہے کہ شیطان بھی شرمندہ ہے۔ گزشتہ روز اس کے ظلم کی انتہاء ہوگئی جب اس نے شام کے سب سے بڑے شہر حلب میں مجاہدین کے زیر قبضہ علاقوں پر فضائی حملوں میں 18 بچوں سمیت 123 شہری کو ہلاک کردیا۔ اسپتال کو تہس نہس کردیا گیا۔ بوڑھوں پر ظلم کی انتہاء کردی گئی خون اس طرح سے بہہ رہے تھے گویا عید قرباں کا سماں ہو۔ شہداء کے خون کی دھاریں کہہ رہی تھیں کہ یہ لہو کارواں کارواں جائے گا لیکن ظلم کے آگے سر نگوں نہیں ہوگا۔ شام میں مسلمانوں پر کیے گئے وحشیانہ مظالم کی داستانیں تو بہت ہیں لیکن چند ایک جن سے روح کانپ جائے انسانیت شرمندہ ہوجائے وہ یہ ہے کہ دو سال قبل شامی فوج نے دمشق کے اطراف میں 85 شہریوں کو گھروں سے نکال کر بے دردی سے قتل کردیا تھا۔ بارہویں صدی ہجری میں بنوامیہ کے دور خلافت میں تعمیر کی گئی ایک شاہکار اور تاریخی مسجد کو شہید کردیا گیا اور مسجد کی حرمت کو پامال کیا گیا۔ مسجد کے لاؤڈ اسپیکر کو آن کرکے ایک دوشیزہ کی عصمت دری کی گئی جس سے اس کی چیخیں پورے شہر میں سنائی دیتی رہی دنیا خاموشی سے سنتی رہی اور ظالم فرعونیت میں مگن ہوکر بنت حوا کی بے بسی کا مذاق اڑاتے رہے۔ شام کے ساحلی شہر بانیاس کے گاؤں بیضاء پر اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے مسلمان شہریوں کا اجتماعی قتل عام کیا گیا اس قتل عام میں سات سو سے زائد نہتے بچوں، عورتوں اور نوجوانوں کو شہید کیا گیا۔ عمر نامی ایک شامی باشندہ اپنے گاؤں میں ہونے والے قتل عام کا ایک چشم دید گواہ ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے 46 لاشیں اکیلے نکالیں اور پھر چار دن تک کچھ کھا نہیں سکا۔ ایک چند ماہ کی بچی کی لاش کو میں بالکل بھول نہیں سکتا، جسے زندہ جلادیا گیا اور پھر ایک ایسی لاش دیکھی جس سے میرے اوسان خطا ہوگئے میں تڑپ اٹھا اس لاش کو ماں کے پیٹ سے چیر کر باہر نکال کر ذبح کردیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تھا کہ ہمارے علاقے میں شامی فوج نے حملہ کیا پہلے بچوں کو الگ کیا جن کی تعداد 40 کے قریب تھی انہیں ماں باپ کے سامنے نیست ونابود کردیا گیا، کچھ بچوں کو چھریوں سے ذبح کردیا گیا، اور پھر عورتوں کو اور بڑوں کو ماردیا گیا، اور کچھ لوگوں کو آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا۔ پھر اپنے بچوں اور عورتوں کے موت کے ہولناک مناظر دیکھنے والے ان بے بس نوجوان مردوں کو بھی آخر میں گولیاں چلا کر شہید کردیا گیا۔ اسی طرح ایک اور اجتماعی قتل عام میں شام کے علاقہ بائیدہ اور راس النبعہ سے 322 لاشیں ملی ہیں لاشیں کیا ہیں، بلکہ ان کی باقیات دستیاب ہوئی ہیں، اس وقت اس علاقہ میں کے 800 افراد ہنوز لاپتہ ہیں اور عام خیال ہے کہ ان سب کی شامی صدر بشارالاسد حکومت کیلئے بلی چڑھادی گئی ہے۔ کئی بچوں کی جلی ہوئی لاشیں، اس حال میں ملی ہیں کہ وہ خوف سے ایک دوسرے سے چمٹ گئے تھے اور اسی حالت میں ظالم فوجوں نے انہیں سپرد آگ کردیا۔ اسی بائیدہ کے قتل عام پر ایک فوجی سے کسی نے کہا کہ تم اس طرح خونخوار کیوں بنے ہوئے ہو تو اس نے کہا کہ اگر ہم نے اس علاقے کے ایک بھی آدمی کو زندہ چھوڑ دیا تو اعلیٰ افسران ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے وہ ہمیں ماردیں گے۔ وہ اپنی بربریت کی داستاں بے شرمی سے سناتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک ہال میں 100 عورتوں کو اکٹھا کیا گیا پھر سبھی کو باری باری چھرے سے ذبح کردیا گیا جب فوجی بائیدہ کو تہ وتیغ کرکے واپس جارہے تھے تو تمام گلیاں اور چوک لاشوں سے اَٹے پڑے تھے۔

آج سے دو سال قبل مشہور عالم دین شیخ یوسف القرضاوی نے فتوی دیا تھا کہ شام میں جہاد فرض ہوگیا ہے، انہوں نے شامی صدر بشارالاسد کی حمایت میں ایران روس اور حزب اللہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ انہوں نے اس فتوی میں کہا تھا کہ تنظیم حزب اللہ نے اپنے عزائم سے پردہ ہٹا کر یہ ثابت کردیا کہ وہ حزب اللہ نہیں بلکہ حزب الشیطان والطاغوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا تھا شامی حکومت اور حزب اللہ کے خلاف جہاد عین اسلامی تعلیمات کے مطابق جائز ہے اور اس میں عامۃ الناس اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں پر شام میں جاری جہاد میں حصہ لینا ضروری ہے۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ وہاں تو بمباری ہورہی ہے اور ہم خواب خرگوش میں مدہوش ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم وہاں جاکر ان کی مدد کریں لیکن اتنا تو کرسکتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کریں شامی قونصلیٹ میں جاکر اپنا احتجاج درج کروائیں حکومت ہند کو مجبور کریں کہ وہ شام سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کرے۔ لیکن نہیں ہم اپنے اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہیں ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں حالانکہ مسلمان ایک جسم کے مانند ہے پوری دنیا میں کہیں بھی ایک مسلم پر کوئی آفت آئے تو تقاضہ یہ ہے کہ پوری امت مسلمہ اس کی امداد کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن نہیں ہمیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اتنا یاد رکھیں! قیامت کے دن ہم سے یہ ضرور پوچھا جائے گا کہ شام والے کیا انسان نہیں تھے؟ حلب جل رہا تھا لیکن تم سوئے رہے ماؤں کی عصمتیں تار تار ہوتی رہی تم مدہوش رہے بہنوں کے دوپٹے جلائے جاتے رہے، تم بے خبری میں پڑے رہے بچوں کی سسکیاں آسمان تک پہنچتی رہی تمہارے کان بہرے رہے بوڑھے درد سے کراہتے رہے تم بے درد بنے رہے عفت نشیں بہنوں کے دوپٹے جلائے جاتے رہے تم باہر سڑکوں پر تاڑتے رہے نوجوان امت مسلمہ کی طرف آس لگائے رہے لیکن تم بے حسی کی چادر تانے سوتے رہے!

☆......☆......☆







کرۂ ارض پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم، محبوب، میٹھی اور لازوال نعمت ''آب زمزم'' ہے...... ''آب زمزم'' ایک ایسی نعمت ہے جس کا دنیا میں کوئی بدل اور مقابل نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زمین (پر موجود پانیوں میں سے) سب سے بہترین پانی آب زمزم ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۹۸)

سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''زمزم جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ/ج۱/۱۶۲)

زمزم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پانی کو بے شمار خصوصیات، فوائد اور برکتوں سے نواز ہے۔ چنانچہ احادیث مبارکہ کی رو سے زمزم میں یہ خاصیت ہے کہ یہ صرف پیاس ہی نہیں، بھوک بھی مٹاتا ہے...... کتنے ہی لوگوں کے واقعات ہیں جنہوں نے مہینوں مہینوں کچھ نہ کھایا، صرف زمزم پیتے رہے اور انہیں بھوک یا کمزوری کا احساس تک نہ ہوا...... زمزم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیماریوں سے شفاء رکھی ہے...... زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ وہ مقصد پورا فرما دیتے ہیں...... زم زم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ محبوب دو عالم ﷺ نے اپنا لعاب مبارک شامل فرما کر قیامت تک آنے والے امتیوں کے لیے اپنی برکات کا حصہ رکھ چھوڑا...... یہی وجہ ہے کہ مسلمان ''آب زمزم'' کے عاشق ہیں اور اس سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں۔ آئیے! زمزم کے بارے میں کچھ مفید معلومات پڑھتے ہیں۔

مختصر تاریخِ آب زمزم

سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام ابھی شیر خوار ہی تھے کہ آپ کے والد گرامی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کو اور آپ کی والدہ حضرت ہاجر علیہا السلام کو لے کر بیت اللہ شریف کے پاس آئے...... اور یہاں ان کو تن تنہا چھوڑ کر واپس چل دیئے۔ چلتے ہوئے کھجور کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ ان کو دے دیا۔ اس وقت یہ جگہ بالکل بے آباد اور ویران تھی۔ بیت اللہ شریف کی عمارت تھی اور نہ ہی زمزم اور نہ ہی کچھ اور...... حضرت ابراہیم علیہ السلام جب واپس جانے لگے تو ان کی اہلیہ نے عرض کیا:

''آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جا رہے ہیں، جہاں نہ کوئی انسان ہے نہ کوئی اور چیز؟''

حضرت ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ کئی بار کے سوال کے بعد آخر حضرت ہاجر علیہا السلام نے پوچھا:

''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

''جی ہاں''

اس پر وہ بولیں:

''پھر کوئی پریشانی نہیں، اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔''

پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کا ایک تھیلا کب تک ساتھ دیتا...... آخر سب ختم ہو گیا...... ماں کی چھاتی میں دودھ بھی سوکھ گیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھوک اور پیاس سے بلبلانے لگے...... رفتہ رفتہ حالت بگڑتی گئی اور اسمٰعیل علیہ السلام تڑپنے اور لوٹ پوٹ ہونے لگے...... ماں سے یہ منظر دیکھا نہ گیا۔ فوراً اٹھیں اور قریبی ''صفا'' پہاڑی پر چڑھ گئیں تا کہ کہیں کوئی انسان یا پانی نظر آ جائے...... لیکن وہاں کچھ نہ پا کر واپس پلٹیں...... اب ان کا رخ ''مروہ'' پہاڑی کی طرف تھا...... درمیان میں جب وادی میں پہنچیں تو تیز تیز دوڑیں...... بہرحال اسی طرح انہوں نے صفا، مروہ کے سات چکر کاٹ ڈالے۔ آخر انہیں ایک آواز سنائی دی۔ انہوں نے آواز کی جانب رخ کر کے مدد طلب کی تو انہیں ''زمزم'' والی جگہ پر سیدنا جبرئیل علیہ السلام کھڑے نظر آئے...... حضرت ہاجر علیہا السلام نے ان سے پوچھا:

''آپ کون ہیں؟''

انہوں نے کہا:

''میں ہاجر ہوں، ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کی ماں۔''

حضرت جبرئیل علیہ السلام:

''وہ آپ کو کس کے سپرد کر کے گئے ہیں؟''

حضرت ہاجر علیہا السلام:

''اللہ کے۔''

حضرت جبرئیل علیہ السلام:

''انہوں نے آپ کو کفایت کرنے والی ذات کے حوالے کیا ہے۔''

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی ایڑی یا پر مبارک زمین پر مارا جس سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔

حضرت ہاجر علیہا السلام نے اس چشمہ کے اردگرد مٹی وغیرہ جمع کر کے حوض نما بنا دیا، تا کہ پانی ضائع نہ ہو۔

اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا:

''پانی کے ختم ہونے کا خوف نہ کھاؤ، اب اس وادی والوں کو پیاس کا اندیشہ بھی نہ رکھیے گا، یہ ایک ایسا چشمہ ہے جس سے اللہ کے مہمان پئیں گے''۔

یوں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ان پیاروں کی ضرورت کو پورا فرمایا اور ان کی برکت سے رہتی دنیا تک کے انسانوں کو سیراب کرنے کے لیے یہ چشمہ جاری فرما دیا۔ یہی چشمہ ''آب زمزم'' کا چشمہ ہے اور اسی چشمے کا پانی ''آب زمزم'' کہلاتا ہے۔

(ملخص از بخاری و فتح الباری)

کچھ دنوں بعد اس مقام سے کچھ دور قبیلہ ''جرہم'' کا ایک قافلہ گزر رہا تھا۔ قافلے والوں نے جب دور سے چشمے والی جگہ پر پرندوں کو اڑتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہاں ضرور پانی موجود ہے۔ وہ لوگ بھی پانی والی سرزمین کی تلاش میں نکلے تھے تا کہ وہاں جا کر آباد ہو سکیں۔ کیونکہ عرب میں پانی کی بہت قلت تھی۔ چنانچہ وہ لوگ اس طرف آ گئے اور حضرت ہاجر علیہا السلام سے وہاں رہنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ہاجر علیہا السلام نے اس شرط پر اجازت دی کہ پانی استعمال ضرور کرو لیکن اس پر تمہارا کوئی مالکانہ حق نہیں ہو گا۔ انہوں نے اس شرط کو قبول کر لیا اور یہیں آباد ہو گئے۔ بعد میں جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو ان کی شادی بھی اسی قبیلہ میں ہوئی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اس ویران جگہ کو آباد کرنے کا بھی بندوبست فرما دیا۔

قبیلہ ''جرہم'' کافی عرصہ تک تو سیدھی راہ پر گامزن رہے۔ لیکن رفتہ رفتہ ان میں بگاڑ آنا شروع ہوا۔ اور ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے بیت اللہ شریف اور حرم شریف کی حرمت پامال کرنا شروع کر دی اور کعبہ شریف کا مال جو لوگ ہدایا کی صورت میں دیا کرتے تھے، کھانا شروع کر دیا اور بھی اس طرح کے جرائم ان میں آ گئے۔ تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے بطور سزا ''زمزم'' ان سے چھین لیا۔ چنانچہ زمزم کا پانی خشک ہو گیا اور زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ زمزم کے نشانات تک مٹ گئے...... اسی قبیلے کا مضاض بن عمرو نامی ایک نیک اور صالح شخص تھا۔ اس نے قوم کو بہت سمجھایا۔ بہت اثر انگیز خطبہ دیا اور انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا لیکن قوم پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جب قوم اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئی تو ایک رات ''مضاض'' نے یہ کام کیا کہ کعبہ شریف میں موجود سونے سے بنی دو ہرنیں اور چند قیمتی تلواریں اٹھائیں اور اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ''زمزم'' والی جگہ پر کھدائی کر کے اس میں چھپا دیں۔ دوسری طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرب کے ایک دوسرے قبیلے ''خزاعہ'' کو ''جرہم'' پر مسلط کر دیا۔ انہوں نے جرہم والوں کو حرم سے نکال چھوڑا اور انہیں خوب قتل کیا۔

زمانہ گزرتا رہا...... صدیاں بیت گئیں......

آخر اللہ پاک کو انسانیت پر ایک بار پھر رحم آیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمزم کی نعمت دوبارہ اپنے بندوں کو دینا چاہی...... اور اس بار اس سعادت کا سہرا آقائے نامدار ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے سر پر سجایا۔

نبی کریم ﷺ کی ولادت سے بہت پہلے جب ابھی آپ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی اور حضرت عبدالمطلب کے صرف ایک بیٹے ''حارث'' تھے، ایک دن حضرت عبدالمطلب ''حطیم کعبہ'' کے ایک حصہ میں جسے ''حجر'' کہا جاتا ہے، سوئے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور انہیں کہا:

''طیبہ'' کو کھودیئے!''

انہوں نے پوچھا:

''طیبہ کیا ہے؟''

وہ شخص خاموش واپس چلا گیا۔ آپ پھر سو گئے تو وہ شخص پھر آیا اور کہا:

''برّہ'' کو کھودیئے!''

انہوں نے پوچھا:

''برّہ کیا ہے؟''

اس بار بھی وہ شخص کوئی جواب دیئے بغیر چلا گیا۔

اگلے دن پھر آپ اسی جگہ لیٹے ہوئے تھے کہ وہ شخص آیا اور کہا:

''زمزم'' کو کھودیئے!''

آپ نے پوچھا:

''زمزم کیا ہے؟''

اس شخص نے جواب دیا:

(زمزم ایسا کنواں ہے جس کا پانی) نہ کبھی ختم ہو گا اور نہ کم ہو گا۔ وہ بے شمار حاجیوں کو سیراب کرے گا اور وہ چیونٹیوں کی بل کے پاس ہے۔''

چیونٹیوں کی بل کہہ کر اس شخص نے زمزم کے مقام کی نشاندہی کی تھی اور ایک نشانی یہ بھی بتائی تھی کہ کل جب آپ وہاں جائیں گے تو ایک کوا ٹھیک زمزم کے مقام پر ٹھونگیں مار کر اس کی نشاندہی کرے گا۔ چنانچہ اگلے دن آپ اپنے بیٹے حارث کو لے کر اس مقام پر پہنچے تو ایک کوا آیا اور اس نے ''ایساف'' اور ''نائلہ'' نامی دو بتوں کے درمیان ایک جگہ پر ٹھونگیں مارنا شروع کیں۔ یہیں چیونٹیوں کی بل تھی اور یہی مقام زمزم تھا۔ آپ نے اپنے بیٹے حارث کے ساتھ مل کر کھدائی شروع فرمائی۔ کھدائی کرتے کرتے جب کنویں کے کنارے ظاہر ہوئے تو آپ نے خوشی سے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند فرمایا۔ کھدائی مسلسل جاری رہی اور بالآخر ''زمزم شریف'' برآمد ہو گیا۔ اسی کھدائی کے دوران مضاض بن عمرو کی چھپائی ہوئی سب چیزیں بھی مل گئیں۔

جب کنواں برآمد ہو گیا اور قریش کو پتہ چلا کہ یہ ان کے جد امجد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا کنواں ہے تو انہوں نے کنویں میں شرکت کا مطالبہ کر دیا۔ حضرت عبدالمطلب نے سختی سے ان کا مطالبہ رد کر دیا۔ لیکن ان کا اصرار بڑھتا ہی گیا۔ بالآخر طے یہ ہوا کہ شام کی ایک کاہنہ عورت جو ''کاہنہ بنی سعد بن حذیم'' کہلاتی تھی، اس سے چل کر فیصلہ کرایا جائے۔ چنانچہ حضرت عبدالمطلب اور قریش کا قافلہ شام کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں حضرت عبدالمطلب اور ان کے ساتھیوں کا پانی ختم ہو گیا۔ انہوں نے قریش والوں سے پانی کا مطالبہ کیا، لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ پیاس کی شدت بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھی کہ انہیں موت قریب نظر آنے لگی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب کی یوں مدد فرمائی کہ اچانک ان کی سواری کے کھروں کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا، جس سے سب لوگ سیراب ہوئے۔ قریش یہ منظر دیکھ کر پکار اٹھے:

''اے عبدالمطلب! اللہ نے فیصلہ فرما دیا۔ چلو واپس لوٹ چلو۔ ''زمزم'' آپ کا ہے، ہمارا اس میں کوئی حق نہیں۔''

چنانچہ یہیں سے قافلہ واپس لوٹ آیا۔ واپس آ کر حضرت عبدالمطلب نے ''زمزم'' کی کھدائی اور تعمیر کا بچا کھچا کام مکمل فرمایا اور اس پر ایک حوض بنا دیا جس سے حاجی پانی پیا کرتے تھے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

گلھای محبت و نصیحت برای یاران زاھدان

تمنا بود درجانم کہ بینم وطن یاراں را
شوم لاقی بصدق دل عزیز ان غم گساراں را
بسی مدت گذشتہ در فراق و غم الم بے شک
شدم مہجور و محروم ازلقائ دین داران را
کنون فرصت میسر شد بدیدار ولارامان
رھا نیدم دل خود از گرفتِ باز داران را
بحمد اللہ رسیدم در دیارِ دلبرانِ خود
شدم مسرور و سیراب از نگاہ خوش نگاران را
تمنا دل بر آمد از زیارت، مسجد مکی
زدیدن مکتب دارالعلوم اھل ایمان را
بنا کر دایں سُر اھل علوم عبدالعزیز عالم
کہ شاگردِ کفایت اللہ مفتی راہ جویان را
در این مکتب دوزادہ صد، طلب گاران علم دین
کہ این صدقہ عزیز وھم حمید راھنما یان را
اشاعت دین با اخلاص و باھم اتحاد ایثار
عزیمت صبر و تقوی شد خصائل کام گاران را
ادب، تقوی ، عفاف و صبر خدمت خوب استاذان
تواضع سادگی منظور باشد شاگردان را
خدایا اھل اسلام و مساجد ھم مدارس را
نگاہ دار از مکاید بُوش خبیث و خون خوران را



(تصوف کے موضوع پر ایک مستند اور اہم کتاب ''باب الفیض''، جس کے مصنف فاضل دارالعلوم دیوبند مرشدنا و مولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، اس کتاب کو قارئین کے استفادے کے لیے یہاں مستقل قسط وار شروع کیا جا رہا ہے۔

کتاب سے پہلے مصنف کے تعارف کے طور پر درج ذیل مضمون ان کے خلیفہ اجل اور خادم خاص حضرت مولانا محمد اشرف بالاکوٹی صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کی تکمیل کے بعد اصل کتاب یہاں پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

ذکر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) قلبی (۲) لسانی

افضل ذکر قلبی و لسانی ہے۔ زبان سے بھی ہو اور دل سے بھی ہو، اور ان دونوں سے افضل ذکر قلبی ہے، جو صرف دل سے ہو کیونکہ اس میں ریاء نہیں ہے۔

عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ اذا كان يوم القيمة جمع الله الخلائق لحسابهم وجائت الحفظة بما حفظوا وكتبوا قال لهم انظروا هل بقى له من شئى فيقول ماتركنا مما علمناه وحفظناه الا وقد احصيناه وكتبناه فيقول الله ان لك عندى حسنا لاتعلمه وانا اجزيك به وهو ذكر الله الخفى ذكره السيوطیؒ فى "بدور السافرة فى احوال الأخرة" (قطب الارشاد)

ترجمہ: حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہو گا، خداوند قدوس لوگوں کو حساب کے لیے جمع فرمائیں گے اور ملائکہ کراماً کاتبین نے جو کچھ لکھا ہے حاضر کریں گے، تو باری تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کے اعمال میں سے کچھ تم نے لکھنا چھوڑا تو نہیں ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے کچھ بھی نہیں چھوڑا، جو جانا وہ لکھ دیا ہے۔ خدائے رب العزت فرمائیں گے کہ اے بندے! تیرے لیے میرے پاس ایسی نیکی ہے جس کو تو نہیں جانتا اور اس کے عوض میں تجھ کو جزا دیتا ہوں اور وہ نیکی ذکر خفی ہے جو تو اپنے دل سے مجھے یاد کیا کرتا تھا۔''

انتباہ

جب کوئی نیک صالح شخص عام علم سے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے خاص علم ''قلوب و اسرار'' میں داخل کیا جاتا ہے اور یہ علم دل کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اس علم سے بہرہ ور ہو جاتا ہے تو خداتعالیٰ کے دین کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ جس کو ''ولی اللہ'' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھ امر اور نہی کرتا ہے، دیتا ہے اور روکتا ہے، جسے عطاء کا حکم ہوتا ہے اسے عطاء کرتا ہے، جس سے روک لینے کا حکم ہوتا ہے اس سے روک لیتا ہے، جس پر توجہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اس پر توجہ کرتا ہے، جس سے اعراض کرنے کا حکم ہوتا ہے اس سے اعراض کرتا ہے، جس سے لینے کا حکم ہوتا ہے اس سے لیتا ہے، جس پر واپس کرنے کا حکم ہوتا ہے اسے واپس کرتا ہے، جو شخص اس کی مدد کرے وہ مدد کیا جائے گا۔ جو شخص اس کی اہانت کرے گا وہ رسوا کیا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''من عادىٰ لى ولياً فقد اٰذنته بالحرب۔'' جو میرے ولی اور دوست سے دشمنی کرے گا اس کو میں حکم دیتا ہوں کہ میرے ساتھ جنگ کرے۔ خداتعالیٰ جل جلالہ کے ولی سے دشمنی خداتعالیٰ سے دشمنی ہے۔ خداتعالیٰ کے ولی سے دوستی خداتعالیٰ سے دوستی ہے۔ خداتعالیٰ کے ولی سے جنگ کرنا خداتعالیٰ سے جنگ کرنا ہے۔ العیاذ باللہ

جب بندہ درجات میں ترقی کرتا ہے تو اسلام سے ایمان کی طرف، ایمان سے معرفت کی طرف، معرفت سے محبت کی طرف، محبت سے محبوبیت کی طرف ترقی کرتا ہے۔ ایسے شخص کی آنکھیں بظاہر بند ہیں، زبان بند ہے، ہونٹ ملے ہوئے ہیں، کان دل کی طرف متوجہ ہیں، دل بیدار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سرشار ہے۔

لب بہ بند و گوش بند و ہوش بند
گر نہ بینی سر حق برما بخند

ترجمہ: ہونٹ، کان، آنکھ سب بند کرو پھر حق تعالیٰ کے اگر اسرار نظر نہ آئیں تو میرے اوپر ہنسنا۔

پس یہ سب کمال اپنے مرشد کی محبت اور اس کی نصیحت اور اس کے بتلائے ہوئے طریق اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن شیبانؒ فرماتے ہیں:

وهب بعض المشائخ لمريده رداء فرئ الشيخ ذالك المريد بسط ذالك الرداء علىٰ رجليه فقال له يا ولدى احفظ الادب مع الفقراء (قطب الارشاد)

ترجمہ: کسی پیر صاحب نے اپنے مرید کو ایک چادر دی یعنی ہبہ کر دی پس اس پیر نے ایک دن اپنے مرید کو دیکھا کہ وہ چادر اس نے اپنے پاؤں پر ڈالی ہوئی ہے پیر نے اس کو کہا کہ اے میرے بیٹے! فقراء کے نقش قدم پر چل ادب کا لحاظ رکھ۔ اسی طرح سے صوفیاء کرام نے فرمایا ہے۔ کہ مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے پیر کے سامنے خدمت کے لیے پشت خم کرے اور پیر کے سامنے دری یا تکیہ پر نہ بیٹھے، اس میں خدمت و عاجزی و انکساری نہیں ہے۔ بلکہ اس میں آرام و استراحت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ مرید کو چاہیے کہ سفر میں اپنے پیر و مرشد سے قطعاً جدا نہ رہے اور یہ بھی ہے کہ پیر کے سامنے اس طرح سے بیٹھے جس طرح میت غسل دینے والوں کے سامنے پڑا رہتا ہے۔

يتصرف كيف يشاء فانه اعرف بمصالح المريد ومفاسده ومراشده (قطب الاشاد)

ترجمہ: پیر جس طرح سے چاہے اپنے مرید میں تصرف کرے کیونکہ پیر اپنے مرید کے مصالح اور مفاسد اور مراشد سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے۔

حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں: الاعتراض على الشيوخ سم قاتل (قطب الارشاد)

مشائخ پر اعتراض کرنا زہر قاتل ہے۔ مرید کا یہ اعتقاد ہونا چاہیے کہ مجھ پر جو فیض خداوند عالم نے فرمایا ہے یہ میرے پیر کی برکت کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ دنیا سب اولیاء اللہ سے بھری ہوئی ہے مگر یہ برکت میرے پیر کی ہے۔ ولولا كانت الدنيا مملوة من المشائخ (قطب الارشاد مصنفہ حضرت مولانا شیخ المشائخ الحاج فقیر اللہ جلال آبادیؒ)

اقسام علم: علم کی چار قسمیں ہیں:

(۱) علم شافع۔
(۲) علم رافع۔
(۳) علم نافع۔
(۴) علم ضائع۔

علم شافع علم تفسیر و احادیث ہے۔ علم رافع علم فقہ ہے کیونکہ اس پر دار و مدار احکام اسلام کا ہے اور یہی علم اپنے صاحب کی قدر بلند کرتا ہے۔ علم نافع علم تذکیر ہے یعنی وعظ و نصیحت، کیونکہ یہی دنیا اور دین میں نفع دیتا ہے۔ علم ضائع کلام ہے جس میں حکماء کے دلائل و جدال ہو، یعنی علم منطق و فلسفہ اس علم میں تضیع اوقات ہے۔

ہر علم بغیر عمل کے بیکار ہے اور غیر مفید ہے اور عمل بغیر علم کے غیر صحیح ہے پس عالم کو عمل کی ضرورت ہے اور علم پڑھنا سب عبادات و طاعات سے افضل ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف میں ہے کہ: تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها

(ترجمہ) رات کی ایک ساعت میں علم کا درس و تدریس تمام رات کی عبادات سے بہتر ہے۔ علم کی فضیلت میں کثیر مقدار میں احادیث مبارک وارد ہیں جو مشکوٰۃ شریف کی بحث علم میں مذکور ہیں۔

علم عبادات سے افضل ہے اور ذکر دعاء سے افضل ہے اور نماز قرآن پاک سے افضل ہے کیونکہ نماز قرآن پاک و اذکار و تسبیح و تہلیل و درود علی النبی (ﷺ) کو متضمن ہے۔ خشوع عجز و انکسار خضوع و رکوع و سجود کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: الصلوٰة معراج المؤمنين۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ بعض کے نزدیک علم دو قسم پر ہے:

(۱) علم مکاشفہ: جو کہ مقصود لذات ہے۔ مکاشفہ ایک نور ہے جو کہ دل میں جذبہ الٰہی اور تزکیہ نفس سے پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ نفس کو صفات ضمیمہ سے پاک کیا جاتا ہے تو اس نور کے توسل سے وہ امور منکشف ہو جاتے ہیں جن کے نام قبل اس کے وہ سنتا تھا اور وہ باعتبار حقائق کے غیر منکشف تھے اب منکشف ہو کر صاحب کشف کے لیے معرفت حقیقی حاصل ہو جاتی ہے۔

☆......☆......☆



☆...... بعض لوگ جہاز میں سارا راستہ قبلہ کا وہی رخ رکھتے ہیں جو ہندوستان و پاکستان میں ہے، حالانکہ جہاز میں قبلہ کا رخ بدلتا رہتا ہے...... عدن کے قریب شمال کی جانب اور جدہ کے قریب مشرق کی جانب ہو جاتا ہے...... حجاج کے لئے ضروری ہے کہ سفر میں نماز پڑھنے کے مسائل بھی سفر شروع کرنے سے پہلے معلوم کر لیں...... ''معلم الحجاج'' میں جہاز وغیرہ میں نماز پڑھنے کے ضروری مسائل اور قبلہ رخ نماز پڑھنے کا نقشہ لکھا ہوا ہیں اس کو دیکھ لیا جائے۔

☆...... بعض عورتیں بلا شوہر اور محرم کے حج کا سفر کرتی ہیں، بلا محرم حج کو جانا ناجائز اور گناہ ہے...... ایسی عورتوں کو راستہ میں بعض اوقات بڑے خطرات پیش آتے ہیں اور اجنبی لوگوں کو سواری پر اترتے چڑھتے وقت ہاتھ لگانے کی نوبت آتی ہے، جو فتنہ سے خالی نہیں...... عورت کے ساتھ جب تک محرم نہ ہو وہ ہرگز حج کو نہ جائے اور وصیت کر دے کہ اگر میں حج نہ کر سکوں تو میری طرف سے حج کرا دیا جائے، مرنے کے بعد وصیت کی شرائط کے مطابق وارثوں کے ذمہ اس کی وصیت کا پورا کرنا واجب ہو گا، ورثا اگر اس کی وصیت پوری نہیں کریں گے تو وہ گناہ گار ہوں گے...... وصیت کرنے والی حج نہ کرنے کے مواخذے سے بری ہو جائے گی، اگر وصیت نہ کرے گی تو اس کے ذمہ مواخذہ رہے گا۔

☆...... سفر میں اکثر عورتیں پردہ کا اہتمام نہیں کرتیں، بے پردہ عورتوں کو اور خصوصاً دوسرے ممالک کی عورتوں کو دیکھ کر بعض پردہ والی بھی بے پردہ ہو جاتی ہیں اور سفر حج میں بے پردگی کے گناہ میں مبتلاء ہو جاتی ہیں، خود عورتوں کو اور ان سے زیادہ ان کے اولیاء کو اہتمام کی ضرورت ہے کہ یہ زمانہ نہایت نازک ہے، شرعی ضروری پردہ کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

☆...... سفر حج میں لوگ آپس میں بہت لڑتے ہیں، بالخصوص جہاز پر سوار ہوتے وقت جگہ لینے پر ہی بہت لڑائیاں ہو جاتی ہیں...... بعض آدمی تو اس قدر حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے...... اس مبارک سفر میں جنگ و جدال اور گالی گلوچ بہت بڑا گناہ ہے...... حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ''...... (البقرۃ)

حج کے چند مہینے معلوم ہیں، پس جو شخص ان میں حج (شروع) اور لازم کر لے تو حج میں نہ جماع (کرے) نہ گناہ اور نہ جھگڑا (کرے)۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ''...... (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور جماع اور اس کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ گناہ کیا، تو وہ پاک ہو کر ایسا لوٹتا ہے، جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک تھا)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ لڑائی جھگڑا کرتے ہیں، ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے اور ان کا حج بھی مقبول نہیں ہوتا...... اس لئے حجاج کو اپنے رفقا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے...... جہاز پر اور دیگر مواقع میں ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے کہ نہ خود تکلیف اٹھاؤ نہ دوسروں کو تکلیف دو...... خوش اخلاقی اور نرمی سے جو کام ہوتا ہے وہ غصہ اور زور سے نہیں ہوتا۔

احرام کی غلطیاں

☆...... بعض لوگ احرام کی حالت میں سلی ہوئی چادر یا رضائی کے استعمال کو سلا ہوا ہونے کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ احرام کی حالت میں مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا ناجائز ہے...... یہ تو ٹھیک ہے کہ احرام میں مردوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ سلی ہوئی چادر یا رضائی وغیرہ بھی منع ہے...... احرام کی حالت میں ایسا سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے جو بدن کی ہیئت پر کاٹ کر سیا گیا ہو، جیسے کرتہ، پاجامہ، اچکن، واسکٹ اور بنیان وغیرہ...... یہ مطلب نہیں کہ جس کپڑے میں بھی سیون ہو، وہ ناجائز ہے، ہاں! افضل یہی ہے کہ احرام کے کپڑوں میں سلائی بالکل نہ ہو۔

☆...... احرام کی نیت کرنے سے پہلے جو نفل پڑھے جاتے ہیں، ان کو بعض آدمی سر کھول کر پڑھتے ہیں...... بلا عذر سر کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے...... اس لئے احرام کی نیت کرنے سے پیشتر سر ڈھانک کر نماز پڑھنی چاہئے...... ہاں! احرام کی حالت میں سر ڈھانک کر نماز پڑھنا منع ہے۔

☆...... بعض آدمی احرام کے زمانہ میں بھی نماز میں اضطباع (داہنی بغل کے نیچے کو چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا) کرتے ہیں، نماز میں اضطباع مکروہ ہے...... اضطباع صرف طواف میں مسنون ہے...... وہ بھی ہر طواف میں نہیں بلکہ جس طواف کے بعد سعی ہو...... البتہ طواف زیارت کے بعد اگر سعی کرنی ہو اور احرام کے کپڑے اتار دیئے ہوں تو اضطباع نہ ہو گا۔

☆...... احرام کی حالت میں چونکہ عورت کے لئے چہرہ کو کپڑا لگانا اور اسی طرح منہ چھپانا منع ہے کہ جس سے کپڑا منہ کو لگ جائے، اس لئے عام طور سے کراچی اور بمبئی میں ناریل کی جالی دار پنکھیاں بنائی جاتی ہیں اور عورتیں اس کو پیشانی پر لگا لیتی ہیں تا کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے...... مگر ان پنکھیوں کو اکثر عورتیں ایسی طرح باندھتی ہیں کہ وہ پنکھیاں چہرے سے یا پیشانی سے چپک جاتی ہیں اور اس کے کنارہ پر باندھنے کے واسطے کپڑے کی پٹی بھی لگی ہوتی ہے، اس طرح باندھنا منع ہے...... بلکہ اس طرح باندھنی چاہئے کہ سر کے اوپر رکھ کر چہرے کے اوپر کھڑی ہو جائے اور چہرے کو نہ لگے اور برقع کے پردے کو روک لے...... مگر عام طور سے پنکھیاں اس قدر چھوٹی ہوتی ہیں کہ کپڑے کو اچھی طرح روک نہیں سکتیں بلکہ کپڑا منہ کو لگتا ہے...... اس لئے بہتر یہ ہے کہ موٹا سا پٹھا لے کر چھجہ نما کر لیا جائے اور اس میں ڈوری یا تسمہ لگا لیا جائے، وہ اس پنکھی سے مضبوط اور اچھا رہتا ہے اور کپڑے کو چہرے پر نہیں لگنے دیتا۔

طواف کی غلطیاں

☆...... اکثر مطوفین (طواف کرانے والے) اور عام طور سے حجاج، طواف کی نیت حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر کرتے ہیں، اس طرح نیت کرنا منع ہے...... بلکہ طواف کی نیت اس طرح کھڑے ہو کر کرنی چاہئے کہ نیت کرنے والے کا داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل ہو...... اگر اس طرح کھڑے ہو کر نیت نہ کی، بلکہ اس جگہ سے آگے بڑھ کر کی، تو ایک چکر کا اعادہ آخر طواف میں بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک واجب ہو گا۔

☆...... مطوفین طواف کی نیت کرتے وقت حجر اسود کے مقابل ہونے اور تکبیر کہنے سے پہلے ہی ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں اور اکثر حجاج ان کی دیکھا دیکھی ایسا ہی کرتے ہیں، حجر اسود کے سامنے آنے اور تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانے بدعت ہیں...... حجر اسود کا (طریق مذکور پر) استقبال کرنے کے بعد تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں...... بعض ناواقف حجر اسود کی تقبیل کے وقت اس طرح درود پڑھتے ہیں...... ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِىٍّ قَبْلَكَ'' یہ الفاظ موہم کفر ہیں، ان کو ہرگز نہ پڑھا جائے، درود شریف کے جو الفاظ مشہور اور صحیح ہیں وہ پڑھے جائیں۔

(جاری ہے)



رسول اللہ ﷺ (اور اسی طرح آپ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام بھی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین حق کی دعوت اور ہدایت لے کر آئے تھے، جو لوگ ان کی دعوت کو قبول کر کے ان کا دین اور ان کا راستہ اختیار کر لیتے تھے وہ قدرتی طور سے ایک جماعت اور ایک امت بن جاتے تھے۔ یہی در اصل ''اسلامی برادری'' اور ''امت مسلمہ'' تھی۔

جب تک رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں رونق افروز رہے یہی برادری اور امت آپ ﷺ کا دست و بازو اور دعوت و ہدایت کی مہم میں آپ ﷺ کی رفیق و مددگار تھی۔ اس کے لئے جس طرح ایمان و یقین، تعلق باللہ اور اعمال و اخلاق کی پاکیزگی اور جذبہ دعوت کی ضرورت تھی، اسی طرح دلوں کے جوڑ اور شیرازہ بندی کی بھی ضرورت تھی، اگر دل پھٹے ہوئے ہوں، اتحاد و اتفاق کی بجائے اختلاف و انتشار اور خود آپس میں جنگ و پیکار ہو تو ظاہر ہے کہ نیابت نبوت کی یہ ذمہ داری کسی طرح بھی ادا نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اسلامیت کو بھی ایک مقدس رشتہ قرار دیا۔ اور امت کے افراد اور مختلف طبقوں کو خاص طور سے ہدایت و تاکید فرمائی کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں، اور باہم خیر خواہ و خیر اندیش اور معاون و مددگار بن کے رہیں۔ ہر ایک دوسرے کا لحاظ رکھے، اور اس دینی ناطہ سے ایک دوسرے پر جو حقوق ہوں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اس تعلیم و ہدایت کی ضرورت خاص طور سے اس لئے بھی تھی کہ امت میں مختلف ملکوں، نسلوں اور مختلف طبقوں کے لوگ تھے۔ جن کے رنگ و مزاج اور جن کی زبانیں مختلف تھیں اور یہ رنگا رنگی آگے کو اور زیادہ بڑھنے والی تھی۔

اس سلسلہ کی رسول اللہ ﷺ کی اہم ہدایات مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مظبوط عمارت کی طرح ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے کو مظبوط کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (کہ مسلمانوں کو اس طرح باہم وابستہ اور پیوستہ رہنا چاہئے)''۔

(صحیح بخاری و مسلم)

یعنی جس طرح عمارت کی اینٹیں باہم مل کر مظبوط قلعہ بن جاتی ہیں اسی طرح امت مسلمہ ایک قلعہ ہے، اور ہر مسلمان اس کی ایک ایک اینٹ ہے، ان میں باہم وہی تعلق اور ارتباط ہونا چاہئے جو قلعہ کی ایک اینٹ کا دوسری اینٹ سے ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا کہ مسلمانوں کے مختلف افراد اور طبقوں کو باہم پیوستہ ہو کر اس طرح امت واحدہ بن جانا چاہئے جس طرح الگ الگ دو ہاتھوں کی یہ انگلیاں ایک دوسرے سے پیوستہ ہو کر ایک حلقہ اور گویا ایک وجود بن گئیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمان ایک شخص واحد (کے مختلف اعضاء) کی طرح ہیں۔ اگر آنکھ دکھے تو اس کا سارا جسم درد محسوس کرتا ہے، اور اسی طرح اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بھی سارا جسم تکلیف میں شریک ہوتا ہے''۔

(صحیح مسلم)

یعنی پوری امت مسلمہ گویا ایک جسم و جان والا وجود ہے، اور اس کے افراد اس کے اعضاء ہیں۔ کسی کے ایک عضو میں اگر تکلیف ہو تو اس کے سارے اعضاء تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح پوری امت مسلمہ کو ہر مسلمان فرد کی تکلیف محسوس کرنی چاہئے۔ اور ایک کے دکھ درد میں سب کو شریک ہونا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، (اس لئے) نہ تو خود اس پر ظلم و زیادتی کرے، نہ دوسروں کا نشانہ ظلم بننے کے لئے اس کو بے مدد چھوڑے (یعنی دوسروں کے ظلم سے بچانے کے لئے اس کی مدد کرے) اور جو کوئی اپنے ضرورت مند بھائی کی حاجت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کو کسی تکلیف اور مصیبت سے نجات دلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کسی مصیبت اور پریشانی سے نجات عطاء فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری کرے گا''۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس کو مسلمانوں کے مسائل و معاملات کی فکر نہ ہو وہ ان میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے)۔ اور جس کا یہ حال ہو کہ وہ ہر دن اور ہر صبح و شام اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب قرآن مجید اور اس کے امام (یعنی خلیفہ وقت) کا اور عام مسلمانوں کا مخلص و خیر خواہ اور وفادار نہ ہو (یعنی جو کسی وقت بھی اس اخلاص اور وفاداری سے خالی ہو) وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے''۔

(معجم اوسط للطبرانی)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی بندے کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان اور مقبول الاسلام ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ عام مسلمانوں کے حالات و معاملات اور ان کے مصائب و مشکلات سے بے پرواہ نہ ہو بلکہ ان کی فکر رکھتا ہو۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور کتاب اللہ اور حکومت اسلام اور عوام مسلمین کا ایسا مخلص اور وفادار ہو کہ یہ خلوص اور وفاداری اس کی زندگی کا جزو بن گئی ہو، اور اس کی رگ و پے میں اس طرح سرایت کر گئی ہو کہ وہ کسی وقت بھی اس سے خالی نہ ہو سکے۔ بصورت دیگر! الامان والحفیظ......

(جاری ہے)

بھارت قتل و غارت گری سے ہمارے حوصلے پست نہیں کرسکتا، میر واعظ عمر فاروق

ہزاروں شہیدوں کے خون سے مزین تحریک آزادی کو اس کے منطقی انجام تک لے جانا قیادت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے

پرامن احتجاج جاری رہیگا، عوام تحریک آزادی کو جس عزم و استقامت کیساتھ آگے بڑھا رہی ہے قابل اطمینان ہے، حریت چیئرمین

سری نگر (نیٹ نیوز) حریت کانفرنس (ع) کے چیئرمین میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ کشمیری عوام تحریک آزادی کو جس اتحاد اور عزم کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہے قابل اطمینان ہے ہزاروں شہیدوں کے خون سے مزین اس تحریک کو اس کے منطقی انجام تک لے جانا قیادت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ قاتلانہ حربوں اور عوام کش پالیسیوں سے حکمرانوں کو نہ تو ماضی میں کچھ حاصل ہوا ہے اور نہ ہی مستقبل میں کشمیر کی مسلمہ قیادت اور عوام کے عزم راسخ کو کمزور کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی قتل و غارت گری، مار دھاڑ اور بنیادی انسانی حقوق کی بے دریغ پامالیوں سے ہمارے حوصلے پست کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سخت ترین کرفیو، بندشوں اور قدغنوں کے باوجود کشمیر کے طول و عرض میں جہاں جہاں مسلمانوں کو موقع ملا سرکاری جبر و قہر اور حالیہ قتل و غارت گری اور ظلم و استبداد کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے سرکاری ہتھکنڈوں اور جارحانہ حربوں کی جو پرزور الفاظ میں مذمت کی وہ ہر لحاظ سے حوصلہ افزا ہے اور قابض حکمرانوں کیلئے نوشتہ دیوار ہے۔ انہوں نے تحریک آزادی کو پوری یکسوئی اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھانے کیلئے عوام کو تاکید کرتے ہوئے کہا کہ پرامن احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا جانا چاہئے اور اپنے اپنے علاقوں کے چوکوں، پبلک پارکوں میں جمع ہوکر پرامن طور پر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہئے۔

جرمنی: ہوٹل پر بم حملے میں ایک شخص ہلاک، 10 زخمی ہوگئے

ہوٹل پر حملہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ ایک دانستہ کارروائی تھی، جرمن وزارت داخلہ

انسباخ (نیٹ نیوز) جرمنی کے انسباخ شہر میں نورمبرگ کے قریب ایک ہوٹل پر دستی بم حملے میں ایک شخص ہلاک اور 10 زخمی ہوئے ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق جرمن پولیس کے ترجمان کے مطابق ہوٹل پر حملے میں 10 افراد زخمی ہوئے ہیں جنہیں علاج کے لئے اسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ انسباخ بلدیہ کے چیئرمین نے بھی ہوٹل پر بم حملے کی تصدیق کی ہے۔ ادھر جرمن وزارت داخلہ کے ترجمان نے باور کرایا ریاست میں ایک پریس بیان میں کہا کہ ہوٹل پر حملہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ ایک دانستہ کارروائی تھی۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق جرمن پولیس نے ایک 16 سالہ افغان لڑکے کو حراست میں لیا ہے جسے میونخ میں دہشت گردی کی کارروائی کرنے والے افغان نوجوان کا دوست بتایا جاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق میونخ میں گذشتہ جمعہ کے روز فائرنگ کے واقعے میں یہ لڑکا بھی ملوث ہے۔

امریکہ میں فضائی کمپنیاں مسلمانوں کے پیچھے پڑ گئیں اللہ کے ذکر پر 2 افراد کو جہاز سے اتار دیا

پاکستانی نژاد فیصل اور نازیہ پیرس سے سنسناٹی جانے والی پرواز کی اڑان کا انتظار کررہے تھے، پاسپورٹ کی تصاویر بھی لیں

پیرس (امت نیوز) امریکہ میں فضائی کمپنیاں مسلمانوں کے پیچھے پڑ گئی ہیں۔ 2 دنوں میں امریکی جہاز کے عملے کی جانب سے اسلام فوبیا کا دوسرا واقعہ سامنے آیا ہے۔ پاکستانی نژاد جوڑے کو ذکر خدا پر ڈیلٹا ایئر لائنز کی پرواز سے اتار دیا گیا۔ فیصل اور نازیہ علی پیرس سے سنسناٹی جانے والی پرواز کے اڑان بھرنے کا 45 منٹ سے انتظار کررہے تھے کہ اچانک ایک ملازم ان کے پاس آیا اور کہا کہ آپ جہاز میں مزید نہیں بیٹھ سکتے، باہر چلیں کچھ سوالات کرنے ہیں۔ نازیہ نے برطانوی اخبار سے گفتگو میں بتایا کہ یہ ان کیلئے پریشان کن صورتحال تھی۔ میں ڈر گئی تھی کیونکہ ایک شخص اپنے موبائل فون سے ہمارے پاسپورٹ اور دیگر دستاویزات کی تصاویر بنارہا تھا۔ واضح رہے کہ جہاز کے عملے کی جانب سے خود کو غیر محفوظ محسوس کرنے پر پائلٹ نے پاکستانی نژاد جوڑے کو پرواز سے اتارنے کا فیصلہ کیا تھا، جب کہ جہاز کے عملے نے نوٹ کیا کہ پسینے میں شرابور فیصل اپنا موبائل چھپا رہا ہے اور اللہ کا نام لے رہا ہے۔ دریں اثناء دہشت گردی کے شبہے میں پاکستانی نژاد خاتون نائلہ خلیل کو امریکی ایئر لائن کی پرواز سے اتار دیا گیا تھا۔

کشمیر واحد خطہ ہے جہاں پیلٹ گن کا بے دریغ استعمال ہوا، ماہرین

کم مہلک ہتھیار استعمال کرنے سے انسانی زندگیوں کے تحفظ میں مدد مل سکتی ہے

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں ماہرین نے کہا ہے کہ کشمیر دنیا کی وہ واحد جگہ ہے جہاں مظاہرین پر پیلٹ گن کا بے دریغ استعمال جاری ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق میڈیا رپورٹس میں ماہرین کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ پیلٹ گن جیسے مہلک ہتھیار کی جگہ کم مہلک ہتھیار استعمال کئے جاسکتے ہیں جس سے انسانی زندگیوں کے تحفظ میں مدد مل سکتی ہے۔ کشمیر میں 2010 سے مظاہرین کو کنٹرول کرنے کیلئے پیلٹ گن کا استعمال جاری ہے جس سے لوگ بصارت سے محروم اور معذور اور بعض لوگ شدید زخمی ہو رہے ہیں۔ کشمیر کے سابق کٹھ پتلی وزیراعلیٰ غلام نبی آزاد نے بھارتی پارلیمنٹ میں اپنے حالیہ خطاب میں مقبوضہ علاقے میں پیلٹ گن کے استعمال کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہریانہ میں بڑے پیمانے پر پرتشدد مظاہروں کے باوجود مظاہرین پر پیلٹ گن کا استعمال کیوں نہیں کیا گیا جبکہ مقبوضہ کشمیر میں اس کا بے دریغ استعمال جاری ہے۔

جرمنی: شامی پناہ گزین کے چھری سے حملے میں خاتون ہلاک، ملزم گرفتار

برلن (نیٹ نیوز) جرمنی کی پولیس نے ایک بیان میں وضاحت کی ہے کہ اتوار کو ملک کے جنوب مغربی شہر روٹلینگن میں تیز دھار آلے کے وار سے ایک خاتون کی ہلاکت کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اس واقعے میں ایک شامی پناہ گزین ملوث ہے مگر یہ دہشت گردی نہیں بلکہ جذباتی نوعیت کا جرم تھا۔ دوسری جانب چھرے کے وار کرکے ایک خاتون کو ہلاک اور دو افراد کو زخمی کرنے والے 21 سالہ شامی شہری کی گرفتاری کی ویڈیو فوٹیج بھی منظر عام پر آگئی ہے

یونانی کیمپوں میں تارکین وطن پر عیسائیت اپنانے کیلئے دباؤ

جبراً فارم پُر کرائے جارہے ہیں، ترک یورپ معاہدے کے تحت زیر حراست رکھا گیا ہے، شامی قیدیوں کا بھرپور ردعمل

مقدونیہ (نیٹ نیوز) یونان کے حراستی مرکز میں عیسائیوں کی طرف سے شامیوں کو اسلام چھوڑ کر عیسائیت کی جانب لانے کیلئے دباؤ ڈالے جانے کا انکشاف ہوا ہے اور اس کیلئے ترک یورپ معاہدے کے تحت گرفتار کرکے قید کیے جانیوالے شامیوں میں فارم تقسیم کرکے انہیں جبراً پُر کرایا جا رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ترک یورپ معاہدے کے تحت یونان کے موریہ حراستی مرکز میں قید شامی پناہ گزینوں میں عیسائی امدادی کارکنوں نے فارم تقسیم کیے ہیں، جس کے تحت پناہ گزینوں پر عیسائیت میں آنے کیلئے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ مسلم پناہ گزینوں کی طرف سے بھی یہ بات سامنے آئی ہے اور عیسائیت کی دعوت دینے والوں کو بھرپور جواب بھی دیا گیا ہے۔ محمد نامی شامی نے صاف جواب دیا کہ ہم اسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب کو نہیں اپنا سکتے، اسی طرح ایک اور شامی احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ عیسائیت مذہب قابل احترام ہے اور اگر میں بھی تمہیں مذہب چھوڑنے کیلئے قرآن پاک پیش کروں تو تمہیں کیسا لگے گا؟ شامیوں کو یہ فارم اور پمفلٹ عیسائیوں کے ایک بڑے فلاحی ادارے کی جانب سے تقسیم کیے جارہے ہیں۔ دوسری جانب عیسائی فلاحی ادارے کی طرف سے موقف سامنے آیا ہے کہ ادارے کا مذکورہ معاملے سے کوئی تعلق نہیں، تاہم کوئی کارکن انفرادی طور پر ایسا کرسکتا ہے۔



عراقی شہر موصل میں بمباری سے تباہ ہونے والے صدر صدام حسین کے محل کی تصویر

گرفتاریاں قابض حکمرانوں کی بوکھلاہٹ کا اظہار ہے، یاسین ملک

جذبہ آزادی کو ظلم و جبر کے ہتھکنڈوں سے شکست نہیں دی جاسکتی، چیئرمین لبریشن فرنٹ

سری نگر (نیٹ نیوز) چیئرمین لبریشن فرنٹ محمد یاسین ملک نے گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے ان کو غیر جمہوری عمل قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کارروائیاں قابض حکمرانوں کی بوکھلاہٹ کو ظاہر کرتی ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ظہور احمد بٹ کو کوئی گزند پہنچی تو اس کی تمام تر ذمہ داری کٹھ پتلی حکمرانوں پر عائد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قابض بھارتی فوج کے ظلم و جبر کا واحد مقصد کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو شکست دینا ہے، ہمارے جذبہ آزادی کو ظلم و جبر کے ہتھکنڈوں سے شکست نہیں دی جاسکتی ہے، سخت ترین حالات میں کشمیریوں کا جذبہ قابل ستائش ہے، انہوں نے کہا کہ ایک قوم آزادی مانگ رہی ہے ایک قوم لاکھوں جانوں کی قربانی دے کر اپنے حق کی تلاش میں ہے۔

شامی عوامی فوج حلب کا محاصرہ توڑنے میں کامیاب

دمشق (نیٹ نیوز) شامی عوامی فوج نے شہر حلب میں جھڑپوں کے بعد بشار افواج کو پیچھے دھکیل دیا۔ بشار افواج نے کئی روز سے حلب کا محاصرہ کررکھا تھا، جس سے ڈھائی لاکھ شامی محصور ہوگئے تھے اور وہاں اشیائے خورونوش کی بھی قلت ہوگئی تھی۔ حلب سے محاصرہ ٹوٹنے کے بعد شہری خوشیاں منانے میں مصروف ہیں۔ تفصیلات کے مطابق حلب سے عوامی فوج نے بشار فورسز کو دھکیل دیا، جس سے شہر کے مختلف حصوں کی سپلائی لائن بحال ہوگئی ہے اور اشیائے خورونوش شہریوں تک پہنچنے لگی ہیں۔ شمالی شہر کے مشرقی حصے میں سامان کی کھیپ پہنچادی گئی، جب کہ مزید سامان پہنچانے کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

برلن، ڈاکٹر کو قتل کرنے کے بعد مریض نے خودکشی کرلی

برلن (نیٹ نیوز) جرمنی کے دارالحکومت برلن میں ایک مریض نے یونیورسٹی اسپتال میں ایک ڈاکٹر کو فائرنگ کرکے ہلاک کرنے کے بعد خود کو بھی گولی مار کر خودکشی کرلی۔ جرمن پولیس نے کہا ہے کہ اس واقعے کا دہشت گردی سے ہرگز کوئی تعلق نہیں تھا۔ خاتون پولیس ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ اسپتال میں کئی گولیاں چلائی گئیں، ابتدائی معلومات کے مطابق مریض نے ڈاکٹر کو گولی ماری جس کے بعد اس نے خود بھی خودکشی کرلی، اس واقعے سے پہلے جرمنی میں چار حملے ہوچکے ہیں، جن میں اٹھارہ جولائی سے لے کر اب تک 10 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوچکے ہیں۔

فیس بک پر بھارت مخالف کمنٹس پر کشمیری نوجوان گرفتار

لاہور (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست چھتیس گڑھ کی پولیس نے فیس بک پر بھارت مخالف خیالات کا اظہار کرنے پر ایک کشمیری نوجوان کو گرفتار کرکے اس پر بغاوت کا مقدمہ بنا دیا گیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق سوپور سے تعلق رکھنے والے نوجوان کو ہندو انتہاپسند تنظیم بجرنگ دل کے اہلکاروں کی شکایت پر مدھیہ پردیش کے ریلوے اسٹیشن پر اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ ٹرین کے ذریعہ کشمیر جانے کی کوشش کررہا تھا۔ توصیف احمد نامی یہ کشمیری نوجوان انڈیا کی ایک موبائل کمپنی میں کام کرتا ہے۔ بجرنگ دل کے مقامی کوآرڈینیٹر راتن یادو کی شکایت پر اسے حراست میں لیا گیا ہے۔

اماراتی طیارہ خوفناک حادثے میں بال بال بچ گیا، 13 زخمی

دبئی ایئرپورٹ پر ہنگامی لینڈنگ، دھوئیں کے بادل چھا گئے، ایک فائر فائٹر جاں بحق

دبئی (نیٹ نیوز) امارات ایئر لائن کا طیارہ خوفناک حادثے میں بال بال بچ گیا۔ دبئی ایئرپورٹ پر بھارتی ریاست کیرالہ سے آنے والے اماراتی طیارے میں ہنگامی لینڈنگ کے بعد آگ لگ گئی، جس کے باعث دھواں نہ صرف جہاز میں بھر گیا، بلکہ فضا میں بھی دھوئیں کے سیاہ بادل چھا گئے۔ فلائٹ ای کے 521 کے تمام 282 مسافروں اور جہاز کے 18 رکنی عملے کو ایمرجنسی گیٹ کے ذریعے بحفاظت نکال کر لاؤنج منتقل کیا گیا۔ اس دوران 13 مسافر زخمی ہوگئے جبکہ ایک فائر فائٹر جاں بحق ہوگیا۔ مسافروں میں 226 بھارتی، 24 برطانوی، 11 اماراتی، 6 امریکی اور 6 سعودی تھے۔ بدھ کو واقعے کے بعد تمام مسافروں پر سکتہ طاری ہوگیا تھا، جبکہ عملے کے ایک رکن کو حالت خراب ہونے پر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق بوئنگ 777 طیارے کی ہنگامی لینڈنگ سے قبل پائلٹ نے اعلان کیا تھا کہ اسے انتہائی قدم اٹھانا پڑے گا۔ آگ لگنے کی وجوہات معلوم کرنے کیلئے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

کشمیری عوام کو حق نہ ملا تو خونی لکیر عبور کرلیں گے

سید صلاح الدین

عالمی طاقتیں اور اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کے حل پر توجہ دیں، خطے میں اس وجہ سے بڑے انسانی المیے کا خدشہ ہے، سپریم کمانڈر متحدہ جہاد کونسل

کراچی (نیٹ نیوز) حزب المجاہدین کے سپریم کمانڈر و متحدہ جہاد کونسل کے سربراہ سید صلاح الدین نے حق نہ ملنے کی صورت میں خونی لکیر عبور کر جانے کا عندیہ دیدیا ہے۔ ادارہ نور حق میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ اور عالمی برادری نے اگر مجرمانہ خاموشی ترک نہ کی اور کشمیریوں کو جائز اور قانونی حق نہ دلایا تو کشمیری عوام خونی لکیر عبور کرلیں گے اور سیز فائر لائن کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی اور اس کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر عائد ہوگی۔ سپریم کمانڈر نے کہا کہ عالمی طاقتیں اور اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کے حل پر توجہ دیں، کیونکہ خطے میں اس وجہ سے بڑے انسانی المیے کا خدشہ ہے۔ حکومت پاکستان اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے دروازے دستک دے یا دھرنا دے۔ کشمیریوں کے استصواب رائے کے حق کے لیے ہر سطح پر لڑا جائے۔ حکومت پاکستان موجودہ حالات میں دہلی سے اپنا پورا سفارتی مشن اور عملہ واپس بلائے۔ کشمیر کے مظلوم اور نہتے عوام تک عالمی رسائی کے مواقع پیدا کیے جائیں۔ وزیر داخلہ چوہدری نثار کے موقف کی ہم تائید اور حمایت کرتے ہوئے بھرپور خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس موقع پر حافظ نعیم الرحمان، حزب المجاہدین پاکستان کے مرکزی رہنما تاج الدین، نائب امرا مظفر احمد ہاشمی، ڈاکٹر اسامہ رضی، سکریٹری کراچی عبدالوہاب، سکریٹری اطلاعات زاہد عسکری اور دیگر بھی موجود تھے۔

یمن میں فوجی قافلے پر خودکش حملے میں 10 اہلکار جاں بحق

7 زخمی ہوئے۔ حملہ آور نے کار سمیت خود کو اڑایا۔ حوثیوں کیخلاف کارروائیاں تیز

صنعا (نیٹ نیوز) یمنی صوبے لحج میں خودکش کار بم حملے میں 10 فوجی جاں بحق اور 7 زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق گورنری یافع میں سرکاری فوج کی عسکری کمک کو خودکش کار بم حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں 10 فوجی جاں بحق اور 7 زخمی ہوگئے۔ کار سوار حملہ آور نے خود کو یمنی فوجیوں کے درمیان اڑایا۔ دوسری جانب عوامی فورسز اور یمنی فوج نے مختلف محاذوں پر حوثیوں اور معزول صدر صالح کی ملیشیاؤں کیخلاف کارروائیاں تیز کردی ہیں۔ تازہ کارروائی میں حوثیوں کی دفاعی لائن اور عسکری کمک کو نشانہ بنایا گیا۔ حوثیوں کے ٹھکانوں پر گولہ باری کے نتیجے میں ان کی کئی فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

میکسیکو میں 10 افراد کو قتل کرنے والا میئر، 4 پولیس افسر گرفتار

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) میکسیکو میں 10 افراد کو ہلاک کرنے اور ان کی لاشوں کو جلانے کے الزام میں ایک میئر اور 4 پولیس افسروں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ جرمن ذرائع ابلاغ کے مطابق متاثرین کی جلی ہوئی لاشیں گزشتہ ہفتہ میکسیکو کے مغربی علاقے میچوایکن سے ملی تھیں۔ قبل ازیں پولیس کا خیال تھا کہ یہ ہلاکتیں ٹرک کے آئل ٹینکر کو آگ لگنے سے ہوئی ہیں۔

لیبیا کے ساحل سے مزید 120 تارکین کی لاشیں برآمد

تارکین سمندری راستے سے اٹلی آرہے تھے۔ سال رواں کشتیاں الٹنے سے 3000 ہلاکتیں، 8 ہزار کو ڈوبنے سے بچایا گیا

روم (نیٹ نیوز) لیبیا کے ساحل سے گزشتہ 10 روز کے دوران ملنے والی 120 تارکین کی لاشیں کشتی کے ذریعے اٹلی پہنچانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ یہ لاشیں ان تارکین کی ہیں جو کشتی الٹ جانے کے باعث ڈوب گئے۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن برائے مائیگریشن (آئی او ایم) کے ترجمان جوئیل ملمین کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ اطلاع لیبیا کے حکام کی طرف سے ملی ہے اور ہم ان سے رابطے میں ہیں۔ انہوں نے میڈیا کو بتایا کہ اطلاعات کے مطابق یہ لاشیں سبراتھا کے قریب سے ملی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس روٹ پر تین دنوں کے اندر لگ بھگ آٹھ ہزار افراد کو ڈوبنے سے بچایا گیا ہے، جن میں سے بیشتر افریقی تارکین وطن تھے اور لیبیا سے کشتیوں کے ذریعے اٹلی آرہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک طویل روٹ ہے اور یہاں پر حادثات کا خطرہ ہمیشہ رہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال ڈھائی لاکھ سے زیادہ تارکین سمندری راستے سے یونان پہنچے جبکہ سال رواں میں تین ہزار سے زائد تارکین کشتیاں ڈوبنے سے ہلاک ہوچکے ہیں اور یہ مسلسل تیسرا سال ہے جب اتنی بڑی تعداد میں تارکین ڈوب کر ہلاک ہوئے۔

پیرس میں سعودی خاتون کی 12 کروڑ مالیت کی گھڑی چھین کر راہزن فرار

پیرس (نیٹ نیوز) فرانسیسی دارالحکومت میں دو افراد سعودی عرب کی خاتون کو تشدد کا نشانہ بنا کر 12 کروڑ روپے مالیت کی گھڑی چھین کر فرار ہوگئے۔ ہفتہ کو ذرائع ابلاغ کی رپورٹس کے مطابق سعودی عرب کی خاتون نے پیرس کی پولیس کو بتایا کہ نامعلوم افراد نے پیرس کے نواح میں اسے مارا پیٹا اور اس سے زبردستی سوس برانڈ رچرڈ ملی واچ چھین کر فرار ہوگئے۔ خاتون کی رپورٹ پر پیرس میں مسلح ڈکیتیوں کی تحقیقات کرنے والے پولیس کے خصوصی یونٹ نے راہزنی کی اس واردات کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔

غلطی یا کارستانی، گوگل نے فلسطین کو عالمی نقشے سے نکال دیا

عالمی اصولوں کے خلاف، دنیا کی توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش ہے، فلسطینی جرنلسٹ فورم

نیویارک (نیٹ نیوز) فلسطینی جرنلسٹ فورم نے دنیا کے نقشے سے فلسطین کو نکالے جانے پر گوگل کی شدید مذمت کی ہے اور کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ فورم نے اس اقدام کو عالمی اصولوں اور ضوابط کے خلاف قرار دیتے ہوئے گوگل کو اس فیصلے کو واپس لینے پر زور دیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی جرنلسٹ فورم کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس اقدام کا مقصد فلسطینی عوام کی قابض اسرائیل سے آزادی کیساتھ ساتھ تاریخ، جغرافیہ کو مسخ، فلسطینیوں اور عربوں کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کی توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ گوگل کا گزشتہ ماہ 25 جولائی کو دنیا کے نقشے سے فلسطین کا نام ہٹانے کا فیصلہ اس اسرائیلی سازش کا حصہ ہے، جس کے مطابق وہ یہودی نسلوں کیلئے اسرائیل کو قانونی ریاست قرار دے کر اس نام کے ذریعے فلسطینیوں کا وجود ہمیشہ کیلئے مٹانا چاہتا ہے۔

فرانس: تقریب میں آگ لگنے سے 13 افراد ہلاک، 6 زخمی

آگ کیک پر رکھی موم بتیوں کی وجہ سے لگی، حکام کا دہشتگردی کے شبہ سے انکار، 50 فائر فائٹرز نے آگ پر قابو پایا

پیرس (نیٹ نیوز) فرانس کے مغربی شہر روئین کے ایک بار میں سالگرہ کی تقریب کے دوران آگ لگنے سے کم سے کم 13 افراد ہلاک اور چھ زخمی ہوگئے ہیں۔ فرانس کے وزیر داخلہ برنارد کیزنیو کا کہنا ہے کہ کیوبا لیبری نامی بار کے بیسمنٹ روم میں رات کو آگ لگی۔ حکام کے مطابق آگ پر قابو پانے کے لیے 50 سے زائد فائر فائٹرز کو طلب کیا گیا۔ فرانس کے وزیر داخلہ برنارد کیزنیو کے مطابق اس حوالے سے تحقیق کا آغاز بھی کردیا گیا ہے۔ حکام نے اس واقعے میں دہشت گردی کے کسی بھی شک و شبہہ سے سے انکار کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق آگ لگنے کی وجہ کیک پر رکھی جانے والی موم بتیاں ہوسکتی ہیں۔ ابتدائی رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ آگ سیلنگ میں لگی اور لوگوں کی ہلاکتیں ممکنہ طور پر چھت میں استعمال ہونے والے مادے سے نکلنے والی زہریلی گیسوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ ہلاک ہونے والے افراد کی عمریں 18 سے 25 سال کے درمیان بتائی جارہی ہیں۔

ہفتۂ کشمیر

3 اگست کشمیریوں نے بھارتی میجر، فوجیوں سے آزادی کے نعرے لگوادیے، کرفیو کے باوجود مارچ ☆4 اگست بھارتی فوج کا مظاہرین پر پیلٹ گنوں کا استعمال، 3 کشمیری شہید، ہنگامے پھوٹ پڑے ☆5 اگست علی گیلانی کی قیادت میں کشمیریوں کا دھرنا، سوپور میں مشعل بردار ریلی ☆6 اگست قابض بھارتی فوجیوں نے ضلع پہلگام میں 3 درجن سے زائد موٹر سائیکل جلادیں، 500 گرفتار ☆7 اگست ہزاروں کشمیری کرفیو توڑ کر سڑکوں پر آگئے، 3 شہید، 300 زخمی ☆8 اگست قابض فوجیوں کی فائرنگ مزید 4 شہید، متعدد زخمی ☆9 اگست مقبوضہ وادی میں خاتون سمیت 3 شہید، وانی کے والد کی قیادت میں ریلی کا حضرت بل کی جانب مارچ۔

ہفتۂ فلسطین

☆3 اگست یہودی آبادکاروں کا فلسطینی لڑکی پر تشدد، زندہ جلانے کی کوشش ☆4 اگست اسرائیل نے 19 ہزار یمنی بچے اغواء کرنے کا اعتراف کرلیا ☆5 اگست اسرائیلی فوج ٹینکوں اور بلڈوزروں کے ساتھ غزہ میں داخل، مکان مسمار کردیا ☆6 اگست اسرائیلی فورسز کا وحشیانہ کریک ڈاؤن جاری، مزید 14 فلسطینی کو گرفتار کرلیا گیا ☆7 اگست فلسطینیوں کو بے گھر کرنے کی ظالمانہ صیہونی پالیسی میں 40 فی صد اضافہ ہوگیا ☆8 اگست اسرائیلی فوج کے کنٹرول ٹاور پر فلسطینیوں کے پٹرول بم حملہ، 2 افراد زخمی، ایک کی حالت تشویشناک ☆9 اگست فلسطینی احتجاجی ریلیوں پر صیہونی فوج کا وحشیانہ تشدد، صحافی سمیت متعدد زخمی ہوگئے۔

ہفتۂ عراق، شام

☆3 اگست شام میں روسی طیاروں کی بمباری سے 50 افراد شہید، متعدد زخمی ہوگئے ☆4 اگست شام کے شہر حلب میں لڑائی کے دوران ایرانی توپ خانے کے ایک افسر سمیت دو ایرانی ہلاک ☆5 اگست عراق کے صوبہ انبار میں لڑائی میں کئی شیعہ علماء اور طلباء ہلاک، نجف میں تدفین ☆6 اگست عراق میں تین ہزار پناہ گزینوں کو یرغمال بنالیا گیا، ان میں سے 12 افراد قتل ☆7 اگست کرکوک میں سڑک کنارے نصب سرنگ پھٹنے سے تین افراد زخمی ہوگئے ☆8 اگست منبج کا قبضہ دو سال بعد واپس لے لیا گیا، شام فوج کا سویدا نامی جیل پر دھاوا ☆9 اگست عراقی شہر کرکوک میں 52 افراد زندہ جلا دیئے گئے۔

ہفتۂ افغانستان

☆3 اگست کابل سے امریکی اور آسٹریلوی پروفیسر اغوا، نامعلوم مقام پر منتقل ☆4 اگست جلال آباد میں فوجی کاروان پر حملے میں جنرل سمیت 10 ہلاک، متعدد اہلکار زخمی ہونے کی اطلاعات ☆5 اگست پکتیا میں مجاہدین کا کمانڈوز پر تباہ کن حملہ، 3 ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ، 17 ہلاک ☆6 اگست ہرات میں سیاحوں پر حملہ، 3 امریکیوں سمیت 6 زخمی ہوگئے ☆7 اگست ضلع میوند میں مجاہدین اور کٹھ پتلی افواج میں 4 گھنٹے تک لڑائی، 6 فوجی مارے گئے ☆8 اگست غور ضلع شہرک میں فوجی چوکی پر حملہ، 10 اہلکار ہلاک، متعدد زخمی، کئی کی حالت تشویشناک ☆9 اگست بدخشاں، قندوز، قندھار، ہلمند میں فوجی مراکز اور 11 چوکیاں فتح۔

بقیہ 1 — القلم

کرلیا۔ افغانستان کے صوبہ ننگرہار کے شہر جلال آباد میں غیر ملکی فوجی قافلے پر کار فدائی حملہ ہوا ہے۔ گورنر کے ترجمان عطاء اللہ کے مطابق دھماکا خیز مواد سے بھری کار فوجی قافلے سے ٹکرائی جس سے ایک ٹینک تباہ ہوا۔ اور 6 فوجیوں کے مارے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ادھر کابل سے امریکی اور آسٹریلوی پروفیسروں کو نامعلوم افراد اغوا کر کے لے گئے۔ افغان دارالحکومت کابل میں امریکی یونیورسٹی کیمپس سے ایک امریکی اور ایک آسٹریلوی پروفیسر کو نامعلوم افراد نے گزشتہ روز کابل میں اس وقت اغواء کرلیا جب وہ یونیورسٹی کیمپس سے نکل رہے تھے۔ ان کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ خوست میں بارودی سرنگ کے دھماکہ میں ایک خاتون سمیت تین افراد ہلاک ہوگئے۔ جوزجان میں عسکریت پسندوں نے نجی ٹیلی کام کمپنی این ٹی ایم کے چار مغوی کارکنوں کو رہا کردیا۔ افغان میڈیا کے مطابق ضلعی پولیس چیف کے مطابق ضلع علی شیر میں ایک گاڑی کے قریب بارودی سرنگ کا زوردار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک خاتون، ان کی بیٹی اور ایک اور شخص ہلاک ہوگیا۔ پولیس کے مطابق بارودی سرنگ سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو نشانہ بنانے کیلئے نصب کیا گیا تھا شمالی صوبہ جوزجان میں عسکریت پسندوں نے نجی ٹیلی کام کمپنی این ٹی ایم کے چار مغوی کارکنوں کو رہا کردیا۔ افغانستان کے مغربی صوبے ہرات میں ایک درجن سے زائد غیر ملکی سیاحوں کے قافلے پر مسلح افراد نے حملہ کرکے 6 سیاح زخمی کردیئے ہیں، جن میں 3 امریکی بھی شامل ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق سیاحوں میں 6 برطانوی شہری اور ایک جرمن باشندہ بھی شامل ہے، تاہم وزارت داخلہ کے ترجمان صدیق صدیقی کا کہنا ہے کہ غیرملکیوں کی قومیت یا مزید کے زخمی ہونے کی اطلاعات نہیں ملی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قافلہ کی نگرانی سیکورٹی فورسز کے سپرد تھی، جس کے سبب سیاحوں کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا اور نہ انہیں اغوا کیا جاسکا۔ دوسری طرف غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق گیارہ سیاح ہلاک جبکہ پانچ زخمی ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ سیاحوں میں چھ برطانوی، تین امریکی، دو سکاٹ لینڈ اور ایک جرمنی کا باشندہ شامل ہے۔ ادھر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں حیدر آباد کے علاقے میں سفاک جنگجو کمانڈر ملنگ کو مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کردیا۔ جبکہ رپورٹ کے مطابق ضلع ہلگر کے گنڈہ ایر کے علاقے میں مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا، جس میں 4 اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی اور مجاہدین نے ایک ہیوی مشین گن، تین کلاشنکوفیں، تین موبائل سیٹیں، تین زرے اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔ اسی طرح آہنی اور سنگر کے علاقوں میں واقع پولیس چوکیوں پر ہونے والا حملے میں 2 اہلکار ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے۔ ادھر صوبہ میدان سے آمدہ رپورٹ کے مطابق ضلع سید آباد کے اوتزیو کے علاقے میں مجاہدین اور دشمن کے درمیان چھڑنے والی لڑائی ایک گھنٹے تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ اور ظالم فوجی کمانڈر زربائی ایک محافظ موقع پر ہلاک ہوا۔ اسی طرح اکاخیل کے علاقے میں بم دھماکہ سے اور شیرازی بابا کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں 2 فوجی ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔ ادھر کمانڈوز اور کٹھ پتلی فوجوں پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر کے کوڈوال کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر حملہ کیا، جس میں ایک ٹینک اور موٹر سائیکل تباہ ہونے کے علاوہ 2 فوجی ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے۔ دوسری جانب ضلع جانی خیل کے رباط کے علاقے میں مجاہدین نے کمانڈوز پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 6 اہلکار ہلاک ہوئے۔ جبکہ رپورٹ کے مطابق ضلع سکلکئی کے لواڑہ کے علاقے میں کمانڈوز نے مجاہدین کی مورچوں پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں 3 کمانڈوز ہلاک ہونے کے علاوہ 2 فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ زابل کے صوبائی دارالحکومت قلات شہر کے مربوطہ نورک کے علاقے میں واقع چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کمانڈر حکمت سمیت 3 اہلکار ہلاک جبکہ 4 مزید زخمی ہوئے۔ دوسری جانب کاکڑان کے علاقے میں گشتی پارٹی پر ہونے والے دھماکہ سے 7 فوجی ہلاک ہوئے۔ جبکہ ضلع شہر صفا ہزارتک کے علاقے میں فوجی قافلے پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں 3 ٹینک، ایک رینجر گاڑی تباہ اور ان میں سوار اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔ ضلع شاہ جوئے سے اطلاع ملی ہے کہ تازی رباط کے علاقے میں حکمت عملی کی تحت ہونے والے دھماکہ سے 3 فوجی ہلاک ہوئے۔ عمری آپریشن کے سلسلے میں صوبہ قندہار ضلع میوند کے بند تیمور کے علاقے کے حاجی خیل کے مقام پر واقع چوکی پر حملہ ہوا، جو چار گھنٹے تک جاری رہا، جس سے ایک ٹینک و چوکی کی ٹاور تباہ اور 9 اہلکار ہلاک جبکہ مزید 6 زخمی ہوئے۔ جبکہ ضلع شوراوک کے مدرسہ کے علاقے میں فوجی کانوائی کے 2 ٹینک ایک رینجر گاڑی مجاہدین کی نصب شدہ بم دھماکوں سے تباہ اور ان میں سوار اہلکاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے عمری آپریشن کے سلسلے میں ز صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر کے اکین آباد اور بی بی ہاجرہ کے علاقوں میں مجاہدین نے کٹھ پتلی دشمن کے خلاف وسیع آپریشن کا آغاز کیا، جو رات گئے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے تین چوکیوں اور وسیع علاقے سے دشمن کو مار بھگایا اور اس دوران 6 اہلکار ہلاک جبکہ 9 زخمی ہونے کے علاوہ مجاہدین نے کافی مقدار میں ہلکے و بھاری ہتھیار اور فوجی سازوسامان بھی غنیمت کرلیا۔ دوسری جانب علیشنگ گاؤں کے قریب بم دھماکہ کہ ظالم کمانڈر فریدون ایک محافظ سمیت شدید زخمی جبکہ 3 اہلکار ہلاک ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق صوبہ قندوز ضلع امام صاحب کے مرکزی علاقے تین کمانڈر (یوسف، کاکو اور ملاروزی) سمیت 6 اہلکار ہلاک جبکہ 3 زخمی ہوئے۔

بقیہ 2 — القلم

کو نقل مکانی پر اکسانے کے الزام میں 52 افراد کو زندہ جلا دیا گیا ادھر اتوار کو شمالی شہر موصل میں اخلہ کے مقام پر 15 خودکش بمباروں نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 5 عراقی فوجیوں سمیت 11 افراد مارے گئے۔ القیارہ شہر کے مقامی عہدیدار صالح الجبوری نے بتایا کہ خودکش حملہ آوروں میں سے بعض کو فوج نے کارروائی سے قبل ہی گولیاں مار کر ہلاک کردیا تھا۔ 4 خودکش بمبار دریا کنارے آبادی میں گھس گئے ہیں، جن کی تلاش جاری ہے۔ ادھر جنگجوؤں نے شمالی عراق میں پناہ کے متلاشی 3 ہزار افراد کو یرغمال بنالیا ان میں سے 12 افراد قتل کردیئے گئے جبکہ دیگر افراد مسلح گروہ کے قبضے میں ہی ہیں۔

بقیہ 3 — القلم

کی مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی فوج نے اپنی تازہ کارروائی میں ایک فلسطینی نوجوان کو شہید کردیا جبکہ 6 افراد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق فلسطین کے مقبوضہ مغربی کنارے کے وسطی شہر رام اللہ میں انتہاپسند یہودیوں نے ایک فلسطینی لڑکی کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنانے کے ساتھ اسے زندہ جلانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم فلسطینیوں کے موقع پر پہنچ جانے کے نتیجے میں لڑکی کو بچالیا گیا۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق یہودی شرپسندوں نے ایک فلسطینی لڑکی کو مشرقی رام اللہ میں رمون کے مقام پر اس وقت تشدد کا نشانہ بنایا جب وہ اپنے گھر سے کچھ فاصلے پر بکریاں چرا رہی تھی۔ یہودی آبادکاروں نے بکریوں پر بھی چاقوں اور چھریوں سے حملے کیے، جس کے نتیجے میں کم سے کم 11 بکریاں بھی زخمی ہوئی ہیں۔ فلسطینی لڑکی پر یہودی غنڈہ گردوں نے اس وقت حملہ کیا جب وہ اپنی بھیڑ بکریوں کو بچانے کے لیے آگے بڑھی۔ یہودی آبادکاروں نے فلسطینی لڑکی کو زندہ جلانے کے لیے ایک الاؤ روشن کیا۔ وہ اسے تشدد کے بعد آگ کے الاؤ میں پھینکنے کی کوشش کررہے تھے کہ فلسطینی شہری موقع پر پہنچ گئے۔ فلسطینیوں کو دیکھتے ہی یہودی دہشت گرد موقع سے فرار ہوگئے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ جب یہودی اشرار نے فلسطینی لڑکی کو زندہ جلانے کی کوشش کی اور اس پر تشدد کرتے رہے تو اس وقت یہودی فوجی بھی کچھ ہی فاصلے پر موجود تھے مگر وہ فلسطینی بچی کو بچانے کے لیے نہیں آئے۔ زخمی ہونے والی لڑکی کو اسپتال میں داخل کرادیا گیا ہے۔ غزہ کے مشرقی علاقے دیرالبلح کی سرحد سے اسرائیلی فوج ٹینکوں اور بلڈوزروں کے ہمراہ کئی سو میٹر اندر داخل ہوئی۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق صہیونی فوج کی جانب سے شہری آبادی اور کھیتوں میں فائرنگ بھی کی گئی تاہم اس کے نتیجے میں کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ شمالی شہر نابلس میں بورین اور بیتا کے مقام پر فلسطینی شہریوں کی احتجاجی ریلیوں پر اسرائیلی فوج کے وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں ایک شہری شہید اور درجن سے زائد فلسطینی زخمی ہوگئے ہیں۔ ادھر ایک دوسری کارروائی میں ایک صہیونی فوجی بھی شدید زخمی ہوا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق ہلال احمر فلسطین کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق جنوبی نابلس میں بیتا اور بورین کے مقام پر فلسطینی شہریوں نے احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ صہیونی فوجیوں نے فلسطینی مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ان پر وحشیانہ تشدد کیا جس کے نتیجے میں تین افراد زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں سے ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ قبل ازیں اسی علاقے میں نکالی گئی ریلی کے دوران اسرائیلی فوج کی آنسو گیس کی شیلنگ کے نتیجے میں 10 شہری زخمی ہوگئے تھے جنہیں موقع پر طبی امداد مہیا کی گئی ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ صہیونی فوج کی گشتی پارٹیوں نے ہفتے کی شام حارہ الجمائل، حارہ دویکات، بیتا اور الفوقا کے مقامات پر فلسطینی مظاہرین پر تشدد کیا۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ صہیونی فورسز نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے ان پر اندھا دھند آنسو گیس کی شیلنگ کی، لاٹھی چارج کیا اور ربڑ کی گولیاں برسائیں۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق "اوچا" کی جانب سے جاری کردہ ایک تازہ رپورٹ میں فلسطینیوں کے مکانات کی مسماری کی صہیونی پالیسی میں شدت پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ سنہ 2015ء کی نسبت رواں سال فلسطینی علاقوں میں فلسطینی شہریوں کے مکانات کی مسماری میں 40 فی صد اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ ایک ہفتے کے دوران قابض صہیونی انتظامیہ نے مشرقی بیت المقدس میں فلسطینی شہریوں کے 20 مکانات مسمار کئے جس کے نتیجے میں دسیوں فلسطینی شہری مکان کی چھت سے محروم ہوگئے۔ فلسطین کے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں اسرائیلی ریاستی دہشت گردی، یہودی آباد کاری اور دیوار فاصل کے خلاف نکالی گئی احتجاجی ریلیوں پر صہیونی فورسز نے طاقت کا وحشیانہ استعمال کیا ہے، جس کے نتیجے میں ایک صحافی سمیت درجنوں فلسطینی زخمی ہو گئے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق ہفتے کے روز غرب اردن کے وسطی شہر رام اللہ میں نعلین، بلعین، النبی صالح اور قلقیلیہ میں کفر قدوم کے مقامات پر نکالی گئی ریلیوں پر صہیونی فوجیوں نے تشدد کا وحشیانہ استعمال کیا، جس کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہوگئے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق ہلال احمر فلسطین کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق جنوبی نابلس میں بیتا اور بورین کے مقام پر فلسطینی شہریوں نے احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ صہیونی فوجیوں نے فلسطینی مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ان پر وحشیانہ تشدد کیا جس کے نتیجے میں تین افراد زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں سے ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ قبل ازیں اسی علاقے میں نکالی گئی ریلی کے دوران اسرائیلی فوج کی آنسو گیس کی شیلنگ کے نتیجے میں 10 شہری زخمی ہوگئے تھے جنہیں موقع پر طبی امداد مہیا کی گئی ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ صہیونی فوج کی گشتی پارٹیوں نے ہفتے کی شام حارہ الجمائل، حارہ دویکات، بیتا اور الفوقا کے مقامات پر فلسطینی مظاہرین پر تشدد کیا۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ صہیونی فورسز نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے ان پر اندھا دھند آنسو گیس کی شیلنگ کی، لاٹھی چارج کیا اور ربڑ کی گولیاں برسائیں۔ ادھر بورین کے مقام پر فلسطینی شہریوں اور صہیونی فورسز کے درمیان تصادم کے نتیجے میں کم سے کم ایک اسرائیلی فوجی بھی زخمی ہوا ہے۔ عبرانی نیوز ویب پورٹل "0404" نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ بورین کے مقام پر فلسطینیوں کی سنگ باری سے ایک فوجی کو بھی زخم آئے ہیں جسے علاج کے لیے فوجی اسپتال منتقل کیا گیا ہے

بقیہ 4 — القلم

کے بعد انسان اپنی دینی و روحانی زندگی میں نمایاں اور خوشگوار تبدیلی محسوس کرتا ہے اور زندگی کا رخ دنیاداری سے مڑ کر آخرت کی تیاری کی طرف ہوجاتا ہے۔

بقیہ 5 — القلم

ان خیالات کا اظہار انہوں نے 5 اگست خطبہ جمعۃ المبارک چک نمبر 64 ای بی عارف والا میں خصوصی خطاب میں کیا۔ اپنے خطاب میں مولانا نے جہاد اور تحریک کشمیر پر مفصل بیان فرمایا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ جہاد سے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے تحریک کشمیر سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے۔

بقیہ 6 — القلم

کی گھروں میں گھس کر مارپیٹ، کشمیریوں کا اقوام متحدہ فوجی مبصر دفتر کیسامنے دھرنا، قابض بھارتی فوجیوں کی گھروں میں گھس کر مار پیٹ۔ تفصیلات کے مطابق ضلع بارہمولا کے نوگام سیکٹر میں جھڑپ کے دوران جیش محمدؐ کے مجاہد چوہدری ظہیر اکبر جام شہادت نوش کرگئے، ان کا تعلق فارورڈ کہوٹہ آزاد کشمیر سے تھا، جھڑپ میں 2 فوجیوں کو بھی واصل جہنم کیا گیا۔ بھارتی فوج نے تقریب میں شرکت کیلئے جانے والوں کو گھیر کر پیلٹ مار دیے پیلٹ لگنے سے حافظ قرآن کی بینائی ضائع ہونے کا خدشہ اسلام آباد (اننت ناگ) میں ایک کمسن حافظ قرآن عادل اپنی والدہ کے ساتھ جارہا تھا کہ بھارتی فوج نے پیلٹ گن سے نشانہ بنایا ڈالا جس سے دونوں ماں بیٹے کی آنکھوں میں چھرے لگنے سے ان کی بینائی ضائع ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ دونوں کو صورہ میڈیکل ہسپتال داخل کروادیا گیا ہے۔ اسی گاؤں میں پیلٹ فائرنگ سے مزید 40 کشمیری زخمی ہوئے ہیں جن میں کئی خواتین شامل ہیں۔ واقعہ کیخلاف ہزاروں کشمیریوں نے زبردست احتجاجی مظاہرے کئے اور بھارتی فورسز پر پتھراؤ کیا گیا۔ بھارتی فوجی املاک جلانے لگے، مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی طرف سے سری نگر اور پلوامہ میں دو کشمیری نوجوانوں کی شہادت کیخلاف احتجاجی مظاہروں میں مزید شدت پیدا ہوگئی ہے جبکہ بھارتی فوج نے ایک بار پھر چھتہ بل، صفا کدل، لتہ پورہ، کولگام اور اونتی پورہ میں نہتے مظاہرین کیخلاف پیلٹ بندوق، مرچی گرنیڈز اور پیپر گیس کا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ فائرنگ بھی کی جس پر درجنوں افراد زخمی ہوگئے ہیں جن میں سے اکثر کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ بھارتی فورسز نے لیتہ پورہ علاقہ میں ایک مسجد پر پتھراؤ کر کے اس کے شیشے توڑ دیے۔ اسی طرح کئی گھروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ کولگام میں بھارتی فوج نے مشتعل ہوکر کئی موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں جلا ڈالیں۔ بیج بہاڑہ میں خلاف پہنے تین کشمیری مجاہدین ریلی میں شریک ہوئے اور مظاہرین سے اپیل کی کہ وہ حریت قائدین کی طرف سے اعلان کردہ پروگراموں میں بھرپور انداز میں شریک ہوں۔ کشمیری مجاہدین کی ریلی میں کھلے عام شمولیت پر بھارتی خفیہ اداروں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ ادھر کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے سخت کرفیو کے نفاذ اور درگاہ حضرت بل کی ناکہ بندی کی وجہ سے کشمیر کی تاریخ میں پہلی بار سرینگر کی تاریخی درگاہ میں نماز جمعہ ادا نہیں کی جاسکی۔ انتظامیہ نے وادی کشمیر کے تمام اطراف و اکناف میں بھارتی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کو تعینات کر کے جمعہ کو کرفیو اور دیگر پابندیاں مزید سخت کردیں۔ اس کارروائی کا مقصد لوگوں کو رواں کشمیر انتفاضہ کے دوران بھارتی فورسز کی طرف سے بے گناہ کشمیریوں کے قتل کے خلاف احتجاج کیلئے مظاہرے اور درگاہ حضرت بل کی طرف مارچ کرنے سے روکنا تھا۔ مارچ کی کال حریت قیادت نے مشترکہ طور پر دی تھی جو مقبوضہ علاقے میں بھارتی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کی طرف سے جاری قتل عام کے خلاف احتجاجی پروگرام کے حصہ تھی۔ انتظامیہ کی طرف سے سرینگر میں جامع مسجد اور خانقاہ معلی اور مقبوضہ علاقے کی دیگر مساجد کی ناکہ بندی کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں نے نماز جمعہ سڑکوں پر ادا کی۔ سرینگر، بڈگام، گاندربل، پٹن، سوپور، بارہمولہ، بانڈی پورہ، حاجن، کپواڑہ، کلن پوشپورہ، تریہگام، ہندواڑہ، اسلام آباد، کولگام، بیج بہاڑہ، ترال، پلوامہ، پامپور، شوپیاں اور دیگر علاقوں میں ہزاروں لوگ کرفیو توڑتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے آزادی اور پاکستان کے حق میں اور بھارت کے خلاف نعرے بلند کئے۔ ادھر ہزاروں کشمیریوں نے کلگام میں بڑا مارچ کیا اور بھارتی فوج کی طرف سے بیج بہاڑہ اور دیگر علاقوں میں کشمیری خواتین سے بدسلوکی کے واقعات کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہوئے گوانڈیا گوبیک اور ہم کیا چاہتے آزادی کے نعرے لگائے گئے۔ بزرگ کشمیری قائد سید علی گیلانی نے بھارتی فوج کی ریاستی دہشت گردی کیخلاف وال چاکنگ مہم شروع کردی اور اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر گوانڈیا گوبیک لکھا۔ علاوہ ازیں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی اور حریت رہنما میر واعظ عمر فاروق کو گرفتار کرکے سری نگر کے تھانوں میں منتقل کردیا، حریت رہنما کشمیر کے ضلع (اننت ناگ) اسلام آباد کے تاریخی لال چوک کی جانب ہونے والے مارچ میں شرکت کے لئے کرفیو توڑتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے جس کے بعد پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا۔ ادھر کشمیری مجاہدین کے دو مختلف حملوں میں بھارتی افواج کے افسر سمیت تین اہلکار ہلاک جبکہ پانچ شدید زخمی ہوگئے، بھارتی افواج نے دو مختلف جھڑپوں میں دو مجاہدین کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ کشمیری میڈیا کو فوجی ذرائع سے موصول اطلاعات کے مطابق سوموار کو مقبوضہ کشمیر کے ضلع کپواڑہ میں مجاہدین اور بھارتی افواج کی جھڑپ میں بارڈر سکیورٹی فورسز کے تین ہلاک جبکہ ایک مجاہد شہید ہوگیا۔ بھارتی فوجی افسر نے بتایا کہ پانچ دیگر اہلکار نوگل سیکٹر میں ہونے والی اس جھڑپ میں شدید زخمی ہوئے جبکہ ایک مجاہد شہید ہوگیا۔ زخمی فوجیوں میں تین بی ایس ایف اور دو کا تعلق آرمی سے ہے

بقیہ 7 — القلم

میں صبح سے شام تک یہ کورس پڑھایا گیا۔ کورس کے شرکاء نے ان دورات سے بے حد نفع اٹھایا اور اسے مفید قرار دیتے ہوئے اس عندیے کا اظہار کیا کہ ایسے دورات ہر سال منعقد کئے جائیں اور دیگر شہروں میں بھی منعقد کیے جائیں۔ اس موقع پر شرکاء نے الرحمت اور امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ یاد رہے کہ بعض مقامات پر ان کورسز میں پروجیکٹر کا بھی استعمال کیا گیا جس سے شرکاء کو حج کے ارکان واحکام سمجھنے میں بے حد سہولت ہوئی۔

بقیہ 8 — القلم

کمپنی پی آر کے فوڈ اور ماں بارودی فوڈ کو دیا گیا ہے لیکن نئی کمپنی سے بھی مدارس کے منتظمین نے کھانا لینے سے انکار کردیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق مدرسوں سے وابستہ لوگوں کا کہنا ہے کہ کھانا بھیجنے والی تنظیمیں مدرسوں میں پڑھنے والے بچوں کے عقائد کو ٹھیس پہنچاسکتی ہیں۔ اس لئے خاندان کے لوگوں نے کھانا کھلانے سے انکار کردیا ہے۔

بقیہ 9 — القلم

چاہتے، "آزادی" اور "نعرہ تکبیر، اللہ اکبر" کے نعرے لگائے۔ نوجوانوں نے میجر کو کندھوں پر اٹھایا اور اسے دوبارہ نعرے لگانے کے لیے کہا جس منٹ تک نعرے لگاتا رہا جس کے بعد نوجوانوں نے انہیں جانے دیا اور متنبہ کیا کہ اگر اس نے دوبارہ لوگوں کو ڈرانے کی کوشش کی تو سنگین نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ اس دوران لاؤڈ اسپیکر پر معمول کے مطابق آزادی کے ترانے چل رہے تھے۔ اس کے بعد اسلام آباد پولیس کا ایس ایس پی گاؤں میں آیا اور سرینگر جموں شاہراہ پر جمع لوگوں کو شاہراہ خالی کرنے کے لیے کہا جسے نوجوانوں نے ٹھکرا کر اسے فوری طور پر علاقہ چھوڑنے کو کہا۔ تو اس نے واپسی میں ہی عافیت سمجھی اور اپنے اہلکاروں کے ساتھ چلتا بنا۔

بقیہ 10 — القلم

پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان افراد کیخلاف قائم مقدمات منصفانہ نہیں تھے۔ امریکی گروپ انٹرنیشنل کمپین فار ہیومن رائٹس کا کہنا ہے کہ سزا پانے والوں میں شامل شخص شہرام احمدی کو جبری اعتراف کی بنیاد پر تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ امریکی گروپ نے انکشاف کیا ہے کہ جن افراد کو پھانسی دی گئی انہیں اہلخانہ سے ملنے بھی نہیں دیا گیا۔ ادھر انسانی حقوق کی تنظیموں نے دعویٰ کیا ہے کہ رواں ہفتے کے دوران ایران نے 21 سنی مسلمانوں کو اجتماعی طور پر پھانسی دے دی تھی۔ اس کے علاوہ 17 کارکنوں کو دی گئی سزائے موت پر عمل درآمد کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ 11 — القلم

نے بھارتی وزیر خارجہ سشما سوراج کے اس بیان پر کہ پورے کا پورا کشمیر ہمارا ہے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکمرانوں کا یہ وطیرہ ہی رہا ہے کہ وہ حقائق کو مسخ کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی فوجی طاقت، ضد اور ہٹ دھرمی کے غیر اخلاقی اور غیر جمہوری ہتھکنڈوں سے بھارت ایک نہتی قوم کو غلام بنانا چاہتا ہے اور اس حرکت پر بھارتی حکمرانوں کو شرم بھی نہیں آتی۔ اگر بھارتی وزیر خارجہ کے اس بیان میں ذرا بھر بھی سچائی ہوتی تو یہ خود یا ان کا کوئی کارندہ ان وردی پوش بیساکھیوں کے بغیر گھوم پھر کر دکھائیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بھارت کی مختلف ریاستوں اور پوری دنیا میں ہمارے مسئلہ کی گونج سنائی دے رہی ہے، اگر یہ نوشتہ دیوار پڑھنے کے بجائے آپ اپنی آنکھوں پر پردہ ڈالیں گے تو اس سے حقائق تبدیل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے سشما سوراج کو تاریخ کا ازسرنو مطالعہ کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ جس خطہ کی وہ بات کررہی ہیں وہ بین الاقوامی سطح پر منظور شدہ ایک متنازعہ مسئلہ ہے اور اس کے حق میں درجن بھر قراردادیں موجود ہیں جن پر عالمی برادری اور خود بھارت کے بھی دستخط موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور آج پھر اپنے اس موقف کو دہراتے ہیں کہ عالمی برادری بھارت کے بات چیت کے جھانسے میں نہ آئے، بلکہ اس دیرینہ مسئلہ کے حتمی حل کے لیے اپنی کوششیں تیز کرے۔ شوپیاں میں صدر ضلع محمد یوسف فلاحی کو پولیس کے بے ضمیر کارندوں کی طرف سے دی گئی دھمکی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے انہوں نے پولیس اہلکاروں کو متنبہ کیا کہ ہم ایسے غداران ملت کی ایک فہرست تیار کررہے ہیں جو موجودہ تحریک کو سبوتاژ کرنے کی اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہیں آرہے ہیں۔

بقیہ 12 — القلم

نے شرکاء کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی بلوچستان اور کشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں اور قادیانیوں کو ناکام بنانا فرض عین ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت حکومت اور عوام کی اولین فرائض میں سے ہے اس لئے نظریہ پاکستان کے اصول وضوابط کی روشنی میں اسلامی تشخص اور کتاب و سنت کی روشنی میں معاشی معاشرتی کا تحفظ کیا جائے اور آئین پاکستان کی روشنی میں سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ مقررین نے مزید کہا کہ انڈین آرمی کی ظلم و بربریت اقوام عالم کے سامنے اجاگر کی جائے، قادیانی لیٹریچر اشاعت و تقریر اور ان کے جو تبلیغی ادارے جو فعال ہیں آئین پاکستان کی روشنی میں ان قوانین کو ان پر لاگو کیا جائے۔ کانفرنس کی اختتامی دعا میں پاکستان اور عالم اسلام کے لئے خصوصی دعائیں کیں گئی۔

بقیہ 13 — القلم

حاصل کرکے دم لیں گے خالصتان بن کر رہیگا۔ نیویارک میں مقیم سکھ کمیونٹی کے رہنماؤں گلدیپ سنگھ، چرن سنگھ م، بابا مکھن سنگھ، حرجیت سنگھ نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان ایک دہشت گرد ملک ہے اس ملک کی خفیہ ایجنسی را اپنے ہمسایہ ممالک میں دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث ہے، بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم آئی ایس آئی ایس کے خفیہ طور پر را کے ساتھ تعلقات ہیں۔ سکھ کمیونٹی کے رہنما دلبیر سنگھ نے نجی ٹی وی گفتگو میں کہا کہ 15 اگست کو ہم ایک لاکھ سکھوں کے دستخطوں پر مشتمل ایک پٹیشن امریکی صدر باراک اوبامہ کو بھیج رہے ہیں جس میں حکام سے درخواست کرینگے کہ وہ بھارت کے خلاف ہماری آزادی کی تحریک کی حمایت کریں۔ انہوں نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجی غنڈے کشمیریوں پر ناحق ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں، ہم کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان سمیت دیگر ممالک سے بھی درخواست کی کہ وہ سکھوں کی آزادی کے لئے ہماری مدد کریں اور ہمارے اوپر ہونے والے ہندو راشٹریہ کی جانب سے مظالم کے خلاف آواز بلند کریں۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں سکھ قوم 15 اگست کو یوم سیاہ کے طور پر منائے گی اور ہم دنیا پر واضح کر دینگے کہ ہندوستان میں ہندو غنڈے اقلیتوں کے ساتھ ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔

بقیہ 14 — القلم

ٹاؤن شپ میں پچیس افراد جبکہ آٹھ ساگائن ٹاؤن میں ہلاک ہوئے ہیں۔ طبی عملے کا کہنا ہے کہ ہلاک ہونیوالوں میں بخار، کھانسی، سردرد اور معدے میں درد ہوتا ہے جس کے بعد وہ دم توڑ جاتے ہیں حکام کا کہنا ہے کہ بیماری کی تشخیص کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

بقیہ 15 — القلم

ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا تھا۔ شامیوں پر کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہے۔ دوسری جانب شامی شہر حلب میں لڑائی کے دوران ایرانی توپخانے کے 2 افسر ہلاک ہوگئے ہیں۔ ایرانی آرٹلری کا لیفٹیننٹ محمد مرادی حلب میں عوامی فوج کے حملے میں ہلاک ہوا۔

بقیہ 16 — القلم

کمر پر گولی کے زخم سے اٹھارہ سال پال دم توڑ گیا۔ فوٹیج سامنے آنے پر پال کے لواحقین سراپا احتجاج بن گئے۔ انہوں نے انصاف کی فراہمی اور واقعے کی شفاف تحقیقات کیلئے کارروائی کا مطالبہ کردیا۔ پولیس حکام کے مطابق تین افسران کو معطل کرکے واقعے کی تفتیش کی جا رہی ہے۔

بقیہ 17 — القلم

بتایا گیا ہے کہ ان میں سے 6.7 فیصد درخواست دہندگان کو جرمنی میں پناہ دی جاچکی ہے۔

بقیہ 18 — القلم

پائلٹ زخمی ہوا۔ دیگر 3 مسافر محفوظ رہے، یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب چین کی نجی ایئر لائن کا ہیلی کاپٹر نجی آزمائشی پرواز پر روانہ ہوا اور ٹیک آف کے کچھ دیر بعد ہی ہیلی کاپٹر کے بلیڈز سڑک پر لگے لیمپ سے ٹکرا گئے جس سے ہیلی کاپٹر سڑک پر گر گیا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار تینوں مسافر محفوظ رہے جبکہ پائلٹ زخمی ہوگیا۔

افاداتِ اکابر

قرآن کی جامعیت

ایک طرف سائنس کی موجودہ ترقیات اور حیرت انگیز ایجادات واختراعات کو دیکھ کر عقل دنگ ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی عقل میں کیا کیا صلاحیتیں رکھی ہیں اور جب ان صلاحیتوں سے کام لیا گیا تو عقل نے کہاں تک رسائی حاصل کر لی ہے، ان چیزوں کو دیکھ کر سائنس دانوں کے کمال کا اعتراف کرنا پڑتا ہے لیکن یہ صورت کمال کا صرف ایک ہی رخ ہے اسی تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے کہ ان آیاتِ قدرت اور عجائباتِ تکوین کو دیکھنے کے بعد بھی وہ اب تک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے اور ایمان باللہ کی دولت سے محروم ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ یہی عقلاء فکر ونظر کے اس رخ پر اس قدر جاہل کیسے رہ گئے، لیکن حق تعالیٰ ان کے کفر وانکار کی حقیقت سے بھی پردہ اُٹھاتا ہے، ارشاد ہے: **یعلمون ظاهرا من الحيوة الدنيا وهم عن الاخرة هم غافلون**

''وہ حیات دنیا کے ظاہر ہی میں سے کچھ جانتے ہیں اور یہی لوگ آخرت سے تو بالکل غافل ہی ہیں۔''

دنیا کا بھی ظاہر اور وہ بھی بہ ہمہ جہت محدود مقدار میں جانتے ہیں، ان کا ذہن اور ان کی فکر ونظر اس طرف بالکل نہیں جاتی کہ اس حیرت انگیز کائنات اور پراسرار وحقائق مخلوقات کے خالق پر ایمان لائیں، ایک طرف یہ ذہانت اور حیرت انگیز ذہانت اور دوسری طرف اس قدر غباوت اور غیر معمولی غباوت بجائے خود کس قدر عجیب اور حیرت ناک ہے اور حق تعالیٰ کے اس ارشاد کی صداقت کی کتنی سچی گواہی ہے: **ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور**

''اللہ تعالیٰ جس کو روشنی نہ دے تو اس کے لئے کہیں روشنی نہیں ہے۔'' (بصائر وعبر: ج۱، ص۳۹)

معارفِ جہاد

کینسر کے بیوپاری

تھوڑا سا غور کیا جائے کہ آخر یہودیوں کو مدینہ منورہ سے کیوں نکالا گیا؟ یہودیوں سے جزیرۃ العرب کو پاک کرنے کا عزم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں فرمایا؟ بات بالکل واضح ہے کہ یہودیت ایک کینسر ہے جس میں ہزار کینسر مزید چھپے ہوئے ہیں...... اور یہودی اس کینسر کے بیوپاری اور تقسیم کنندگان ہیں اور وہ اس بیوپار کے اتنے ماہر ہیں کہ ہمیشہ اس کینسر پر ایسے لیبل چسپاں کر لیتے ہیں کہ مسلمان جوق در جوق مال دے دے کر اس کینسر کو خریدتے ہیں...... اور اپنے خون میں یہودی کینسر کے اثرات شامل کر لیتے ہیں...... آج اگر عرب وعجم کے مسلمانوں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی پر غور کیا جائے اور ان کے گھروں میں موجود آلات اور لٹریچر کا مشاہدہ کیا جائے اور مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقے کی اکثریت سوچ کو پڑھا جائے تو آپ کو ہر طرف یہودی سرطان کے کیڑے بلبلاتے ہوئے نظر آئیں...... گے۔ حضور اکرم ﷺ نے بہت پہلے مسلمانوں کو اس خطرے سے آگاہ فرما دیا تھا...... مگر اس دور کے اکثر مسلمان اس سے غافل ہیں اور وہ اسلام سے ہٹ کر یہودیت کی طرف قدم بقدم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص۳۳)

عہدِ زریں

جنگ سبیطلہ کے کچھ احوال

نقوش عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

سبیطلہ افریقہ کے معروف شہروں میں سے ہے، کہا جاتا ہے کہ رومی بادشاہ جرجیر اسی کا شہر کا تھا۔ قیروان سے اس شہر کا فاصلہ ستر میل ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد اس شہر کی فتح کے لئے آ چکے تھے لیکن دارالخلافت سے رابطہ ٹوٹ چکا تھا کیونکہ یہ علاقہ دارالخلافت سے بہت دور تھا، حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کی مدد کے لئے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک جماعت روانہ کی۔

جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو مسلمانوں نے خوشی سے نعرہائے تکبیر بلند کئے۔ اولاً مسلمانوں نے یہ ترتیب طے کی کہ فجر سے لے کر ظہر تک لڑائی جاری رکھیں گے اور ظہر کے بعد لڑائی ختم کر دی جائے گی۔

لیکن جب لڑائی کے دن بڑھتے ہی گئے تو ایک دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کچھ خاص مجاہدین کو خیموں میں روک دیا اور پھر جب ظہر کے بعد مسلمانوں نے لڑائی ختم کر دی اور سب واپس خیموں میں جانے لگے تو آپ نے خیموں میں موجود تازہ دم مجاہدین کو حکم دیا کہ وہ دشمن پر حملہ کر دیں چنانچہ ان کے حملے کی تاب دشمن نہ لا سکے اور یوں یہ شہر فتح ہو گیا اور مسلمانوں کو بہت زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا۔ جس میں سے ایک ایک شہسوار کو تین تین ہزار درہم دیئے گئے۔

زیر نظر نقشے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سبیطلہ پہنچنے کی سمت کو دکھایا گیا ہے۔



تابندہ ستارے

45

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

آج بھی اہل مدینہ سلطان نور الدینؒ کا نام نہایت محبت اور احترام سے لیتے ہیں اور اس کا شمار ان نفوس قدسی میں کرتے ہیں جن پر سید البشر ﷺ نے خود اپنے اعتماد کا اظہار فرمایا اور ان کے محبِ رسول ہونے کی تصدیق فرمائی

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

سانحہ حصن الاکراد

۵۵۸ھ/۱۱۶۳ء میں کاؤنٹ ریمنڈ (قمص) والی طرابلس نے شرارت پر کمر باندھی اور اپنی ریاست (کاؤنٹی) کے نواحی مسلم علاقوں کو تاخت وتاراج کرنا شروع کر دیا۔

سلطان کو عیسائیوں کی شرانگیزی کی اطلاع ملی تو اس نے فی الفور اپنے لشکر کو مرتب کیا اور بعزم طرابلس تیزی سے قطع مسافت کرتے ہوئے حصن الاکراد (قلعۂ اکراد) کے قریب ''بقیعہ'' کے مقام پر پڑاؤ ڈال دیا۔ حصن الاکراد کے اندر کثیر التعداد عیسائی جنگجو جمع تھے اور کئی دن سے لڑائی کے لیے تیاری کر رہے تھے تاہم ان کو کھلے میدان میں سلطان کا سامنا کرنے کی ہمت نہ پڑی اور وہ قلعہ بند ہو کر لڑائی کے لیے کسی مناسب موقع کا انتظار کرنے لگے۔ ایک دن عین دوپہر کے وقت جب سلطان کی فوج ہتھیار کھول کر اپنے خیموں میں آرام کر رہی تھی۔ عیسائی قلعہ اکراد کے ایک خفیہ دروازے سے نکل کر پہاڑی راستے طے کرتے ہوئے اچانک اس پر آ پڑے۔ مسلمانوں کو اتنی مہلت بھی نہ ملی کہ ہتھیار سنبھال سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی ایک بڑی تعداد کو عیسائیوں نے آناً فاناً شہید کر ڈالا اور پھر بڑھ کر سلطان کے خیمے کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان نے اس نازک موقع پر بے مثال حوصلہ اور شجاعت کا مظاہرہ کیا اور وہ بغیر قبا پہنے شمشیر بدست اُٹھ کھڑا ہوا اور دائیں بائیں آگے پیچھے وار کرتا ہوا عیسائیوں کی صفوں کو چیر کر نکل گیا۔ خوش قسمتی سے اس کا گھوڑا خیمے کے باہر کھڑا تھا۔ وہ اُچک کر اس پر سوار ہو گیا اور دور تک پھیلے ہوئے عیسائیوں کے جتھوں کے درمیان سے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ نکل گیا۔

اس ہزیمت سے سلطان کو صدمہ تو بہت ہوا لیکن اس کے عزم وہمت میں ذرہ بھر کمی نہ ہوئی۔ وہ جائے سانحہ (بقیعہ) سے صرف چھ کوس کے فاصلہ پر حمص کے قریب بحیرۂ قدس کے کنارے ایک جگہ ٹھہر گیا۔ جلد ہی بقیعہ سے وہ مسلمان بھی وہاں آ پہنچے جو عیسائیوں کی تلواروں کا شکار ہونے سے بچ گئے تھے۔ انہوں نے سلطان سے عرض کیا کہ ہم اس وقت بالکل بے سروسامان ہیں اور خدشہ ہے کہ عیسائی ہمارے تعاقب میں یہاں آ پہنچیں۔ فتح مند دشمن کے اس قدر قریب کھلی جگہ پر پڑاؤ ڈالنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ ہم حمص کے اندر جا کر قیام کریں۔

سلطان نے گرج کر کہا: ''دوستو! اگر میرے ساتھ صرف ایک ہزار سوار رہ جائیں تب بھی مجھے کثیر التعداد دشمن کی کوئی پرواہ نہیں۔ رب ذوالجلال کی قسم جب تک میں عیسائیوں سے مسلمانوں کا بدلہ نہ لے لوں گا۔ ہرگز کسی دیوار کے سایہ میں نہ بیٹھوں گا۔''

سلطان کا جواب بے مثال خود اعتمادی اور مومنانہ عزیمت کا آئینہ دار تھا۔ اس نے اس کے ساتھیوں کے سینوں میں ایمان اور یقین کی شمع روشن کر دی اور وہ آخری دم تک سلطان کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو گئے۔

سلطان نے اسی وقت دمشق اور حلب سے خیمے، گھوڑے اور آلات حرب وضرب وغیرہ منگوا بھیجے۔ جب یہ سامان پہنچ گیا تو اس نے اسے اپنے تمام ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے دو لاکھ کے قریب دینار نہ صرف ان لوگوں کے ورثاء میں نقد تقسیم کیے جو اس واقعہ میں شہید ہو گئے تھے بلکہ ان کی جگہ ان کی اولاد یا دوسرے اعزہ واقارب کو فوج میں بھی بھرتی کر لیا۔ اس طرح چند دن کے اندر اندر اس کے لشکر کی حالت ویسی ہی ہو گئی جیسی کہ اس سانحہ سے پہلے تھی۔

صاحب ''کتاب الروضتین'' علامہ شہاب الدینؒ کا بیان ہے کہ اس موقع پر جب سلطان اپنے لشکروں میں مال واسباب اور روپیہ تقسیم کر رہا تھا اس کے دیوان نے مشورہ دیا کہ لوگ جس قدر نقصان کا دعویٰ کرتے ہیں اس پر ان سے حلف لیا جائے اور اسی کے مطابق ان کے نقصان کی تلافی کی جائے۔ سلطان کی فیاض طبیعت کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اپنے کسی لشکری کے بیان پر شک کرے۔ اس نے حکم دیا کہ کسی شخص سے ہرگز حلف نہ لیا جائے وہ جو طلب کرے اس کو دے دیا جائے۔ میں ان کو تھوڑا یا بہت جو کچھ دیتا ہوں اس میں اجر وثواب بھی میرے پیش نظر ہوتا ہے۔

ایک امیر نے عرض کیا کہ اگر آپ کو اجر وثواب کا خیال ہے تو آپ کے شہر میں صوفیا، فقہا، زہاد اور فقراء کثیر تعداد میں موجود ہیں، ان کو دیجیے اور ان سے امداد طلب کیجیے۔

اس امیر کی یہ بات سن کر سلطان کا چہرہ شدت جذبات سے سرخ ہو گیا اور اس نے تیز لہجے میں کہا:

''خدا کی قسم میں صرف اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلب گار ہوں، جو لوگ میدان جہاد سے دور بیٹھے ہیں ان سے کیا مدد ملے گی، جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نرم بچھونوں کو چھوڑ کر تیروں اور تلواروں کے سائے میں شب وروز گزارتے ہیں ان کا حق چھین کر دوسروں کو کیسے دوں؟ بیت المال کے سب سے زیادہ مستحق تو وہی لوگ ہیں جو تیروں اور تلواروں کی بارش میں کافروں سے لڑتے ہیں اور اعلاء کلمۃ الحق کرتے ہیں۔''

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

نکاح اور اس کے متعلقات کا بیان

لڑکا ہو یا لڑکی بالغ ہوتے ہی اس کی شادی کر دی جائے

حضرت ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی اولاد ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اسے ادب سکھائے۔ پھر جب بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر اولاد بالغ ہوئی اور اس کا نکاح نہ کیا، جس کی وجہ سے اس نے کوئی گناہ کر لیا تو باپ ہی پر اس کا گناہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج۲ ص۲۷۱ بحوالہ بیہقی)

حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ توراۃ شریف میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی بیٹی بارہ سال کو پہنچ گئی اور اس نے (موقعہ مناسب ہوتے ہوئے) اس کا نکاح نہ کیا تو پھر اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اسی شخص پر یعنی اس کے باپ پر ہوگا۔

ان دونوں حدیثوں میں بہت اہم نصیحتیں فرمائیں:

اچھا نام رکھنے کا حکم: اولاً تو یہ فرمایا کہ جس کسی کے اولاد ہو تو اس کا نام اچھا رکھے، بچوں کا اچھا نام رکھنا بھی ماں باپ کی اہم ذمہ داری ہے اور بچوں کا یہ حق ہے کہ ان کا اچھا نام رکھا جائے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے روز تم اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا تم اپنے نام اچھے رکھو۔ (ابوداؤد شریف)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب فرشتے مومن کی روح لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتے ہیں۔ ہر جماعت یہ پوچھتی ہے کہ یہ کون پاکیزہ روح ہے؟ اس روح کو لے جانے والے فرشتے اس کا وہ اچھے سے اچھا نام لے کر جواب دیتے ہیں جس کے ذریعہ دنیا میں بلایا جاتا تھا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ اور جب کافر کی روح کو اوپر لے کر چڑھتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتے ہیں ہر جماعت پوچھتی ہے کہ یہ کون خبیث روح ہے تو روح کو لے جانے والے فرشتے اس کا وہ برے سے برا نام لے کر جس کے ذریعہ دنیا میں پکارا جاتا تھا جواب دیتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

برا نام حضور ﷺ کو ناپسند تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: **ان النبی ﷺ كان يغير الاسم القبيح**

حضور اقدس ﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

ماں باپ پر لازم ہے کہ بچوں کے نام اچھے رکھیں اور اچھے نام وہ ہیں جن سے اللہ کا بندہ ہونا معلوم ہوتا ہو، اسلام اور ایمان کی صفات ظاہر ہوتی ہوں، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ نبیوں کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے برا نام حرب اور مرۃ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حرب لڑائی کو اور مرہ کڑوے کو کہتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ان دونوں ناموں کو بدترین نام فرمایا۔

انسان اُنس اور ہمدردی کے لیے پیدا ہوا ہے۔ دین اسلام سراسر صلح اور سلامتی سکھاتا ہے۔ پھر کسی کا نام ''حرب'' یعنی جنگ رکھنا کیسے پسندیدہ ہو سکتا ہے اور مومن خوش اخلاق پاکیزہ صفات محبت کا پیکر اور اُلفت کا مجسمہ ہوتا ہے، بھلا وہ کڑوا کیوں ہونے لگا۔

☆......☆......☆

اعجازِ خطابت

2

ازقلم: حضرت اقدس مولانا شمس الحق خان صاحبؒ

(سابق اُستاذِ حدیث دارالعلوم کراچی)

القلم کے قارئین کے لیے امیرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے علمی اور تقریری جواہر پاروں پر مشتمل ایک نایاب کتاب قسط وار پیش کی جا رہی ہے۔ ذیل کا مضمون اُس کتاب کے تعارف پر مشتمل ہے، جسے دارالعلوم کراچی کے سابق اُستاذ الحدیث حضرت مولانا شمس الحق خان صاحبؒ نے تحریر کیا ہے۔

ایک بار شاہ جی کی خطابت سے متاثر ہو کر مولانا محمد علی جوہر نے فرمایا: ''بخاری! تو نے لوگوں کو اپنی تقریروں کا جو پلاؤ قورمہ کھلا کھلا کر ان کا دماغ خراب کر دیا ہے ارے ظالم! اس کے بعد ہمارے ساگ ستو کو کون پوچھے گا'' اور اس کے بعد فرط جذبات سے مغلوب ہو کر اُٹھ کر شاہ جی کی پیشانی چوم لی۔ اور وہ مولانا محمد علی جوہر ہی ہیں جنہوں نے ایک بار لاہور میں ''زمیندار'' کے دفتر میں سب کے سامنے شاہ جی کے متعلق فرمایا کہ ''اس ظالم سے نہ پہلے تقریر کی جا سکتی ہے اور نہ بعد میں، اس کے بعد تقریر کرنے والے کا اثر جمتا نہیں اور اس سے پہلے جو تقریر کرے اس کے اثر کو یہ آ کر مٹا دیتا ہے۔''

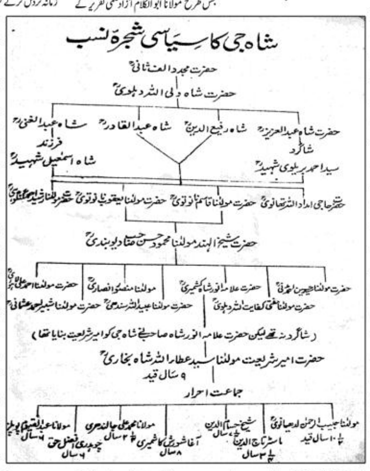
نواب بہادر یار جنگ مرحوم نے شاہ جی کی خطابت کا غلغلہ ملک میں سنا اور اس کے گہرے اثرات قوم کے دل ودماغ پر محسوس کیے تو ایک روز اپنی نجی مجلس میں اپنے ایک مخلص دوست سے کہا کہ ''اے کاش! میں اس شخص کو مسلم لیگ میں لا سکتا اگر یہ میرے ساتھ ہو تو چھ ماہ کے اندر اندر میں ملک میں انقلاب برپا کر دوں''

جس طرح مولانا ابوالکلام آزاد علمی تقریر کے سلطان اور مرد میدان سمجھے جاتے تھے اسی طرح شاہ جی بھی عوامی خطابت اور سحر آفریں بیان کے امام تھے۔

فصاحت وبلاغت شاہ جی کے گھر کی لونڈیاں تھیں۔ الفاظ کا حسین امتزاج، اشعار کی برجستگی اور موزونیت، جذبات آفرینی وانقلاب انگیزی، مزاح وتفنن، طنز وتعریف، سحر آفرینی اور ہفت زبانی کے ساتھ ساتھ وہ لحن داؤدی جو سننے والوں کو نیم بسمل بنا دے شاہ جی کا طرۂ امتیاز تھا جو قدرت نے ان کی فطرت میں بڑی فراخی کے ساتھ ودیعت رکھا تھا۔ شاہ جی جب تقریر کرتے تو کائنات کا ذرہ ذرہ مسحور معلوم ہوتا یوں محسوس ہوتا جیسے کہ زمانہ گردش کرتے کرتے رک گیا ہے اور جب شاہ جی قرآن مجید کی آیات یا اشعار پڑھتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ حد نگاہ تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر زمین آسمان شجر وحجر ہر چیز جھوم رہی ہے۔ بسا اوقات دیکھا اور سنا کہ شاہ جی نے تقریر میں کوئی شعر پڑھا اور لوگ وجد میں آ کر نیم بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔

قدرت نے شاہ جی کو جیسا جامع کمالات بنایا تھا شاید چشم فلک ایک صدی تک ایسا دیدہ ور نہ دیکھ سکے۔ ایک تقریر سے ایک شہر کی پوری رائے عامہ کو بدل ڈالنا اور ایک مجلس سے معاند اور دیرینہ مخالف کے نقطۂ نظر کو بدل کر اپنے موافق بنا لینا وہ خصوصیات ہیں جو مبدءِ فیاض کی جانب سے شاہ جی کو ملی تھیں۔ شاہ جی اگر چاہتے تو دنیوی سیم وزر کے انبار اکٹھا کر لیتے وہ چاہتے تو اپنے لئے عیش وتعیش اور راحت وآرام کے بہتر سے بہتر اسباب فراہم کر سکتے تھے وہ چاہتے تو اپنی آئندہ آنے والی دس پشتوں تک کے لئے معاشی بے فکری پیدا کر لیتے مگر انہوں نے کچھ نہیں کیا ان کا ایک نقطۂ نگاہ تھا ایک نصب العین تھا اور ایک لگن تھی جس کی دھن اور فکر میں انہوں نے اپنی جوانی کی بہاریں اور بڑھاپے کا آرام وسکون سب کچھ تج دیا اور وہ نقطۂ نگاہ اور نصب العین تھا ''ناموس رسالت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت اور انگریز کی دشمنی اور اس سے بغض'' شاہ جی خود فرمایا کرتے تھے کہ ''میری زندگی کا مقصد ہے اپنے نانا محمد ﷺ کی ناموس رسالت اور ختم نبوت کی حفاظت اور انگریز مردود سے عداوت...... انہوں نے عمر بھر اپنے مقصد کے لیے انتھک جدوجہد کی اور وہ اس میں کامیاب رہے ایک طرف تو ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں اور آتشیں تقریروں نے پورے ملک میں انگریز کے خلاف نفرت اور بیزاری کی فضاء پیدا کر دی جس کی وجہ سے ہندوستان میں انگریز کے اقتدار کی عمر کم سے کم تر ہوتی چلی گئی۔ دوسری طرف بحث وتمحیص، مناظرہ ومباہلہ اور حجت واستدلال کے تابڑ توڑ حملوں نے قادیان اور ربوہ کے محلات دجل وفریب کی اینٹ سے اینٹ بجا کر ان کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا۔ شاہ جی کی ذات وصفات اور ان کی دینی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں اور ان مختصر سطور میں شاہ جی کے کمالات اور ان کی زندگی کی کسی ایک جہت کا بھی پورا تعارف کرانا ممکن نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ قدرت نے شاہ جی کو اس صدی کا مجدد خطابت بنا کر بھیجا تھا جس نے اپنے اعجاز خطابت سے ملک اور ملت کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ **فجزاه الله احسن الجزاء**

☆......☆......☆



بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی کے لیے دن رات کوشاں ہونگے۔

ماشاء اللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جا رہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر واستبداد کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو صبح شام کم کرنے کے لیے سرگرداں ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کی دینی قومی، ملی ومذہبی آزادی کی زندگی کے سفر کو کفر اور اُس کے غلامانہ نظام سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(عبدالاحد، کراچی)

الادب و الادیب

حبِ وطن

میں جس چمن میں پلا ہوں اسی چمن پہ سلام
مری طرف سے کل ولالہ وسمن پہ سلام
نسیم صبح ہماری طرف بھی آ جانا
کہ بھیجتا ہے غریب الوطن وطن پہ سلام
مری وفا ومحبت کو یاد کر کر کے
اداس ہے جو ابھی تک، اس انجمن پہ سلام
کوئی بھی غم نہ تری یاد مجھ سے چھین سکا
میرے وطن! تری الفت کی اس لگن پہ سلام
سلام نغمہ وعیش وطرب کے گلشن پر
گلوں کے ناز پہ کانٹوں کے بانکپن پہ سلام
کبھی تو ہم بھی وطن کی زمین دیکھیں گے
کرن یہ آس کی باقی ہے اس کرن پہ سلام
کہا سلام وطن پر یہ فی البدیہہ اس نے
کمال سوق پہ، کیفی کے علم وفن پہ سلام

(محمد زکی کیفی)

طبِ نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

160

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب (سونے کے لیے) بستر پر آتے تو اپنے ہاتھوں کو جوڑ کر ان میں پھونکتے اور پھر اس میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے اور پھر اپنے جسم اطہر پر جہاں تک ممکن ہوتا، پھیر لیتے تھے، ابتداء اپنے سر مبارک اور چہرۂ انور اور جسم کے اگلے حصہ سے کرتے تھے اور آپ ﷺ یہ عمل تین بار کرتے تھے۔'' (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول پاک ﷺ جب (سونے کے لیے) بستر پر آتے تو اپنے ہاتھوں کو جوڑ کر ان میں پھونکتے اور پھر اس میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے اور پھر اپنے جسم اطہر پر جہاں تک ممکن ہوتا، پھیر لیتے تھے، ابتداء اپنے سر مبارک اور چہرۂ انور اور جسم کے اگلے حصہ سے کرتے تھے اور آپ ﷺ یہ عمل تین بار کرتے تھے۔'' (متفق علیہ)

حدیث میں مذکور لفظ ''نفث'' کا معنی ہے پھونکنا، جس میں تھوکنا نہ ہو، اور ''تفل'' میں معمولی سا تھوکنا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک اس کا مفہوم برعکس ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کے پھونکنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''ایسے پھونکتے جیسے کشمش کھانے والا پھونکتا ہے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لئے کفایت کریں گی۔'' (متفق علیہ)

مطلب یہ ہے کہ یہ دو آیتیں ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی کفایت کریں گی۔

آنحضرت ﷺ سوتے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے ''**اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک**'' اور بیدار ہونے کے بعد یہ پڑھتے: ''**الحمدلله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور**''

حضور ﷺ سوتے وقت استغفار تسبیح وتحمید اور تکبیر کا حکم دیا کرتے تھے جیسا کہ مشہور ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے گا تو صبح ہونے تک اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) اس پر مقرر رہے گا۔'' (بخاری) (جاری ہے)

کبھی نہیں

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

کبھی نہیں...... ہرگز کبھی نہیں......
اس اُمت کی امیدیں کبھی نہیں مرسکتیں......
اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہیں ہوسکتا......
اس کی مزاحمت کبھی دَم نہیں توڑسکتی......
اس کے عزیمت کے میدان کبھی ویران نہیں ہوسکتے......

کیونکہ
اس اُمت کے پاس زندہ قرآن ہے جو پیغام سناتا ہے......
''اور تم ہی غالب ہوگے اگر ایمان پر رہو گے......''

اس اُمت کے پاس رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ ہیں جن میں واضح اعلان کردیا گیا ہے......

''امت کی ایک جماعت برابر حق کی خاطر قتال کرتی رہے گی۔ ان کا ساتھ چھوڑ جانے والے انہیں کوئی ضرر نہ دے سکیں گے۔ یہاں تک کہ دجال آکر ان کے آخری لوگوں کے ہاتھوں قتل کیا جائے......''

یہ میدان محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے آباد ہیں اور آباد رہیں گے......
کس کا مفاد اور کس کی سازش؟
کس کی ضرورت اور کس کی ایجنٹی؟ ان باتوں کی کھوج اور اندازے لگانا ایک دلچسپ کھیل ہے......

جن کی روزی روٹی اور تھوڑا بہت تعارف اس کھیل سے وابستہ ہے وہ یہ کھیل کھیلتے رہیں......
اور نام کمائیں، مال سمیٹیں......
بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے
زمین نیچے سے اوپر چلی جائے، آسمان اوپر سے نیچے آجائے
پہاڑ اُڑ جائیں
دریا اُلٹے چل پڑیں
سمندر سوکھ جائیں
پرندے تیرنے لگیں اور مچھلیاں اُڑ پڑیں
سب کچھ ممکن ہے
مگر محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمایا ہوا پورا نہ ہو یہ ناممکن ہے......
شرعی قتال



کا جاری رہنا اور اس کے میدانوں کا آباد رہنا آقا ﷺ کی خبر صادق ہے......
بھاڑ میں جائیں سارے تجزیے اور جوتے کی نوک پر تمام تبصرے......
آگ لگے کاسپر لیبی تھیوریز کو اور دفع ہوں روشن خیال دانش خوروں کی درفطنیاں......
افغان جہاد کے پیچھے کون تھا؟
کشمیر کے جہاد کے پیچھے کون ہے؟
شام والے کس کے اشارۂ ابرو پر چل رہے ہیں؟
اسلحہ کس کا بکتا ہے اور ڈالر کس کی تجوری میں جاتے ہیں؟ یہ معلومات آپ کو مبارک
ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان کافی ہے......
ان میں سے جس کا جہاد شرعی حدود میں ہے......
شریعت کی پاسداری میں ہے......
اعلاءِ کلمۃ اللہ یا نصرۃ المستضعفین کے لئے ہے......
مسلمانوں پر ظلم سے پاک ہے......
قتل ناحق کے جرم سے بری ہے......
وہ حق ہے...... وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کا مصداق ہے......
مجھے شدید حیرانی ہوتی ہے اور زور کی ہنسی آتی ہے

ان لوگوں پر جو عقلمند، دانش ور، تجزیہ کار، تبصرہ نگار، انوسٹیگیٹر اور نہ جانے کیا کہلاتے ہیں اور انہیں دنیا کی سپر پاورز کے اتحاد کو تباہ و برباد کر کے ناکامی کے گڑھوں میں دھکیل دینے والی امارت اسلامیہ کی کامیابی کے پیچھے اُن اداروں کا ہاتھ نظر آتا ہے جو اپنے اصل مقاصد میں بُری طرح ناکام ہیں......

جنہیں کشمیر میں برسرِپیکار سرفروشوں کے پیچھے جو دنیا کے سب سے اونچے اور سب سے مشکل ترین ناقابل عبور بارڈر کی سختیوں کو روند کر وادی میں داخل ہوتے ہیں، وہ ادارے نظر آتے ہیں جو ملک میں اپنی اصل ذمہ داریاں نبھانے میں فیل ہو چکے ہیں اور ان کی ناکامیوں کا خمیازہ قوم کراچی تا خیبر اور لاہور تا کوئٹہ لاشوں کی شکل میں بھگت رہی ہے۔

جنہیں شامی سرفروشوں کی پشت پر وہ عرب حکمران نظر آتے ہیں جن کی اپنی حکومتیں ڈانواڈول ہیں اور انہیں خوف سے نیند آنا بند ہو چکی ہے......

جنہیں دنیا کے ہر چھوٹے بڑے کام کے پیچھے اُن ملکوں کے ہاتھ دکھائی دیتے ہیں جن کی اپنی زمینوں پر خوف و دہشت کا راج ہے اور اَمن عنقاء ہو چکا ہے......

انہیں اہل عزیمت کی پشت پر اُن لوگوں کی امداد نظر آجاتی ہے جو خود عزیمت کے لفظ سے نہ صرف شخصی سطح پر بلکہ قومی طور پر محروم ہو چکے ہیں......

اور سب سے بڑے عقلمند وہ ہیں جو اس افغان جہاد کو امریکہ کی جنگ قرار دیتے ہیں جو امریکہ کے لئے دنیا میں ذلت کا نشان بن چکا ہے......

لیکن ''جہاد'' کی ایک شان ہے ایک خاص شان......

''یہ سجال'' ہے لٹکتا ہوا ڈول۔ کبھی اوپر جاتا ہے اور کبھی گہرائیوں میں چلا جاتا ہے۔ اس میں یہ حکمت امر الٰہی سے رکھی گئی ہے۔ یہ جب اوپر آتا ہے تو مکھیوں کی طرح مفاد پرست اس سے چمٹ جاتے ہیں۔ ہر زبان پر جہاد کے گیت، ہر طرح مجاہدین کی مدح سرائی اور اکرام۔ ان کے ساتھ تصویریں اور ویڈیوز اور فخریہ اشاعت۔ پھر اچانک وہ نیچے چلا جاتا ہے۔ تب جھنڈے لپیٹ دیے جاتے ہیں اور نشانیاں سمیٹ دی جاتی ہیں پھر زبانوں پر جہاد سے براءت اور مجاہدین سے لاتعلقی کے اعلان ہوتے ہیں۔ تب ان تجزیات کا چورن خوب بکتا ہے اور ایسے تبصروں کا کاروبار خوب چمکتا ہے۔

اس وقت وہی زمانہ ہے لیکن قربان جایئے آقا مدنی ﷺ کی خبر صادق پر:
''ساتھ چھوڑ جانے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے''......

جانے والے چلے گئے اور پھر اپنے جانے کی خفت کو الزام تراشیوں اور شکوک و شبہات پھیلانے کے ذریعے مٹانے کی کوشش بھی کر گذرے مگر کشمیر سے حلب تک جہاد پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ امارت اسلامیہ کی فتوحات پر فرق نہ پڑا۔ جہاد روز بروز ترقی پذیر ہے اور جنہیں اس کا پشت پناہ اور بینیفیشری قرار دیا جاتا ہے وہ آئے دن زوال پذیر۔

بے شک اس امت کی امیدیں کبھی نہیں ٹوٹ سکتیں۔ کبھی نہیں مرسکتیں کیونکہ اس کے پاس قرآن ہے...... سنت ہے......

اس امت کے پاس وہ چھ سالہ جانباز ہے جس کی بھارتی آفیسر اور اس کے مسلح گارڈز پر تنہا غلیل تانے شاہ بلوط کی طرح تن کر کھڑے ہونے کی تصویر نے ایک پورے عالم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

ہندوستان پولیس کا ریٹائرڈ سینئر آفیسر سنجیو بھٹ میڈیا پر آ کر پکار اٹھا:
''یہ تصویر بھارتی شکست کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہم کشمیر ہار چکے''......

اس امت کے پاس حلب کے جانباز ہیں جنہوں نے عالمی صیہونی، صلیبی اور مجوسی اتحاد کا خوفناک محاصرہ توڑ کر دنیا کو جہاد کی قوت دکھادی۔

اس امت کے پاس حلب کے وہ شیر دل نڈر ننھے منے مجاہد ہیں جنہوں نے اس جنگ میں اپنے فعال کردار سے بڑوں کو اعتراف شجاعت پر مجبور کر دیا۔

اس امت کے پاس اگر صرف وقت کے ساتھ کھال، چال، ڈھال بدلنے والے ہی ہوتے تو ہم اس پر روتے لیکن اس امت کے پاس تو اپنے نظریے پر پہاڑوں کی طرح تن کر کھڑے اہل عزیمت بھی ہیں جو کسی بھی ملامت، الزام اور بدنامی کو خاطر میں لائے بغیر عزتوں اور عظمتوں والے راستے پر گامزن ہیں اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں:

اس امت کی امیدیں کبھی نہیں مرسکتیں
اس کے میدان کبھی ویران نہیں ہوسکتے
اس کی یلغار کبھی تھم نہیں سکتی
اس کی مزاحمت کبھی نہیں ٹوٹ سکتی
اس کا سفر کبھی نہیں رُک سکتا
اس سفر میں جانیں دینے والوں کو سلام
ملامت اور گالیاں سہنے والوں کو سلام
ان دوستوں کو سلام جنہوں نے اس موقع پر جہاد اور مجاہدین کے لئے آواز اُٹھائی اور مخالفت میں اُٹھتی آوازوں کو خاموش کیا......

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱ 13 اگست ، ۲ 27 اگست

دورہ تربیہ: ۱ 05 اگست ، ۲ 19 اگست

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱ 12 تا 18 اگست

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، ملیر ہالٹ، کراچی
0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱ 26 اگست تا 01 ستمبر

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور
0315-9324524

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (4.08.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کا سوال ہے

(حکم) اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ.. ایک دوسرے سے "حسد" نہ کرو، کسی کا مال، عزت اور مقام دیکھ کر اپنے اوپر "حسرت" نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگو. یعنی اپنے دل میں کسی اور جیسا بننے کی تمنا نہ کرو.. تمہیں کیا معلوم کون اندر سے کس حال میں ہے؟ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے؟..

(لبیک) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ.. یااللہ! آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہمیں اپنا فضل عطاء فرمادیجئے

(سراغ) فرمایا کہ جب جمعہ کی نماز ادا کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا "فضل" تلاش کرو، معلوم ہوا جمعہ کے دن جمعہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل کے خزانے عرش سے زمین پر اُترتے ہیں اور ڈھونڈنے والوں کو ملتے ہیں..

(ذوالقعدہ) حج کا پہلا مہینہ اور حرمت والا تیسرا مہینہ "ذوالقعدہ" آج مغرب سے تشریف لا رہا ہے.. نئے مہینے، نئے چاند اور چاندرات کے معمولات یاد رہیں

(حج تربیہ) حج بیت اللہ، عظیم الشان فریضہ ہے حج زندگی میں ایک بار فرض ہے.. اس لئے حج پر جانے والے افراد "حج شریف" کو اچھی طرح سیکھ کر جائیں.. بہاولپور مرکز کا "حج تربیہ" ماشاء اللہ مفید اور شاندار رہا.. اب اسی اتوار کے دن کراچی اور پشاور میں یہ "حج تربیہ" ہوگا زیادہ سے زیادہ افراد کو لائیں اور اسلام کا ایک محکم فریضہ اچھی طرح سیکھیں.. مغرب سے جمعہ شریف، نیا مہینہ اور مقابلہ حسن مرحبا...!

والسلام

مکتوب خادم (5.08.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سمجھایا.. حج کے مہینے معروف ہیں یعنی شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کے دس دن.. پس جو ان مہینوں میں احرام باندھ کر اپنے اوپر حج کو فرض کرلے تو احرام کے بعد وہ.. نہ کوئی شہوت والا کام کرے، نہ گناہ والا کوئی کام اور نہ لڑائی جھگڑا.

(الحمدللہ) حج کا دوسرا مہینہ اور حرمت والا تیسرا مہینہ "ذوالقعدہ" شروع ہو چکا ہے.. کل کے مکتوب میں تصحیح کرلیں.. الحمدللہ حجاج کرام کی روانگی شروع ہو چکی ہے.. اللہ تعالیٰ سب عازمین حج کو مقبول اور مبرور حج نصیب فرمائے

(تکبر اور ریا خطرناک) ہر عبادت کا ایک مقصد ہے.. نماز کا مقصد "ذکر" ہے، اللہ تعالیٰ کی یاد، پس غفلت نماز کے لئے خطرناک ہے.. روزہ کا مقصد تقویٰ ہے، حلال چھوڑ کر حرام چھوڑنے کی مشق.. پس تقویٰ سے انحراف روزہ کے لئے خطرناک ہے.. زکوٰۃ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے لئے سخاوت اور حرص سے پاکی ہے، پس بخل اور تنگ دلی زکوٰۃ کے لئے خطرناک ہے.. حج کا مقصد اللہ تعالیٰ کے سامنے تذلل اور عاجزی ہے، پس تکبر، بڑائی اور ریاکاری حج کے لئے خطرناک ہے.. جہاد کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور دین کے لئے قربانی، پس ذاتی بالادستی اور دنیا پرستی جہاد کے لئے خطرناک ہے.. یہ تفصیلی موضوع ہے صرف خلاصہ اور اشارہ عرض کیا ہے.. عازمین حج خاص خیال رکھیں..

والسلام
خادم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جسونت سنگھ، راجناتھ سنگھ اور بادشاہ سلامت!

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

تقریباً 16 سال پہلے بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ کو دنیا نے ان چند انڈین مجاہدوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوتے دیکھا تھا کہ جنہوں نے بھارتی طیارہ اغواء کر کے بدلے میں مولانا محمد مسعود ازہر سمیت دیگر مجاہدین کو رہائی دلانے کی کامیابی حاصل کی تھی۔

یا پھر 16 سال بعد جمعرات 4 اگست کو اسلام آباد میں منعقدہ سارک کانفرنس میں بھارتی وزیر داخلہ دہشت گرد راج ناتھ سنگھ کی چوہدری نثار علی خان کے ہاتھوں ہونے والی ذلت و رسوائی... نے دنیا پر ایک دفعہ پھر واضح کردیا کہ جرأت و بہادری اور حق گوئی کے سامنے جسونت سنگھ اور راج ناتھ سنگھ تو کیا اگر ساری دنیا کے پلید ہندو بھی اکٹھے ہو جائیں نہیں ٹھہر سکتے...

مقبوضہ کشمیر کے مسلمان کسی ایسے بہادر حکمران کے انتظار میں ہیں کہ جو نہ تو اسلام آباد میں بیٹھ کر نام نہاد ''ترقی'' کی آڑ میں کشمیریوں کے بہتے لہو سے آنکھیں پھیرے اور نہ ہی اسے ''موت'' سے ڈر لگتا ہو! ایسا حکمران کم از کم ''نواز شریف'' تو نہیں ہو سکتا کہ جو کشمیریوں کی گرتی لاشیں، بہتا لہو، اڑتے آنچل دیکھ کر بھی سفیروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں... ''ہم کسی تصادم کے متحمل نہیں ہوسکتے، تصادم سے ترقی رُک جائے گی''... کوئی بادشاہ سلامت سے پوچھے کہ کونسی ترقی؟ ملک میں آج بھی بجلی کی لوڈشیڈنگ بیس، بیس گھنٹے رہتی ہے، کڑک دار گرمی میں بھی بعض شہروں میں گیس کچھ وقت کیلئے چھٹی پر چلی جاتی ہے.. تعلیم کا شعبہ ہو یا صحت کا شعبہ... تباہی و بربادی نے ہر طرف ڈیرے ڈال رکھے ہیں... آپ اس ''ترقی'' کیلئے کشمیری مسلمانوں کی گرتی ہوئی لاشیں دیکھتے رہیں گے؟ اس ترقی کیلئے 7 لاکھ بھارتی فوج کے درندوں کا ظلم و ستم برداشت کرتے رہیں گے؟ اس ''ترقی'' کیلئے کشمیری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی چیخیں سن کر کان بند کرتے رہیں گے؟

لعنت ہو ایسی ''ترقی'' پر... جو انسان سے غیرت چھین لیتی ہے... پھٹکار برسے ایسی ''ترقی'' پر کہ جس کی خاطر انسان ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عصمتوں کے لٹیروں سے مذاکرات کی بھیک مانگتا رہے...

بادشاہ سلامت کے زیر تسلط صوبہ پنجاب کی کسی مسجد میں اگر کوئی مولوی اسپیکر پر دینی مسئلہ بھی بیان کر دے تو پولیس اسے اٹھا کر جیل میں ڈال دیتی ہے... اگر اندرون پنجاب حتیٰ کہ لاہور شہر میں بھی کوئی کشمیری مجاہد جہاد کشمیر کے حوالے سے گفتگو کرے یا عوام کو ترغیب دے تو آپ کی پولیس چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے... اس نوجوان کو گرفتار کر کے... تارچر سیلوں کی زینت بنا دیتی ہے، اس وقت آپ کی حکومت کو صلح جوئی اور افہام و تفہیم کے مسائل بھول جاتے ہیں، تب آپ کو ''ترقی'' کا ایجنڈا بھی یاد نہیں رہتا...

لیکن جب معاملہ آجائے... بھارت کے حکمرانوں یا بھارتی فوج کے کشمیری مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے بے پناہ اور بے انتہاء مظالم کا... تب آپ اپنے کشمیری بھائیوں کو بھارتی مظالم سے بچانے کیلئے کوئی بہادرانہ کردار ادا کرنے کی بجائے... الٹا کانپتے ہوئے وجود اور لرزتے ہوئے لہجے میں فرماتے ہیں کہ ''ہم کسی تصادم کے متحمل نہیں ہوسکتے، تصادم سے ترقی رک جائے گی''

بادشاہ سلامت! کس کی ترقی؟ آل شریف کی؟ یا پھر پاکستان کی؟ پاکستان کی ترقی کا تو راز ہی کشمیر کی آزادی میں مضمر ہے... کیوں؟ اس لئے کہ کشمیر پاکستان کی ''شہ رگ'' ہے...

آپ کی اپنی شہ رگ پر اگر عمران خان جیسوں کا انگوٹھا آجائے... تو کیا آپ پہلے اس انگوٹھے کے نیچے سے شہ رگ چھڑائیں گے... یا پھر فیکٹریاں اور کارخانے لگائیں گے؟ یقیناً اس وقت آپ کو دنیا کی سب سے بڑی ''ترقی'' اپنی شہ رگ کو چھڑانے میں نظر آئے گی...

کشمیر کی آزادی کے بغیر اگر کسی نے ترقی کا خواب دیکھ رکھا ہے تو وہ خواب محض دھوکا ہے... ''کشمیر'' جیسی شہ رگ انڈیا کے قبضے میں دے کر ''ترقی'' ''ترقی'' کا ڈھول پیٹنے والے یاد رکھیں! تم اورنج ٹرین پر کھربوں روپے پھونک کر جس ''ترقی'' پر فرحاں و نازاں ہو، دنیا کو ابھی تک وہ ٹرینیں یاد ہیں کہ جو ہندوستان میں انسانوں سے بھری ہوئی تھیں... مگر سرحد عبور کر کے جب لاہور اسٹیشن پر آکر رُکیں تو انسانوں سے بھری ہوئی ٹرینیں خون اُگل رہی ہوتی تھیں، تمہیں آج بھی پنجاب کے گاؤں دیہاتوں میں ایسے درجنوں بوڑھے مل جائیں گے... جنہوں نے عورتوں، بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کی لاشوں سے بھری ہوئی ٹرینوں کو لاہور اسٹیشن پر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا...

اورنج ٹرین، میٹرو بس، موٹروے بھی ضروری ہیں... مگر ''کشمیر'' کی آزادی سے بڑھ کر نہیں... کشمیری قوم اپنے جگر گوشوں کے جنازے اٹھا اٹھا کر نہیں تھکی، کشمیر کی شہزادیاں اپنے بھائیوں کے خون آلود لاشے سے لپٹ کر بھی... زندہ باد پاکستان کے نعرے بلند کرتے ہوئے نہیں گھبرائیں، پاکستانی پرچم کو لہراتے ہوئے عفت مآب آسیہ اندرابی بھارتی فوج کی سنگینوں سے نہیں ڈرتی

اور تم کہتے ہو کہ تصادم ہو تو ''ترقی'' رک جائے گی، اُف اللہ! ہمارا واسطہ کس ذہنیت کے حکمرانوں سے پڑ گیا؟ ان حکمرانوں سے کوئی پوچھے کہ تم کتنی ترقی کرلو گے... کیا تم شداد والی جنت بنالو گے؟ کیا تم قارون کے خزانے جمع کرلو گے؟ کیا تم فرعون اور نمرود سے بھی بڑھ کر پروٹوکول پاسکتے ہو؟

اگر شداد، نمرود، فرعون اور قارون عبرت کا نشان بن گئے تو پھر تم کس کھیت کی مولی ہو؟ تمہاری بے پناہ دولت اور بڑے بڑے محلات تمہیں نشان عبرت بننے سے کیسے روک سکیں گے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بھارت کی سرکاری رپورٹ یہ کہہ رہی ہے کہ بھارت میں ہر چوتھا بھکاری مسلمان ہوتا ہے... اور ان بھکاریوں میں بھی مسلمان خواتین کی تعداد زیادہ ہے، بھارت میں نریندر مودی کی قیادت میں نفرت اور دہشت گردی کی جس سیاست کا آغاز کر رکھا ہے... اس نے صرف مقبوضہ کشمیر ہی نہیں بلکہ بھارت کے اندر رہنے والے مسلمانوں، عیسائیوں اور سکھوں کے ساتھ ساتھ ہندو دلتوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے... موذی ''مودی'' کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے ''آشرموں'' اور ویرانوں تک محدود رہنے والے سادھوؤں کی زبانیں بھی اب زہر اگلنا شروع ہو چکی ہیں، گجرات سے لیکر یوپی اور پنجاب سے لیکر تامل ناڈو تک نچلی ذات والے دلتوں پر بھی ظلم و ستم کی انتہا کردی گئی ہے... یوں اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نریندر مودی کی حکومت سے بھارت اور کشمیر میں پوری ''انسانیت'' خطرات سے دوچار ہو چکی ہے تو زیادہ صحیح ہوگا...

''انسانیت'' کو درندوں سے نجات دلا کر ہی پاکستان ترقی کر سکے گا...

☆......☆......☆

بہتا لہو، ابھرتا لہو



نقش جمال...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

وہ ایک ایسا فرمان ارشاد فرما رہے تھے جس نے ہمیشہ کے لیے امت کا ایک مستقبل دکھا دیا تھا:
''میں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگی کہ وہ میری امت پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کی جڑ ہی اُکھاڑ دے۔''
پھر کیا ہوا؟
یہ دعاء قبول کرلی گئی ہے
مگر
اس کے ساتھ ہی یہ بتا دیا گیا ہے کہ:
''تمہیں آپس کی جنگ میں الجھایا اور آزمایا جائے گا''

اس وقت المیہ یہ ہے کہ امت پر باہر اور اندر ہر طرف سے حملہ ہو چکا ہے اور قومیں اس امت کو کاٹ کھانے کے لیے دوڑی پڑی ہیں۔

ایک طرف ہمارے شہر کوئٹہ کو خون میں نہلا دیا گیا ہے تو دوسری طرف حلب کے جانبازوں پر روسی طیارے اندھا دھند بمباری کر کے امت کے نونہالوں کو خون میں تڑپا رہے ہیں۔

اسلام اور اہل اسلام سے انتقام لینے کے لیے ایرانی و فارسی مجوسیت اپنے خوں آشام پنجے گاڑ کر کئی اسلامی ممالک کا امن و امان تباہ کر چکی ہے۔

وہ حلب جو ایک سخت ترین محاصرے کی وجہ سے زندہ انسانوں کا قبرستان بننے والا تھا مگر مجاہدین اسلام اور نونہالان اسلام نے اپنی عزیمت و جراءت کی تاریخ رقم کرتے ہوئے اس محاصرے کو بڑی حد توڑ ڈالا اور اب حلب اور ادلب کے درمیان کا راستہ صاف ہونے کے بعد دونوں شہروں کا باہمی ربط قائم ہو چکا ہے تو ایرانی و فارسی شیعہ مجوسی اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لیے دوبارہ جمع ہو رہے ہیں۔ بعض خبری ذرائع کے مطابق ''ایرانی پاسداران انقلاب کے زیر انتظام نیوز ایجنسی "فارس" کے مطابق شام کے اپوزیشن گروپوں کے خلاف لڑائی میں شرکت کے لیے عراقی شیعہ تنظیم "حرکت النجباء" کے قریباً دو ہزار جنگجو حلب شہر پہنچ گئے ہیں۔ شامی اپوزیشن حلب شہر کو اسدی فوج اور ایران نواز ملیشیاؤں سے مکمل طور پر آزاد کرانے کے لیے لڑائی میں مصروف ہے۔ نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ لبنانی تنظیم حزب اللہ کے زیر انتظام "الرضوان فورسز" نامی گروپ حلب شہر کے مغرب میں واقع علاقے "الحمدانیہ" پہنچ گیا ہے۔ گروپ کی آمد کا مقصد بشار الاسد کی فوج کی مدد اور الراموسہ کے علاقے پر دھاوا بولنا ہے۔ اس نے ایک علیحدہ رپورٹ میں الراموسہ کے معرکے میں ایرانی فورسز اور اس کے حلیفوں کے ہاتھ سے تزویراتی ٹھکانے نکل جانے کا اعتراف کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ دعویٰ کیا ہے کہ بحیرہ روم میں امریکی بحری بیڑا اپوزیشن گروپوں کو شامی فورسز، ایرانی ملیشیاؤں اور ان کے حلیفوں کی نقل و حرکت کے بارے میں معلومات فراہم کر رہا ہے۔ فارس نے پاسداران انقلاب کے عناصر کے ساتھ ساتھ ایرانی فوج کے اہل کاروں کی موجودگی کی تصدیق کی ہے. یہ عناصر الراموسہ کے شمال اور مغرب میں جاری لڑائی میں شریک ہیں اور ان کو روسی اور شامی طیاروں کی فضائی مدد حاصل ہے۔''

حد تو یہ ہے کہ شام میں موجود درباری مفتی بدر الدین حسون نے بھی اپنے طور بشار الاسد کی مدد کے لیے روس سے درخواست کر ڈالی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو جبہ و عمامہ پہن کر امت کا خون نچوڑنے میں اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں، ایسے بدبخت عناصر دیگر مسلم ممالک میں بھی موجود ہیں جو بیرونی جارح قوتوں کو امن کا علمبردار قرار دیتے ہیں اور جب مسلمان اپنے دفاع کے لیے ان کافروں پر وار کرتے ہیں تو یہ انہیں دہشت گردی دکھائی دیتی ہے۔ ستیاناس ہو ایسے بہروپیوں کا جو دین داری کا لبادہ اوڑھ کر کافروں اور منافقوں کی غلامی میں جان و دل وارے جا رہے ہیں۔

اس جنگ میں مسلمانوں کو صرف جانی نقصان ہی نہیں پہنچایا جا رہا ہے بلکہ فکری یلغار کا بھی ایک تسلسل جاری ہے۔ اسی تسلسل کی ایک نئی شکل یہ سامنے آئی ہے کہ ماضی قریب میں خلافت اسلامیہ کی آخری یادگار ''خلافت عثمانیہ'' کے دور کو سیاہ کر کے پیش کرنے کی تگ و دو شروع ہو چکی ہے۔ شام میں صدر بشار الاسد کی وزارت تعلیم نے اسکول کے طلبہ کے لیے تاریخ کی کتابوں میں بعض اصطلاحات میں بنیادی نوعیت کی تبدیلی کی ہے، جس میں خاص طور پر عثمانی دور کو ہدف بنایا گیا ہے۔ چنانچہ تعلیمی سال 2016-2017 کے لیے تاریخ کی کتاب کے نئے ایڈیشن میں سلطنت عثمانیہ کے سلطان "محمد فاتح" کے نام سے "فاتح" کی صفت کو حذف کردیا گیا ہے۔ اس طرح کتاب میں ان کا نام صرف ''محمد ثانی'' رہ گیا ہے۔ آٹھویں جماعت کی تاریخ کی کتاب میں ایک عبارت اس طرح سے تھی "ہم قسطنطنیہ کی فتح کو واضح کریں گے"۔ یہ عبارت تحریف کے بعد یوں ہوگئی ہے "ہم قسطنطنیہ پر قبضے کی اہمیت کو واضح کریں گے"۔ اس کے علاوہ "قسطنطنیہ کی فتح" کو بدل کر "قسطنطنیہ کا سقوط" یا "قسطنطنیہ میں داخل ہونے" سے تبدیل کردیا گیا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں سلطنت عثمانیہ کے لیے استعمال ہونے والے "فتح" کے لفظ کو ہر جگہ سیاق کے برخلاف "داخل ہونے" یا "قبضے" کے الفاظ سے بدل دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ صیغہ "عثمانی فتح" سے تبدیل ہو کر "عثمانی داخلے" یا "عثمانی قبضے" سے تبدیل ہو گیا ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں بشار الاسد کی وزارت تعلیم کی جانب سے سرکاری طور دی گئی ہدایات پر عمل میں لائی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ بلقان سے متعلق تاریخی واقعات میں بھی تحریف کی گئی ہے۔ "بلقان کی فتح" کو "بلقان میں داخلہ" بنادیا گیا ہے۔ وہ تمام علاقے "جو عثمانیوں نے فتح کیے" یہ عبارت اب تبدیل ہو کر وہ تمام علاقے "جن پر عثمانیوں نے قبضہ کیا" ہوگئی ہے۔

یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کہ بشار الاسد کی حامی پارلیمان میں شام میں مذہبی تعلیم کا مضمون ختم کرنے کی تجویز پر غور جاری ہے۔ اس حوالے سے ارکان پارلیمنٹ کی جانب سے پیش کی جانے والی تجویز 28 جولائی کو زیر بحث لائی گئی۔ اس موقع پر چند ارکان کی جانب سے شدید مخالفت بھی سامنے آئی جن کو سیاسی حلقوں کی جانب سے اسلام پسند قرار دیا گیا۔ شام میں دینی تعلیم کا مضمون ختم کرنے کا مطالبہ سب سے پہلے شامی حکومت کے مفتی احمد بدر الدین حسون نے 2013 کے آخر میں کیا تھا۔ انہوں نے مذکورہ مضمون کے بدلے "قومی تعلیم" کا مضمون شامل کرنے پر زور دیا تھا۔ تاریخ کی کتابوں کی اصطلاحات میں بنیادی تبدیلیاں ظاہر کرنے والی دستاویز کی تصویر جاری ہونے کے بعد متعدد تبصرے سامنے آئے ہیں۔ شام کے طلبہ اب تک ان کتابوں کی سابقہ اصطلاحات کو پڑھ کر ہی پروان چڑھے تھے۔''

یہ بنیادی نوعیت کی تبدیلی اس بات کو عیاں کر رہی ہے کہ بشار الاسد اور اس کے ہم نوا ایران ہوں یا حزب اللات کے شیطان سب کے سب اسلامی فتوحات سے جل بھن کر اپنی مجوسی تاریخ اور مجوسی سلطنت کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں، اسی لیے وہ اسلامی فتوحات کے نام و نشانات کو مٹانا بھی اپنا ہدف بنائے ہوئے ہیں۔

لیکن حلب کے جانبازوں نے ایک بار پھر مثالی فتح حاصل کر کے ان دشمنان اسلام کے خوابوں کو چکنا چور کردیا ہے، ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے اور اب ایک بار پھر دشمن کے گھر میں مایوسی نے ڈیرے ڈال دیے ہیں۔ اسی مایوسی اور ناکامی نے دشمن کو بوکھلا دیا ہے اسی لیے انتقام کے طور پر روس کے جنگی طیاروں نے شام کے شمالی شہر ادلب میں مختلف ٹھکانوں پر فاسفورس بموں سے حملے کیے۔ مقامی کارکنان کے مطابق روس کے دو لڑاکا طیاروں نے بین الاقوامی طور پر ممنوع فاسفورس بموں کا استعمال کرتے ہوئے ادلب کو چار فضائی یلغاروں کا نشانہ بنایا۔ اس کے نتیجے میں متعدد رہائشی عمارتوں میں آگ بھڑک اٹھی اور کئی عمارتوں کو بے پناہ نقصان پہنچا۔

اس وقت امت مسلمہ عجیب وقت سے گزر رہی ہے، کہیں اس کا خون بہہ رہا ہے تو کہیں وہ ابھر رہے ہیں، کہیں کافروں کی بدنگاہی کے سامنے نظریں جھکائی جا رہی ہیں تو کہیں عزیمت و جرأت کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔

خون بہنا یقیناً غمناک ہے لیکن اسلام اور جہاد سے وابستہ رہتے ہوئے خون بہنا قابل افسوس نہیں، اس سے حوصلوں کو جلاء اور جذبوں کو مہمیز ملتی ہے اور اگر ایمانی و جہادی نظریے کے ساتھ ان حالات کو دیکھا جائے تو امت کے قدم پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے بڑھ جائیں گے اور فی الوقت ضرورت بھی اسی کی ہے۔

☆......☆......☆

بلا رہی ہے قیادت

سنبھال آ کے اے مومن زمامِ کارِ جہاں
بُلا رہی ہے قیادت تجھے زمانے کی
تجھے ہے زیبا خلافت تمام عالَم کی
غلط ہے سوچ فقط اپنے آشیانے کی
جو کربلا میں وفا کے لئے نثار ہوا
تجھے نصیب ہے نسب اسی گھرانے کی
رقم کیا تھا جو خونِ جگر سے کل تو نے
مہک ہے تازہ ابھی تک ترے فسانے کی
کہیں سے لا الٰہ کا یقین حاصل کر
یہی کلید ہے دنیا کے ہر خزانے کی
ہم اب بھی خرمن باطل کو پھونک سکتے ہیں
کمی ہے شعلۂ غیرت فقط جگانے کی
فتح کے خواب ہیں چشم عدو میں گو انورؔ
ملے گی راہ نہ اس کو پلٹ کے جانے کی

پروفیسر انور جمیل